عمران سیریز نمبر 12

لاشوں کا بازار

(مکمل ناول)

جملہ حقوق محفوظ

اس ناول کے نام، مقام، کردار اور کہانی سے
تعلق رکھنے والے اداروں کے نام فرضی ہیں۔

پبلیشر .... خالد سلطان
پرنٹر .... عمانی پریس

سیل ڈپو: عثمان ٹریڈرز
الکریم مارکیٹ، مین کبیر سٹریٹ
اردو بازار لاہور۔ فون : 7321970

کی داستان ہے۔ اس کہانی میں وہ آپ کو احمق بھی نظر آئے گا اور عقلمند بھی۔ مگر اس کے نقطۂ نظر سے حماقتیں ہی زیادہ کارآمد ثابت ہوتی ہیں۔ اس لئے وہ احمق ہی رہنا چاہتا ہے! رہنے دیجئے.... آپ کا کیا جاتا ہے....

ابنِ صفی

(1)

ڈیکسن ہال میں آج ریجی ڈیکسن کا جشن سالگرہ تھا!.... ریجی ڈیکسن سر والٹر ڈیکسن کی اکلوتی لڑکی تھی!.... اکلوتی لڑکی نہ ہوتی تب بھی جشن سالگرہ اسی طرح شان و شوکت کے ساتھ برپا ہوتا! کیونکہ سر والٹر نے نہ صرف آبائی دولت کو برقرار رکھا تھا بلکہ ان کی اپنی پیدا کی ہوئی دولت بھی کافی تھی.... اخراجات کے معاملے میں وہ اعتدال پسند تھے! لیکن اس قسم کے مواقع پر اپنی شان اور روایات کو برقرار رکھنے کے لئے دل کھول کر خرچ کرتے!.... خاندانی آدمی تو تھے ہی لیکن لندن میں پولیس کمشنر کے عہدے پر فائز ہونے کی بنا پر ان کا سوشل اسٹیٹس اور بھی بڑھ گیا تھا! اس لئے ان کے مہمانوں میں معمولی آدمی نہیں تھے!.... بہتیرے غیر ملکی بھی تھے۔ لیکن سب اعلیٰ طبقے سے تعلق رکھنے والے تھے!.... ان کے بعض دوست اس دعوت میں شرکت کرنے کے لئے آج ہی فرانس سے یہاں پہنچے تھے!.... مہمانوں میں ڈچز آف ونڈمیر بھی تھی۔ جسے کتے پالنے کا شوق تھا!.... اور جو اپنے دشمنوں میں "کتوں کی والدہ محترمہ" کہلاتی تھی!.... جس کے بڑھاپے پر جوان عورتیں بے تحاشہ قہقہے لگاتی تھیں! کیونکہ وہ جوا سٹے کے معاملے میں بعض اوقات ان کے کان بھی کتر جاتی تھی! نوجوان مردوں میں وہ بے حد مقبول تھی کیونکہ مشہور تھا کہ وہ انہیں بڑی بڑی رقمیں بطور قرض دے کر ہمیشہ بھول جایا کرتی ہے!

مہمانوں میں نوجوان لارڈ ڈوگفیلڈ بھی تھا.... جس کی شہرت سارے انگلینڈ میں تھی!.... عورتیں اس کے گرد منڈلاتی تھیں! اور وہ ایک شاہ خرچ قارون تھا؟.... بوڑھے لارڈ ڈوگفیلڈ نے اپنے بعد بہت بڑی دولت چھوڑی تھی!.... پتہ نہیں اب بھی وہ چل رہی تھی یا اب شاہ

ترقی کا انحصار قرض پر تھا — بہر حال اس کا شمار لندن کے معزز ترین لوگوں میں تھا۔

یہاں بڑی مونچھوں اور بھاری جبڑوں والا جنرل دیگال بھی تھا۔ جس کے متعلق کہا جاتا تھا کہ وہ چوتھائی لندن ہر وقت خرید سکتا ہے! وہ آج ہی فرانس سے آیا تھا.... اس کے ساتھ اس کی لڑکی رومیلا بھی آئی تھی! جس کے سینے پر جگمگاتے ہوئے جواہرات کے ہار کی قیمت کا تخمینہ دس ہزار پونڈ لگایا جاتا تھا وہ بہت خوبصورت تھی.... اس کی آنکھیں بڑی اور گھنی پلکوں والی تھیں!.... ہونٹوں کے لئے یاقوت کی قاشوں کی تشبیہ پرانی ضرور ہو سکتی تھی لیکن سو فیصد مناسب!.... گلاب کی پنکھڑیوں میں وہ ملکتا ہوا سا گداز کہاں ورنہ لارڈ وکفیلڈ کے ذہن میں یہی تشبیہ آئی اور وہ اسے بہت غور سے دیکھ رہا تھا اس نے دو ایک بار اس سے قریب ہونے کی کوشش بھی کی لیکن رومیلا سے لفٹ نہیں ملی وہ تو اس مشرقی شہزادے کو دیکھ رہی تھی! جس کے جسم پر سلک کا ایک خوبصورت لبادہ تھا اور سر پر پگڑی.... اور پگڑی پر شتر مرغ کا پر لہرا رہا تھا وہ بہت خوبصورت تھا.... لیکن چہرے پر حماقت کے آثار نظر آ رہے تھے! جب ربی مومی شمعیں بجھا کر کیک کاٹ رہی تھی اس وقت اس مشرقی شہزادے نے اسے دعا دی تھی!.... ہاتھ اٹھانے کے انداز سے ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے اس نے دعا دی ہو!.... لیکن اس نے جو کچھ بھی کہا تھا وہ کسی کی سمجھ میں نہیں آیا تھا ویسے اگر وہاں کوئی اردو جاننے والا ہوتا تو اس مشرقی شہزادے کی بولیاں بھی نہ تھیں! اس نے کہا تھا!

"اگر تم میرے ملک میں ہوتیں تو باجرے کی روٹیاں پکاتے پکاتے تمہارے ہاتھ سیاہ پڑ جاتے۔

"خدا تجھے کسی دہقان سے آشنا کرے"

رومیلا اس میں بڑی کشش محسوس کر رہی تھی!.... جب رقص کے لئے وہ سب عمارت کے وسیع ہال میں اکٹھا ہوئے تو رومیلا نے ربی سے اس کے متعلق پوچھا۔

"وہ....؟" ربی مسکرائی "ترکی ہے!.... دنیا کا سب سے بڑا احمق"

"اپنے قومی لباس میں ہے!" رومیلا نے پوچھا

"میں نہیں جانتی کہ اس کا قومی لباس کون سا ہے!.... اس کے جسم پر میں نے ہزار قسم کے لباس دیکھے ہیں!"

"کوئی مشرقی شہزادہ ہوگا.... کیا ترک ہے!...."

"ملو گی اس سے!"

"ضرور.... ضرور.... مجھے مشرق سے عشق ہے! اس وقت تو یہ پرانی کہانیوں کا شہزادہ معلوم ہو رہا ہے!"

ربی ہنسنے لگی! لیکن کچھ کہا نہیں وہ اسے اس مشرقی شہزادے کے قریب لے گئی.... جو گوشے میں کھڑا اس طرح پلکیں جھپکا رہا تھا جیسے کوئی شرمیلی لڑکی بے لگام مردوں کے درمیان پھنس گئی ہو!

"مسٹر علی عمران!...." ربی نے کہا "اور یہ موزیل رومیلا دیگال....!"

"سلام علیکم!" عمران بوکھلائے ہوئے انداز میں پیشانی تک ہاتھ لے گیا.... پھر مصافحہ کرتا ہوا بولا.... "پرنس آف ڈھمپ آپ سے مل کر بہت خوش ہوا...."

"اور میرے لئے بھی یہی کہئے!" رومیلا مسکرائی!....

"آج دن بھر موسم بڑا واہیات رہا!" عمران نے کہا....

"مجھے احساس ہی نہ ہو سکا!" رومیلا بولی "لندن مجھے بہت پسند ہے!"

"یہاں کی راتیں ساری دنیا میں سب سے زیادہ خوشگوار ہوتی ہیں!"

"آپ ادھر ہی کے ہیں!...."

"میرے دادا کا انتقال وہیں ہوا تھا!...." عمران نے ٹھنڈی سانس لے کر کہا!

"ارے تم میری سالگرہ کے موقعے پر بھی یہی غمناک تذکرہ لے بیٹھے!" ربی نے غصیلی آواز میں کہا!

"مجھے افسوس ہے.... مس ڈیکن!...."

"میں ابھی آئی!" ربی انہیں چھوڑ کر دوسری طرف چلی گئی!

"فرانس آپ کو کیسا لگا.... پرنس ڈھمپ"

"آہا.... فرانس کے موسم کا کیا کہنا.... بس یہ معلوم ہوتا ہے.... جیسے....!"

"میں پیرس میں رہتی ہوں!"

"تب تو آپ بڑی خوش قسمت ہیں! وہاں کا موسم...."

"موسم!.... آخر آپ اتنی بار موسم موسم کیوں کہتے ہیں!"

"نہ کہوں... اف فوہ... تو اس کا مطلب یہ ہے کہ لوگ مجھے الو بھی بناتے ہیں... معاف کیجئے گا... مجھ سے یہی کہا گیا ہے کہ پہلی ملاقات پر موسم وغیرہ کی باتیں کی جاتی ہیں۔"

رومیلا ہنسنے لگی!... پھر اس نے کہا!

"میں تکلفات کی عادی نہیں ہوں!... آپ مجھ سے موسم کے علاوہ بھی دوسری چیزوں کے متعلق گفتگو کر سکتے ہیں!"

"اب تو ضرور کروں گا... میرا دل چاہتا ہے بہت سی باتیں کروں!... اور کیا بتاؤں پہلی ملاقات ہی سے موسم کی باتیں کرتا آرہا ہوں اور دوسری ملاقات آج تک کسی سے ہوئی ہی نہیں!"

"چہ چہ!" رومیلا نے افسوس ظاہر کیا!

"تو اب میں دوسری قسم کی گفتگو شروع کروں!" عمران نے احمقانہ انداز میں پوچھا!

"ضرور... ضرور...!" رومیلا اس میں بے تحاشا دلچسپی لے رہی تھی!

"مگر دوسری قسم کی باتیں!" عمران سوچنے لگا" دوسری قسم کی کون سی باتیں کی جائیں... اچھا آپ کو مرغیوں سے دلچسپی ہے!..."

"صبح کے ناشتے میں انڈوں کی حد تک!" رومیلا نے جواب دیا!

"میرے محلات میں پچاسی ہزار مرغیاں ہیں!"

"نہیں!..." رومیلا نے حیرت ظاہر کی!

"آپ میرے ڈیڈی کو خط لکھ کر دریافت کر سکتی ہیں!"

"اتنی مرغیاں! میں نے اپنی زندگی میں نہیں دیکھیں!"

"واہ... بڑا روح پرور منظر ہوتا ہے! جب ساری مرغیاں ایک ساتھ کڑکڑاتی ہیں! اور جب ایک بار تقریباً اسی ہزار انڈے ملتے ہیں واہ... واہ... یہ جنت نگاہ وہ فردوس گوش ہے!"

"اتنے انڈے کیا ہوتے ہوں گے!..."

"ریاست کے عوام میں مفت تقسیم کئے جاتے ہیں! اس سے ان کا معیار حیات ناشتے کے وقت بلند ہو جاتا ہے...!"

"محلات میں گندگی بہت پھیلتی ہو گی!" رومیلا نے کہا۔

"ہرگز نہیں!... ہر مرغی کے پیچھے ایک آدمی ہر وقت موجود رہتا ہے۔"

"میرے خدا... کتنے مصارف ہوتے ہوں گے! مشرق کے شہزادے عجیب ہیں! اسی لئے مجھے مشرق سے بہت محبت ہے!"

"آپ دس مرغیوں سے شروعات کیجئے!" عمران نے اسے مشورہ دیا!

"ڈیڈی مجھے قتل کر دیں گے! انہیں مرغیوں سے بڑی نفرت ہے!"

"انہیں سمجھائیے کہ وہ غلطی پر ہیں!"

رقص کے لئے موسیقی شروع ہو گئی!

"اب آپ کے احباب آپ سے رقص کی درخواست کریں گے!..." عمران نے کہا۔

"نہیں! یہاں میرا کوئی دوست نہیں ہے!"

"آہا وہ دیکھئے... لارڈ وکفیلڈ ادھر ہی تشریف لا رہے ہیں! شاید وہ آپ سے رقص کی درخواست کریں گے!"

"وحشت!... اس بلڈو کے ساتھ تو میں نہ رقص کروں گی! آپ نے ابھی مجھ سے رقص کے لئے کہا تھا!..."

"ہم... میں نے...!" عمران نے حیرت سے کہا! لیکن دوسرے ہی لمحے میں رومیلا نے اس کا ہاتھ پکڑ کر کھینچ لیا... اور پھر وہیں سے وہ والز ناچتے ہوئے، رقص کرنے والوں کی بھیڑ میں پہنچ گئے! لارڈ وکفیلڈ کے قریب سے گزرتے وقت عمران نے بلند آواز میں رومیلا سے کہا۔ "کنفیوشس نے کہا تھا کہ ایک دن سورج کی روشنی... تاریکیوں میں جا سوئے گی... اس لئے سورج کو سلیپنگ سوٹ سلوا لینا چاہئے!..." لارڈ وکفیلڈ جو شاید رومیلا ہی کی توقع پر رقص میں شریک نہیں ہوا تھا، کھسیانے انداز میں مسکراتا ہوا دوسری طرف چلا گیا!

ڈچز آف وڈلیمر کلب چیئر میں بیٹھی ہوئی رقص دیکھ رہی تھی!

"ہلو بوائے!... اس نے لارڈ وکفیلڈ کو مخاطب کیا" مجھے حیرت ہے کہ تم تنہا ہو!"

"ہاں... میں تنہا ہوں!" لارڈ وکفیلڈ اس کے قریب ہی بیٹھتا ہوا بولا۔ "میں محسوس کر رہا ہوں کہ میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے!"

"سر ایگن کے یہاں کی تقاریب میں بھی کسی کی طبیعت خراب ہو سکتی ہے۔ مجھے یہ سن کر حیرت ہوتی ہے!"

"کیا جنرل ویگال کی لڑکی پہلی بار لندن آئی ہے!" لارڈ گنفیلڈ نے اس سے پوچھا۔

"میں نہیں جانتی! وہ بڑی مغرور معلوم ہوتی ہے!" ڈچز وڈلمیر نے کہا! پھر اس کی طرف جھک کر آہستہ سے رازدارانہ انداز میں بولی "یہ جنرل ویگال کوئی خاندانی آدمی نہیں ہے! اس کا باپ ایک دوا فروش تھا اور ماں ایک موچی کی لڑکی! جب یہ چھوٹے آدمی ترقی کر جاتے ہیں تو ان کے دماغ آسمان پر ہوتے ہیں! میں نہیں سمجھتی کہ سر ڈیکن نے اسے کیوں منہ لگایا ہے!... اس کی لڑکی کو دیکھو! وہ اس احمق مشرقی کے ساتھ ناچ رہی ہے!...."

"یہ مشرقی کون ہے!...."

"سر ڈیکن کے کسی دوست کا لڑکا!... یہاں سائنس میں ریسرچ کر رہا ہے!"

"شہزادہ ہے!"

"پتہ نہیں کیا ہے! میں نہیں جانتی!... ویسے سر ڈیکن کے ساتھ یہیں رہتا ہے!"

"یہیں رہتا ہے!" لارڈ گنفیلڈ کے لہجے میں حیرت تھی!

پھر وہ دونوں اس وقت تک خاموش بیٹھے رہے جب تک کہ رقص کی موسیقی ختم نہیں ہو گئی!... لارڈ گنفیلڈ اب بھی رومیلا کو دیکھ رہا تھا جو احمق شہزادے سے علیحدہ ہو کر ربی کے پاس جا بیٹھی تھی! اور احمق شہزادہ کٹے ہوئے پتنگ کی طرح سارے ہال میں چکراتا پھر رہا تھا!... لارڈ گنفیلڈ نے ایک طویل سانس لی... اور مڑ کر ٹرالی سے ایک پیگ اٹھایا... اس وقت کئی ٹرالیاں ہال میں چل رہی تھیں جن پر مختلف قسم کی شرابیں موجود تھیں!

"حیرت انگیز! وہ بڑا اچھا ناچتا ہے!... اس نے مجھے بتایا کہ وہ سائنس میں ریسرچ کر رہا ہے! کیا یہ سچ ہے!" رومیلا نے پوچھا۔

"بالکل سچ ہے!...."

"مجھے حیرت ہے ارے وہ باتیں تو بالکل احمقوں کی سی کرتا ہے!"

"مگر وہ باتیں کرتا کب ہے!" ربی نے کہا۔

"واہ... خوب بولتا ہے! مگر طوطے کی طرح... یہ مرغیوں کا کیا معاملہ ہے!...."

"ایک وہی نہیں درجنوں معاملے ہیں!... کیا اس نے تم سے کتوں کے متعلق باتیں نہیں کیں!"

"نہیں!...."

"مرغے کے علاوہ اور کوئی پرندہ پسند نہیں!...."

"بنتا ہے یا سچ مچ خبطی ہے!" رومیلا نے پوچھا۔

"اگر میں نے اسے عقلمند دیکھا ہوتا تو یہی سوچتی کہ وہ بنتا ہے.... مگر تم اس میں بہت زیادہ دلچسپی لے رہی ہو!" ربی مسکرائی۔

"تمہارا یہاں وقت بہت اچھا کٹتا ہوگا! کہہ رہا تھا کہ وہ یہیں رہتا ہے!"

"وقت اچھا کٹتا ہوگا" ربی ہنسی!.... "وہ مجھ سے اس طرح گفتگو کرتا ہے جیسے میرا دادا ہو!... کیا تم نے نہیں دیکھا تھا کہ اس نے کس طرح ہاتھ اٹھا کر مجھے دعا دی تھی!...."

"تمہارے ڈیڈی اسے کس طرح برداشت کرتے ہیں!"

"میرا خیال ہے کہ وہ بھی کریک ہو گئے ہیں!"

"کیوں؟" رومیلا نے حیرت سے کہا!

"وہ گھنٹوں اس سے گفتگو کرتے ہیں!... کبھی فرنچ میں اور کبھی جرمن میں.... اور مجھے دونوں زبانیں نہیں آتیں!...."

"وہ فرنچ اور جرمن بھی بول سکتا ہے!" رومیلا نے پھر حیرت ظاہر کی۔

"بالکل جرمنوں اور فرانسیسیوں کی طرح!.... لہجے سے تم تمیز نہ کر سکو گی کہ وہ اہل زبان نہیں ہے!... یہ بات مجھے ڈیڈی نے بتائی تھی۔ ڈیڈی اسے کسی بات سے روکتے نہیں اب بھی دیکھو! وہ اس وقت بالکل اسٹیج کا مسخرہ معلوم ہوتا ہے!... لیکن ڈیڈی نے شاید اس سے یہ بھی کہا ہو کہ اسے کم از کم اس موقع پر تو آدمیوں کی طرح رہنا چاہئے!"

"اسے نہیں اس لباس میں تو وہ بڑا شاندار لگتا ہے.... انتہائی رومانی... قدیم کہانیوں کا شہزادہ... الف لیلیٰ کا کردار...!"

"مجھے خوابوں کی باتوں سے دلچسپی نہیں ہے!..." ربی نے کہا۔ دوسرے راؤنڈ کے لئے موسیقی شروع ہو گئی!... اس بار آرکسٹرا کوئیک اسٹیپ کے لئے موسیقی بکھیر رہا تھا.... صرف نوجوان اور سمارٹ قسم کے جوڑے اپنی میزوں سے اٹھے....

عمران ٹہلتا ہوا اس طرف آ نکلا جہاں ڈچز آف وڈلمیر بیٹھی ہوئی تھی۔ ڈچز اسے کسی حد تک پسند کرتی تھی کیونکہ وہ اس سے کتوں کے علاوہ اور کسی موضوع پر گفتگو نہیں کرتا تھا!....

"ہاؤ ڈو یو ڈو مائی لیڈی!....." اس نے بڑے ادب سے کہا!

"او کے! ڈھمپ!..... آؤ..... بیٹھو!..... مجھے حیرت ہے کہ تم تنہا ہو!....."

"میں بہت محتاط آدمی ہوں!..... مائی لیڈی!..... صرف وہی لوگ مجھ سے قریب ہو سکے ہیں جن کی رگوں میں شاہی خون ہو!..... مجھے انتہائی افسوس ہے کہ ابھی میں ایک فوجی کی لڑکی کے ساتھ ناچتا رہا ہوں!....."

"مجھے خود بھی حیرت تھی! ڈھمپ!....."

"میں سمجھتا تھا کہ وہ کسی اچھی نسل کی ہے..... آہا..... مائی لیڈی میں نے اپنے محلات میں ایک تجربہ کیا تھا! آج مجھے اطلاع ملی ہے کہ وہ سو فیصدی کامیاب رہا!— میں بہت خوش ہوں مائی لیڈی!"

"کیسا تجربہ.....!"

"ڈیکھنڈ کی مادہ کا جوڑ لینڈی ڈاگ سے لگایا تھا....."

"لینڈی ڈاگ؟" ڈچز نے حیرت سے کہا "یہ نسل میرے لئے بالکل نئی ہے!"

"او ہو! لینڈی ڈاگ میرے ملک میں بکثرت پایا جاتا ہے!..... ہر گلی میں کم از کم پچاس عدد لینڈی ڈاگ ضرور ملتے ہیں!"

"او ہو— تو اس تجربے کا نتیجہ کیا رہا!"

"حیرت انگیز بچے!..... میرا دعویٰ ہے کہ میں نے ایک بالکل ہی نئی نسل پیدا کی ہے!..... وہ بچے نہ تو دوغلے لینڈی ڈاگ معلوم ہوتے ہیں اور نہ دوغلے ڈیکھنڈ بالکل عجیب!— میں نے ان کی تصویریں منگوائی ہیں آپ کو ضرور دکھاؤں گا!....."

"مجھے بھی ایک لینڈی ڈاگ منگوا دو! ڈھمپ!....."

"ضرور منگوا دوں گا! مائی لیڈی!....."

"تم کبھی وڈلیر کیسل آؤ!"

"ضرور آؤں گا مائی لیڈی!....." عمران نے بڑے خلوص سے کہا!

"آپ نے آخری بار کب رقص کیا تھا!....."

"اوہ!..... بہت پرانی بات ہے!" ڈچز نے ٹھنڈی سانس لے کر کہا "بہت پرانی۔"

"اب کیوں نہیں کرتیں!"

"اب....." ڈچز اسے گھورنے لگی! "کیا تم مجھے بیوقوف بنا رہے ہو!"

"نہیں مائی لیڈی!..... میں آپ کا بہت احترام کرتا ہوں!"

"اب میری رقص کرنے کی عمر ہے!..... اور پھر میں کن آدمیوں کے ساتھ رقص کرنا بھی پسند نہ کروں گی!..... کیا یہاں تمہیں ایک بھی ڈیوک نظر آ رہا ہے!"

"نہیں مائی لیڈی!— مگر میں چنگیز خان کی نسل سے ہوں!....."

"تم!..... بکواس بند کرو!..... ڈھمپ!..... میں تمہارے ساتھ رقص کروں گی! کیا میں تمہاری ہم عمر ہوں!....."

"میں تو کوئی حرج نہیں سمجھتا!....." عمران نے مغموم لہجے میں کہا!..... پھر ادھر ادھر دیکھتا رہا!..... اور ایک ٹرالی روک کر ایک پگ میں کئی طرح کی شرابیں ملائیں۔ پھر پگ کو ہاتھ میں لئے ہوئے ڈچز کے پاس آیا اور نہایت ادب سے اس کی طرف بڑھاتا ہوا بولا۔ "یہ کاک ٹیل مائی لیڈی! آپ یقیناً پسند کریں گی!..... مگر میں اس کے بنانے کا طریقہ آپ کو نہ بتا سکوں گا کیونکہ یہ ڈھمپ خاندان کا ایک مقدس راز ہے!"

ڈچز نے پگ اس کے ہاتھ سے لے کر کاک ٹیل چکھی!..... اور آہستہ سے بولی "واقعی بہت عمدہ ہے!"

"ڈھمپ خاندان میں یہ کاک ٹیل کی بجائے ڈوگی ٹیل[1] کہلاتی ہے!"

ڈچز ہنسنے لگی "تم بہت دلچسپ ہو ڈھمپ!....."

"بس مائی لیڈی....."

پھر عمران نے اسے پے در پے تین چار پگ پلائے اور وہ چوتھے راؤنڈ میں اس کے ساتھ ناچنے پر تیار ہو گئی!..... جس نے بھی اس جوڑے کو دیکھا ششدر رہ گیا!

رومیلا اپنے باپ کے ساتھ تھی! اسے چھوڑ کر وہ اس میز پر آئی جہاں ربی حیرت سے منہ کھولے بیٹھی اپنے دانتوں پر کراس گزر رہی تھی!..... رومیلا اسے اٹھا کر الگ لے گئی!.....

"وہ اس بوڑھی عورت کے ساتھ ناچ رہا ہے!" اس نے کہا!

---

[1] گھوڑے کی دم

"اور ڈیوک آف وڈلمیر اپنی قبر میں پیچ و تاب کھا رہا ہو گا وہ بڑی مغرور عورت ہے روسیلا! اپنے کو لئے دیئے رہتی ہے۔ مگر یہ کریک..... میں کچھ نہیں سمجھ سکتی!..... اچھا شاید نشے میں ہے—!"

ہال میں چاروں طرف قہقہے گونج رہے تھے! لیکن ڈچز کو اس کی ذرہ برابر بھی پروا نہیں تھی— کیونکہ ڈھمپ خاندان کی ڈکی نیل اس کے ذہن پر اپنا سکہ اچھی طرح بٹھا چکی تھی۔

"تم بہت حسین ہو!..." عمران آہستہ آہستہ اس کے کان میں کہہ رہا تھا "وڈلمیر تم بہت دلکش ہو!...."

"اوہ.... ڈھمپ ڈارلنگ مائی ہنی[1]....."

"شہد تو تم ہو! میں شہد کا مکھا ہوں!...."

"میں جوان ہوتی تو تم سے شادی کر لیتی!...."

"شادی تو میں صرف کیلی پیٹرسن سے کروں گا!...."

"کس سے!..."

"کیلی پیٹرسن سے!...."

"بکواس ہے!.... قطعی بکواس!.... تم اسے کبھی نہ پا سکو گے!"

"یوں ہی!.... میں اسے جانتا ہوں!...."

"تب تم.... ٹک کارٹر کو بھی جانتے ہو گے— لیکن یہ ناممکن ہے!"

"اچھا ٹک کارٹر..... وہ جو گوشت کی دوکان کرتا ہے!...."

"تم گدھے ہو ٹک کارٹر کی شان میں گستاخی کر رہے ہو...!"

"اگر کسی آسٹریلوی کے سامنے تم نے.... یہی بات کہہ دی تو وہ تمہیں گولی مار دے گا!"

"میں سارے آسٹریلیا کو فنا کر دوں گا!— تم کیا سمجھتی ہو وڈلمیر!"

"میں کچھ نہیں جانتی! مجھے ایک لینڈی ڈاگ منگوا دو!"

"پہلے تم کیلی پیٹرسن سے میری شادی کرا دو!"

"ابھی تم مجھ سے محبت کر رہے تھے!...."

"وہ تو یاد آ گئی تھیں!"

---

[1] ۔ شہد

"کیا!..."

"کچھ نہیں ہمیشہ محبت کرتا رہوں گا مگر کیلی پیٹرسن!"

"جہنم میں گئی کیلی پیٹرسن! میں نے پچھلے سال سے اسے نہیں دیکھا!"

"تو اس کی تصویر ہی مل سکے...."

"شٹ اپ!— کیلی کی بکواس بند کرو!"

"ٹک کارٹر!... کو میں پچاس جوتے لگاؤں گا...."

"تم بدتمیز ہو ڈھمپ!.... وہ ایک خاندانی آدمی ہے!.... بہت شاندار...!"

"وہ کہاں ہے!.... میں اس سے ملوں گا....!"

"وہ شاید ملکہ معظمہ سے بھی ملنا پسند نہ کرے!.... میں اب نہیں ناچوں گی! چلو!... واپس چلو!.... مجھے وہی کاک ٹیل دو!.... اس کی ترکیب مجھے بھی بتاؤ.... ڈھمپ خاندان جہنم میں گیا! پورے ڈھمپ خاندان پر میرا ایک ٹک حکومت کر سکتا ہے—!"

"تم مجھے ٹک کارٹر کے متعلق بتاؤ!.... میں تمہیں ڈھمپ خاندان کا مقدس ترین راز بتا دوں گا...."

"میں خاموش ہوں!.... پلیز شٹ اپ!.... ڈھمپ یو انپارڈ ایڈیٹ!"

"میں کاک ٹیل کی ترکیب نہیں بتاؤں گا...."

"[illegible]"

"لینڈی ڈاگ نہیں منگواؤں گا...."

"نہ منگاؤ!..." ڈچز اس کی گرفت سے نکل کر لڑکھڑاتی ہوئی ایک طرف چلی گئی!...

اور عمران پھر کٹے ہوئے پتنگ کی طرح ڈولنے لگا!.... لیکن اب وہ جدھر سے بھی گزرتا قہقہے اس کا استقبال کرتے!....

"او ڈھمپ کے بچے!" اچانک سر ڈیکن نے اسے آہستہ سے آواز دی جب کہ وہ ایک ویران گوشے سے گزر رہا تھا!

"یس سر!...." عمران پلٹ پڑا...

سر ڈیکن ایک دراز قد اور گٹھیلے جسم کے آدمی تھے!.... چڑھی ہوئی سفید مونچھیں انہیں

یقیناً شاندار رہائی تھیں!... چہرہ بھرا ہوا اور جھریوں سے بے نیاز تھا۔

"تم نے تو اس وقت کمال ہی کر دیا!..."

"مگر... میں شائد چند روز تک کسی ہسپتال میں پڑا رہوں!"

"آؤ... اِدھر آؤ! میرا خیال ہے کہ تم نے وقت نہیں برباد کیا!"

وہ وہاں سے نکل کر طویل راہداری سے گزرتے ہوئے ایک کمرے میں آئے!

"مجھے یقین ہے کہ وہ کیلی پیٹرسن کے متعلق بہت کچھ جانتی ہے!" عمران نے کان کھجاتے ہوئے کہا!

"کیا جانتی ہے!..."

"کیا آپ کسی ٹک کارٹر کو جانتے ہیں!"

"نہیں — ٹک کارٹر... اس نام سے کان آشنا معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن یقین کے ساتھ نہیں کہہ سکتا کہ میں اسے جانتا ہوں!"

"اس نے مجھ سے کہا تھا کہ اگر تم کیلی پیٹرسن سے واقف ہو تو ٹک کارٹر کو بھی جانتے ہو گے۔ اس پر میں نے ٹک کارٹر کو گالی دی!... اور وہ بگڑ گئی!... کہنے لگی کہ اگر تم نے یہ بات کسی آسٹریلوی کے سامنے کہی ہوتی تو وہ تمہاری گردن اڑا دیتا!..."

"آسٹریلوی... اوہ!" سر ڈیکسن نے کچھ سوچتے ہوئے ہاتھ اٹھا کر کہا!

"ٹھہرو... ٹھہرو... تم نے ٹک کارٹر کہا تھا!... ٹک کارٹر... اور آسٹریلیا... ٹھیک تو مجھے خیال پڑتا ہے کہ آسٹریلیا کے کسی معاملے میں ٹک کارٹر کا نام بار بار سن چکا ہوں!"

"ڈیزی نے یہ بھی کہا تھا کہ وہ ایک معزز آدمی ہے... بہرحال یہ سوچنے کی بات ہے کہ ٹک کارٹر اور کیلی پیٹرسن میں کیا تعلق ہو سکتا ہے!"

"مجھے کیلی پیٹرسن سے کوئی دلچسپی ہے نہ کسی ٹک کارٹر سے۔ میں تو بہرحال لندن کی فضا پرامن دیکھنا چاہتا ہوں! پچھلی رات بھی مکلارنس کے آدمیوں نے مختلف عمارتوں پر چھاپے مارے ہیں! انہیں کیلی پیٹرسن کی تلاش ہے... تو میرا خیال صحیح نکلا کہ ڈیزی کیلی پیٹرسن کے متعلق بہت کچھ ضرور جانتی ہے!... لیکن اس سے کوئی بات اگلوا لینا بڑا مشکل کام ہے!"

"کیلی پیٹرسن کا معاملہ آج تک میری سمجھ میں نہیں آیا!" عمران بڑبڑایا۔

"کل میں تفصیل سے بتاؤں گا..." سر ڈیکسن نے کہا "ویسے میں نہیں سمجھ سکتا کہ مکلارنس کو اس کی تلاش کیوں ہے!..."

وہ دونوں پھر ہال میں واپس آ گئے... سر ڈیکسن عمران کی صلاحیتوں سے بخوبی واقف تھے اور انہیں اس کی یہ حرکت بھی پسند تھی کہ وہ عام آدمیوں میں خود کو احمق ظاہر کرتا تھا!

کبھی کبھی وہ انہیں بھی گھسنے کی کوشش کرتا لیکن سر ڈیکسن ہنس کر ٹال دیتے! عمران نے بارہا ان کی مدد کی تھی! اکثر قتل کے کیسوں میں وہ انہیں ایسے نکتے بتاتا کہ وہ دنگ رہ جاتے!... مگر نہیں!... پہلے وہ اس کی احمقانہ تجویزوں پر قہقہے لگاتے!... لیکن جب وہ اس کا تجزیہ کر کے گہرائیوں میں پہنچتے تو ان کی آنکھیں حیرت سے پھیل جاتیں!

بحیثیت پولیس کمشنر آج کل ان کی زندگی بڑی الجھنوں میں گذر رہی تھی! لندن کے پرانے فتنے نے پھر سر اٹھایا تھا!... یہ تھا پراسرار اور خوفناک آدمی مکلارنس!... جو لندن کا زلزلہ کہا جاتا تھا! جس طرح زلزلے کے متعلق پہلے سے کچھ نہیں کہا جا سکتا اسی طرح مکلارنس کے بارے میں بھی کچھ بتانا دشوار تھا... وہ اچانک آندھی اور طوفان کی طرح اٹھتا اور جو کچھ بھی کرنا چاہتا کر گزرتا! غیر متعلق لوگ تماشائیوں کی طرح دور سے دیکھتے اور بے حس و حرکت کھڑے رہتے! کس میں ہمت تھی کہ اسے یا اس کے آدمیوں کو روک سکتا!... جب تک زلزلہ رہتا پولیس جاگتی رہتی! جب زلزلہ ختم ہو جاتا تو کچھ اس انداز میں اطمینان کا سانس لیتی جیسے اللہ نے بڑا فضل کیا ہو!... اس کے علاوہ اور ہو بھی کیا سکتا تھا — مکلارنس کا پتہ پولیس کمشنر کو نہیں تھا ورنہ اس کے گلے میں زنجیر ڈال کر سارے لندن میں تشہیر کرائی جاتی! پولیس کے پاس صرف اس کے کارناموں کا ریکارڈ تھا لیکن اس کی شخصیت کے بارے میں کوئی کچھ نہیں جانتا تھا۔

اکثر اس کے گروہ کے ایک آدھ آدمی پکڑے بھی گئے... مگر ان سے صرف اتنا ہی ہو سکا کہ ان کی نشاندہی پر دو چار اور ہاتھ آ گئے۔ اور بس!

مکلارنس... کون تھا... کہاں تھا؟... وہ بھی نہ بتا سکے!... ویسے ان کا بیان تھا کہ حملوں اور ڈاکوں کے وقت ان کی قیادت وہی کرتا ہے!... لیکن وہ یہ بھی نہیں بتا سکتے تھے کہ اس کی شکل کیسی ہے!... کیونکہ اس کا چہرہ سیاہ نقاب میں پوشیدہ ہوا کرتا تھا! انہیں اس کی قیام گاہ کا بھی علم نہیں تھا!... بہرحال لندن کی پولیس آج تک مکلارنس پر ہاتھ ڈالنے میں کامیاب

نہیں ہو سکی تھی!

جب اس کا دل چاہتا اپنے آدمیوں سمیت لندن کے بھرے بازاروں میں تباہی اور افراتفری پھیلاتا ہوا گذر جاتا!... اس کی گاڑی میں چاروں طرف مشین گنیں فٹ ہوتیں!... لیکن گولیوں کی بوچھاڑ اس وقت شروع ہوتی جب کوئی اسے روکنے کی کوشش کرتا!... مگر اب تک صرف دو بار ایسے مواقع پیش آئے تھے!... اور دونوں ہی بار حیرت انگیز طور پر بچ نکلا تھا... یہی کہنا چاہئے کہ اس کا مقدر بڑا اچھا تھا۔ ایک بار تو اس ریڈیو کار کا ٹرانسمیٹر ہی خراب ہو گیا تھا جو اس کا تعاقب کر رہی تھی۔ ورنہ چاروں طرف سے مکلارنس کی گاڑی گھیر لی جاتی!

دوسرا واقعہ الیکشن کے زمانے میں پیش آیا تھا۔ لندن کی اس سڑک سے ایک جلوس گذر رہا تھا جس پر پولیس نے مکلارنس کی گاڑی کا تعاقب شروع کیا تھا— اگر پولیس اس وقت عقلمندی سے کام نہ لیتی تو اس سڑک پر ہزاروں لاشیں نظر آتیں!

مکلارنس کے سلسلے میں ایک خاص بات اور بھی تھی وہ یہ کہ اکثر مہینوں گذر جاتے اور مکلارنس کا نام تک نہ سنا جاتا! اور پھر اچانک وہ چار دنوں کے لئے لندن میں زلزلہ سا آ جاتا تھا!... بیشمار قتل ہوتے۔ اغوا کے چرچے اور نہ جانے کتنی عمارتیں جل کر راکھ کا ڈھیر ہو جاتیں! بعض اوقات تو یہ بھی نہ معلوم ہو پاتا کہ مکلارنس چاہتا کیا ہے!

پچھلے چھ ماہ سے لندن کی فضا پرسکون رہی تھی لیکن آج کل پھر مکلارنس نے اپنی سرگرمیاں تیز کر دی تھیں!... یہی وجہ تھی کہ لندن کے پولیس کمشنر والٹر اس خوشی کے موقع پر بھی فکرمند تھے... حالانکہ انہیں اپنی اکلوتی لڑکی کی انیسویں سالگرہ پر بہت زیادہ مسرور ہونا چاہئے تھا۔

(۲)

دوسری صبح وکٹن ہال میں معدودے چند مہمان رہ گئے تھے! یہ وہی لوگ تھے، جو باہر سے آئے تھے! ان میں رومیلا بھی تھی جس نے صبح کے ناشتے کی میز پر عمران کی عدم موجودگی کو بہت شدت سے محسوس کیا تھا... اسے توقع تھی کہ ناشتے کی میز پر اس سے ضرور ملاقات ہوگی!— اس نے ریٹی سے اس کی عدم موجودگی کا سبب پوچھا!

"اوہ— وہ!... وہ کبھی ناشتے میں ہمارے ساتھ نہیں ہوتا! وہ اس وقت اپنے کمرے میں

سر کے بل کھڑا ہوگا!"

"سر کے بل!..." رومیلا کچھ اس انداز میں ہنس پڑی جیسے ریٹی نے یہ جملہ اسے چڑھانے کے لئے کہا ہو!

"تمہیں یقین نہیں آیا... اچھا ابھی دیکھیں گے!" ریٹی بولی! رومیلا بہت بے چین تھی! پچھلی رات بھی وہ اس کریک شہزادے کے متعلق بہت کچھ سوچتی رہی تھی!

ناشتہ ختم کرنے کے بعد وہ دونوں ساتھ ہی اٹھیں!... ریٹی اسے عمران کے کمرے کی طرف لے جا رہی تھی!

دروازے کے سامنے رک کر اس نے آہستہ کہا۔ "کنجی کے سوراخ سے جھانکو...؟"

رومیلا ادھر ادھر دیکھنے لگی!

"نہیں ادھر کوئی نہیں آئے گا!..." ریٹی نے سرگوشی کی!

رومیلا آہستہ سے گھٹنوں کے بل فرش پر بیٹھ گئی!... ایک آنکھ کنجی کے سوراخ سے لگائی ہی تھی کہ اسے بیساختہ ہنسی آ گئی!... ہنسی قہقہے میں تبدیل ہوئی... اور ساتھ ہی اندر سے کچھ اس قسم کی آوازیں آئیں جیسے میزیں اور کرسیاں الٹ رہی ہوں!

پھر دروازہ کھلا عمران خاکی پتلون اور سینڈو کٹ بنیان میں سامنے کھڑا تھا— اس وقت رومیلا اس کی جسمانی ساخت کا اندازہ لگا سکی!... بازوؤں کی مچھلیاں دیکھنے میں ہی فولاد معلوم ہوتی تھیں!

"گڈ مارننگ— یو کڈز!" عمران نے الوؤں کی طرح دیدے نچا کر بزرگانہ انداز میں کہا۔

"ہم بچیاں ہیں!..." ریٹی آنکھیں نکال کر غرائی۔

"بوڑھا صاحب یہی سمجھتا ہے؟"

"ہٹو ادھر!" ریٹی اسے ایک طرف دھکیل کر کمرے میں گھستی ہوئی بولی۔ "میری مہمان تمہارا کمرہ دیکھنا چاہتی ہیں!"

"آپ کی اجازت سے!" رومیلا نے مسکرا کر کہا اور کمرے میں چلی گئی۔ اس بار پھر اس پر ہنسی کا دورہ پڑا۔ کمرہ کچھ اسی قسم کا تھا! لوگ اپنے کمرے کی دیواروں پر شیروں، ہرنوں اور بارہ سنگھوں وغیرہ کے سر لگاتے ہیں! عمران کے کمرے میں گدھوں کے تین سر نظر آ رہے تھے۔

تصاویر میں زیادہ تر بوڑھی عورتوں کی تصویریں تھیں! اتنی بوڑھی کہ ان کے چہروں پر جھریوں کے علاوہ اور کسی قسم کے خدوخال نہیں پائے جاتے تھے!.... پھر گھوڑوں چھکڑوں اور بندروں کی تصاویر کا نمبر تھا!....

"کیا حماقت ہے!...." عمران جھلا گیا! "جو بھی یہاں آتا ہے.... ہنسنے لگتا ہے.... کیا میں الو ہوں!...."

"اور تم اپنی تصویر یہاں لگانا بھول گئے!...." ربی نے سنجیدگی سے کہا۔

"بھول نہیں گیا، مصلحتاً نہیں لگائی!.... کئی آدمی مجھ سے لڑ چکے ہیں کہ میں نے ان کی تصویر اپنے کمرے میں کیوں لگا رکھی ہے!"

رومیلا بڑی دلچسپی سے چاروں طرف دیکھتی رہی.... مختلف جگہوں پر اونچے اونچے اسٹولوں پر ہانڈیاں.... دیگچیاں اور سلابچیاں رکھی ہوئی تھیں!

"یہ کیا ہے؟" رومیلا نے پوچھا!....

"یہ سب کچھ آج سے ایک ہزار سال بعد کے لئے ہے!" عمران نے جواب دیا۔

"کیا مطلب—؟"

"اب مطلب بھی بتاؤں!" عمران جھنجھلا کر بولا!....

"میں بتاتی ہوں مطلب!...." ربی مسکرا کر بولی "پرنس آف ڈھمپ کا خیال ہے کہ جس طرح آج ہم لوگ اپنے کمروں میں قدیم یونانی اور مصری ظروف رکھتے ہیں! اسی طرح اب سے ایک ہزار سال بعد یہ ہانڈیاں یہ دیگچیاں اور یہ سلابچیاں کمروں کی زینت بنیں گی!...."

"اور گدھوں کے سر!" رومیلا نے الو بنانے والے انداز میں پوچھا!

"یہ تاریخی گدھے ہیں!...." عمران گرج کر بولا "یہ چنگیز خان کے گدھے کا سر ہے! یہ گدھا فرعون چہارم کا چچا تھا...."

رومیلا ہنسنے لگی اور عمران پیر پٹخ کر بولا "تم مجھے جھوٹا سمجھتی ہو!.... تم سے خدا سمجھے! فرعون سوم نے اس گدھے کو بھائی بنایا تھا!.... اس لئے یہ فرعون چہارم کا چچا ہوا...."

"اور.... یہ تیسرا...."

"تیسرے کے متعلق ابھی تحقیق جاری ہے...."

"پھر یہ تاریخی کیسے کہا جاسکتا ہے!...."

"کیونکہ مجھے اس کی تاریخ پیدائش زبانی یاد ہے!.... بس اب گدھوں کے متعلق گفتگو ختم!.... بعض لوگ تو ان پر اس طرح ناک بھوں چڑھاتے ہیں جیسے میں نے ان کے عزیزوں کے سر کاٹ کر دیوار پر لگا دیئے ہوں!"

رومیلا کو اس بار عمران کے لہجے پر بے تحاشہ ہنسی آئی! ربی کبھی ہنستی اور کبھی سنجیدگی اختیار کرنے کی کوشش کرنے لگتی!....

پھر رومیلا نے بوڑھی عورتوں کی تصاویر پر اعتراض کیا!....

"میں اب یہاں پانچ سو منتخب بوڑھیوں کی تصویریں لگاؤں گا! میری پسند ہے۔ کسی کو اس سے کیا غرض!...."

"پرنس آف ڈھمپ! کیا بات ہے آج تمہارا موڈ بہت خراب معلوم ہوتا ہے!" ربی نے کہا۔

"تم لوگ میری عبادت میں خلل انداز ہوئی ہو!...."

"اچھا تو تم سر کے بل کھڑے ہو کر عبادت کرتے ہو!...." رومیلا نے کہا!

"اب اس کا بھی مذاق اڑاؤ گی—ہائیں!"

"نہیں!.... نہیں!...." ربی جلدی سے بولی! "آج کی خبریں سناؤ!"

"آج کی خبریں!.... عبادت کے دوران میں آج کے متعلق جو انکشافات ہوئے ہیں وہ ایسے نہیں ہیں کہ عام آدمیوں کے سامنے دہرائے جاسکیں!"

"انکشافات!" رومیلا آنکھیں پھاڑ کر بولی!

"ہاں!.... ہاں!" ربی نے مضحکہ خیز سنجیدگی کے ساتھ کہا "جیسے ہی یہ سر کے بل کھڑے ہوتے ہیں۔ ان کی عقل معدے سے کھوپڑی میں اتر آتی ہے.... اب اس وقت پھر معدے میں چلی گئی ہوگی!"

"جی ہاں!...." عمران سر ہلا کر معصوم لہجے میں بولا۔ "بچپن ہی سے یہی عالم ہے!"

اتنے میں ایک نوکر نے آکر اطلاع دی کہ سر ڈیکن لائبریری میں عمران کا انتظار کر رہے ہیں اور وہیں اس کا ناشتہ بھی موجود ہے! لڑکیاں جو شاید تفریح کے موڈ میں تھیں۔ اس اطلاع پر کچھ جھنجھلا سی گئیں!.... لیکن اسے سر ڈیکن نے طلب کیا تھا اس لئے ربی دخل انداز بھی نہیں

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"[illegible]"

"گلا پچرین ایک بہت بڑی فرم کی مالک ہے لیکن کوئی نہیں جانتا کہ گلا پچرین کون ہے"

"گلا پچرین۔۔۔" مسٹر [illegible] نے ایک طویل سانس لیا۔ "گلا پچرین کا [illegible] ہمارے لئے کوئی اہمیت نہیں رکھتا [illegible]

[illegible]

"[illegible]" عمران نے پوچھا۔

[illegible]

جسے انہوں نے اس کے لئے باقاعدہ طور پر وصیت نامہ مرتب کر لیا تھا۔"

"لونگ پچرین کے انتقال کو کتنا عرصہ گزرا ہے؟" عمران نے پوچھا۔

[illegible]

سر ڈیکن نے دوسری طرف منہ پھیر لیا!... وہ مسکرا رہے تھے اور عمران احمقوں کی طرح [illegible] آنکھیں پھاڑے بیٹھا رہا! [illegible] سر ڈیکن نے [illegible] مضامین ہفت روزہ "سنسیشن" میں نہیں پڑھے!..."

"میں گھٹیا قسم کے رسائل نہیں پڑھتا!..."

"کیلی پیٹرسن!... ہر ہفتہ اپنے تجربات اس کے لئے لکھتی ہے!... وہ لکھتی ہے کہ مجھے اپنی یہ پراسرار زندگی بڑی پر کشش معلوم ہوتی ہے! میں لاکھوں کی مالک ہوں لیکن مجھے کوئی نہیں جانتا!... میں اپنے ملازمین کے قریب سے گذر جاتی ہوں لیکن وہ نہیں جان سکتے کہ ان کی مالکہ ابھی ان کے قریب سے گذری ہے!... وہ یہ بھی لکھتی ہے کہ میں عرصہ تک خود اپنی فرم میں ایک معمولی ملازم کی حیثیت سے کام کر چکی ہوں!"

"اس کی شادی مکلارنس سے ضرور ہونی چاہئے!" عمران بڑبڑایا۔

"مکلارنس!— اگر مکلارنس تین ماہ کے اندر اندر گرفتار نہ ہوا تو میں استعفیٰ دے دوں گا!..." سر ڈیکن نے کہا!

"اور میں شمال کی طرف چلا جاؤں گا!... چلتا رہوں گا!... حتیٰ کہ بحر منجمد شمالی کی حدیں شروع ہو جائیں گی!— پھر برف کا طوفان آئے گا— اور"

"اور یہ بکواس بند کرو!" سر ڈیکن نے میز پر ہاتھ مار کر کہا "مکلارنس سے بھی پہلے کیلی پیٹرسن کا سراغ ملنا چاہئے!"

"اور مکلارنس اتنا [illegible] ہے کہ وہ [illegible] اور کیلی پیٹرسن کے [illegible] پر ہاتھ ڈالنے کی بجائے ادھر ادھر ٹکریں مارتا پھر رہا ہے... لیکن سر ڈیکن... یہ بات میری سمجھ میں نہیں آسکتی!..."

"آپ بھی نہ چاہئے!..." سر ڈیکن نے کہا! "ویسے میرا دعویٰ ہے کہ یہ دونوں بھی محفوظ نہیں ہیں!"

سر ڈیکن نے میز سے ایک رسالہ اٹھا کر عمران کے سامنے پھینک دیا!... اور پھر بولے "یہ ہفت روزہ سنسیشن ہے!... اس میں کیلی پیٹرسن نے مکلارنس کو چیلنج کیا ہے۔"

"ہائیں!... تب تو یہ شادی ضرور ہوگی سر ڈیکن!"

[illegible]

[illegible] اس نے میری فرم کے جنرل منیجر پر اس لئے تشدد کیا تھا کہ میرے متعلق [illegible] مکلارنس چاہے تو میں اس کا نام بھی بتا سکتی ہوں! لیکن میرا دعویٰ ہے کہ [illegible] نہیں ڈال سکے گا میں اپنی حفاظت کروں گی!— لیکن اس سے پہلے [illegible]

[illegible] عمران ہونٹ بھینچ کر سر ڈیکن کی طرف دیکھنے لگا

"کیا خیال ہے اس چیلنج کے متعلق!..." سر ڈیکن نے پوچھا!

[illegible] ہے سر ڈیکن!..."

[illegible]

"تمہارا مطلب سمجھنے میں دشواری [illegible] عام طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ کیلی پیٹرسن [illegible]"

[illegible] خطرے میں پڑتا جا رہا ہے!" سر ڈیکن نے کہا۔

[illegible] کہ میں بھی ابھی تک کیلی پیٹرسن سے واقف نہیں ہوں! [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"آپ [illegible] مجھے اپنی موت پر بھی افسوس نہیں ہوگا... آپ فکر نہ کیجیے"

(۳)

[illegible]

[illegible] عمران نے حیرت سے آنکھیں پھاڑ کر بولا "کس کا خط کیسا... خط... کہیں میں [illegible] تو نہیں آ گیا... پہلے آپ کے بٹلر نے کہا کہ [illegible] سے کوئی خط نہیں [illegible] میں نے کہا تھا کہ مسٹر لی چنگ سے ملنا چاہتا ہوں اب آپ بھی کسی خط کا تذکرہ [illegible]"

[illegible] عمران کو بہت غور سے دیکھنے لگا پھر مسکرا کر انگریزی میں بولا

"[illegible] ساتھ لی چنگ بھیجے گئے ہیں!"

"تب تو [illegible]" عمران مرجھا کر بولا "میں تو پہلے ہی کہہ رہا تھا کہ زندگی کا کوئی اعتبار نہیں۔"

"[illegible] لی چنگ [illegible] پھر خوفزدہ ہو کر بولا "آپ کیا کہہ رہے ہیں!"

[illegible] قد [illegible] چوڑا [illegible] بالکل [illegible] میں [illegible]

"میں یہ کہہ رہا تھا..." عمران نے کہا "زندگی کا کوئی اعتبار نہیں [illegible] کب آپ کو [illegible]"

[illegible] اپنے ناجائز رشتے کا اعلان کیا

"[illegible]"

[illegible] اس [illegible] کی چیخ جیسی آواز نکلی [illegible] "مگر مجھے دھکا دے کر آ گئے [illegible] چپ چاپ یہاں سے چلے جاؤ ورنہ میں [illegible] اس [illegible] گا"

"آپ [illegible] گئے" عمران نے سخت [illegible] لہجے میں کہا "میں تو یہ پوچھنے آیا تھا کہ آپ [illegible] یا نہیں اگر نہ کرایا ہو تو میں اپنی [illegible] خدمات پیش کروں!"

[illegible] اس سے پہلے [illegible] اس کی [illegible] کا ہو چکا [illegible] احسان [illegible] کرتے ہوئے چلا گیا۔

"[illegible]" عمران نے [illegible] صورت بنا کر [illegible] سے کہا

"[illegible]......" وہ مسکراتا ہوا اٹھا اور عمران کے قریب آ کر آہستہ سے بولا۔

"میں نہیں سمجھا جناب کہ آپ کیا فرما رہے ہیں!"

"م... جی ہاں... وہ ابھی ایک بٹلر آیا تھا میں نے اس سے کہا کہ میں مسٹر لی چنگ سے ملنا چاہتا ہوں... لیکن اس نے جواب دیا کہ چنگ سے کوئی خط نہیں آیا۔ یہ ڈاک خانہ نہیں ہے۔"

"اوہ... وہ" دراز قد چینی ہنسنے لگا "وہ دراصل بہرہ ہے! لیکن آپ مسٹر لی چنگ سے کیوں ملنا چاہتے ہیں!"

"میں برلن سے آیا ہوں!... اور میرے پاس ان کے لئے ایک خط ہے!"

"اوہو!... مگر مسٹر لی چنگ اس وقت بہت مصروف ہیں! کیونکہ ان کا [illegible] گیا ہے اگر آپ اپنا نام [illegible] تو [illegible] وہ اس وقت آپ سے ملنے پر رضامند ہو جائیں۔ آپ کا [illegible]"

"میرا نام فوز ہارج ہے!..." عمران نے کہا۔

"اوہو... آپ غالباً فوز ہارج کے خاندان سے تو نہیں!"

"میرے خاندان میں ہر قسم کے فوز ہارج گذرے ہیں موچی سے لے کر فلسفی تک... ان کی پرواہ مت کرو!"

"خوب!" دراز قد چینی اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا مسکرایا اور پھر ایک طرف ہٹتا ہوا بولا "آیئے"

وہ عمران کو ساتھ لئے ہوئے ایک ایسے کمرے میں آیا جو جاپانی [illegible] اور بہترین قسم کے آرائشی فرنیچر سے مزین تھا!

دراز قد وہاں بٹھا کر چلا گیا! پھر تھوڑی دیر بعد ایک پستہ قد اور گول مٹول سے چینی کے ساتھ واپس آیا [illegible] لیکن اب وہ [illegible] عمران [illegible] آواز ہی سے [illegible] جیسے کوئی [illegible] "میاؤں میاؤں" کر رہا ہو!

"[illegible] آپ [illegible]" اس نے کہا [illegible] دراز قد چینی [illegible] ہٹ گیا۔ اور لی چنگ نے بڑا سا منہ بنا کر کہا "تم اندر آؤ!"

پھر عمران سے بولا... "ہاں مسٹر... جلدی... آپ کس کا خط لائے تھے!"

"[illegible]" عمران حیرت سے آنکھیں پھاڑ کر بولا "کس کا خط کیسا... خط... کہیں میں [illegible] تو نہیں آگیا... پہلے آپ کے بٹلر نے کہا کہ چنگ سے کوئی خط نہیں [illegible] میں نے کہا تھا کہ مسٹر لی چنگ سے ملنا چاہتا ہوں اب آپ بھی کسی خط کا تذکرہ [illegible]"

[illegible] عمران کو بہت غور سے دیکھنے لگا پھر مسکرا کر انگریزی میں بولا!

"[illegible] تمہارے ساتھ [illegible] کھیلنے آئے ہیں!..."

"[illegible]" عمران سر ہلا کر بولا "میں تو یہ کہنے آیا تھا کہ زندگی کا کوئی اعتبار نہیں۔"

"[illegible]..." لی چنگ اچھل پڑا پھر خوفزدہ آواز میں بولا "آپ کیا کہہ رہے ہیں!..."

[illegible] اس نے پلٹ کر دراز قد چینی پر [illegible] چلایا اور بالکل پہلے ہی کے انداز میں [illegible]

"[illegible]" عمران نے کہا "زندگی کا کوئی اعتبار نہیں! پتہ نہیں کب آپ کو [illegible]"

[illegible]

"[illegible]"

[illegible] جملہ نہیں پورا کرنے دیا! کیونکہ اس بار اس کی سیٹی جیسی آواز [illegible] کا اعلان کر رہی تھی! پھر وہ عمران پر برس پڑا "تم مجھے دھمکانے آئے [illegible] سے نہیں ڈرتا! چپ چاپ یہاں سے چلے جاؤ ورنہ میں پولیس کو [illegible]"

"[illegible]" عمران نے [illegible] "میں تو یہ کہنے آیا تھا کہ آپ [illegible] تو میں اپنی [illegible] کی خدمات پیش کروں"

[illegible] لی چنگ [illegible] عمران کی ماں پر احسان کرتا ہوا کمرے سے چلا گیا۔

"[illegible]"... عمران نے [illegible] صورت بنا کر دراز قد چینی سے کہا

[illegible] مسکرا [illegible] عمران کے قریب آکر [illegible]

"اتنی دیر میں سارے دروازے مقفل ہو چکے ہوں گے! تم یہاں سے باہر نہیں نکل سکو گے!"

"اوہو!... بہت بہت شکریہ!" عمران نے شرمیلی ہنسی کے ساتھ کہا "میں بہت تھکا ہوا ہوں! شاید آپ مجھے شام تک یہاں آرام کرنے کی اجازت دے دیں گے!"

"تمہارا تعلق کس کمپنی سے ہے۔ ویسے تم مجھے جرمن نہیں معلوم ہوتے!"

"میرا تعلق [illegible] لائف انشورنس کمپنی سے ہے اور میں جرمن نہیں ہوں!"

"پھر کون ہو!..."

"میں دراوڑ ہوں!..."

"تم مجھ سے نہیں اڑ سکتے! سمجھے!..." دراز قد چینی نے اردو میں کہا "میں جانتا ہوں کہ تم کس قوم یا نسل سے تعلق رکھتے ہو!"

عمران کو اس پر سخت حیرت ہوئی لیکن اس نے اپنے چہرے سے نہیں ظاہر ہونے دیا اور برجستہ بولا "میں چینی زبان نہیں سمجھ سکتا!"

"تمہاری اپنی زبان کیا ہے!..."

عمران نے اپنی پوری زبان منہ سے نکال کر اسے دکھائی! اور دراز قد چینی جھنجھلا گیا!

"اگر تمہیں مکلارنس نے بھیجا ہے تو میں تمہیں چلا جانے دوں گا مگر یہ جان بخشی ایک کام کے سلسلے میں ہوگی..."

"آپ مجھے اپنا کام بتایئے تاکہ میں آپ کو کوئی مفید مشورہ دے سکوں!" عمران نے خالص کاروباری انداز میں کہا۔

"مکلارنس سے کہہ دینا اس طرف آنکھ اٹھانے کی بھی جرات نہ کرے ورنہ اس کا سارا دھندا خاک میں مل جائے گا۔ بلکہ اس سے یہ بھی کہہ دینا کہ پی چنگ کی پشت پر کوئی برساتی مینڈک نہیں بلکہ سنگ ہی ہے!"

"ارے... کیا کہا!... پی چنگ برساتی مینڈک ہے!" عمران نے حیرت ظاہر کی اور ویسے اسے اس پر حیرت تھی کہ یہی بچھو سا آدمی سنگ ہی ہے۔ اس نے سنگ ہی کا نام بہت زیادہ سنا تھا اور لندن ہی کے دوران قیام میں برٹش چینل کے ریڈیو سے اس نے یہ بھی سنا تھا کہ سنگ ہی نے سرخ حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش کی تھی اور اپنے مقصد میں ناکام رہنے پر وہاں سے بھاگ

[illegible] کر دیئے جانے کی خبر تو محض سرکاری رسمیات میں سے تھی! اس پر [illegible] یقین نہیں رکھتا تھا۔

"تم [illegible] سے زیادہ متفکر معلوم ہوتے ہو!" سنگ ہی اسے گھورتا ہوا بولا "لیکن اتنی ہم [illegible] نہ ہونا چاہیئے! [illegible] کی نصیحت ہمیشہ یاد رکھنا... ویسے مجھے افسوس [illegible] کے لئے کام ہے ہوا!"

"[illegible] مجھے خود افسوس ہے۔ مگر میں مجبور ہوں!" عمران نے دردناک لہجے میں کہا۔

"[illegible]..."

[illegible]

"[illegible]" [illegible] مسکرا کر بولا "[illegible] کا مطلب تو یہی ہوا کہ [illegible]"

"[illegible] ہوگی بکری!..." عمران بگڑ گیا! "ذرا زبان سنبھال کر!... ورنہ میں [illegible]"

[illegible] طرح ہنسا جیسے کسی ننھے سے بچے کے لاف و گزاف پر ہنس پڑا ہو!... پھر [illegible] لہجے میں بولا "اوہ — تم نہیں سمجھے میرا مطلب!— کیا وہ کوئی [illegible]"

[illegible] دیوار کے سہارے کھڑی تھی! بس اچانک اس کے آدمی اس پر ٹوٹ [illegible]... [illegible]..."

"[illegible]" [illegible] آنکھ میرے سامنے [illegible]--

"[illegible]... عمران روہانسے انداز میں بولا "اب [illegible] سے دھمکیاں ملتی ہیں کہ اگر میں اس کا کام نہیں کروں گا تو وہ میری [illegible]"

"[illegible]"

"[illegible] کمپنی کا ایجنٹ"

"[illegible] تمہیں یہاں کیوں بھیجا تھا!"

"تاکہ میں اسکے متوقع حملے کا تذکرہ کر کے مسٹر چنگ کو زندگی کا بیمہ کرانے کا مشورہ دوں۔"

"اس کا مقصد!..."

"مقصد میں نہیں جانتا!"

"یہ حکم تمہیں کس نے دیا تھا"

"سنگ ہی نے!"

"تم نے سنگ ہی کو دیکھا ہے!..."

"نہیں اس کے احکامات مجھے ہمیشہ فون پر موصول ہوتے ہیں!"

"تم کرتے کیا ہو!..."

"پڑھتا ہوں!..."

"طالب علم!"

"ہاں! میں یہاں پڑھنے کے لئے آیا تھا ایک لڑکی سے دوستی ہو گئی!" عمران نے [illegible]

"تم مجھے بالکل بیوقوف معلوم ہوتے ہو!"

"کیا کہا!..." عمران گھونسہ تان کر اس کی طرف بڑھا!... لیکن دوسرے ہی لمحے میں اس کے دونوں ہاتھ سنگ ہی کی گرفت میں تھے!

عمران نے محسوس کیا کہ وہ اپنے ہاتھ چھڑا لینے میں کامیاب نہیں ہو سکے گا! اس کی انگلیاں اسے اپنی کلائی پر جونکوں کی طرح لپٹی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں!... اس نے ایک ہاتھ چھڑانے کی کوشش کرنے کی بجائے [illegible]... "اگر میں [illegible]"

"یہ [illegible] بات ہے!" سنگ ہی نے اس کے ہاتھ چھوڑتے ہوئے کہا! "تم اگر یہاں سے واپس گئے تو شاید مار ہی ڈالے جاؤ!"

"کیوں؟" عمران نے خوفزدہ آواز میں پوچھا!

"میں بھی محسوس کر رہا ہوں!... ویسے تم اپنی محبوبہ کو اس کے پنجے سے رہائی دلانا چاہو تو میں تمہاری مدد کر سکتا ہوں"

"ارے جاؤ! تم کیا مدد کرو گے! اسکارلس تمہیں کسی مچھر کی طرح مسل کر پھینک دے گا!... واہ... کیا بات کہی تم نے! کیا فٹے منہ ہو یار!"

[illegible] قہقہہ مار کر بولا "تم دیکھنا کہ میں کس طرح اسے اس کے بل سے نکال [illegible] کی طرح مار ڈالتا ہوں!"

"[illegible] تو تم نہیں سکتے! اسکارلس کو کیا نکالو گے!"

"[illegible]" سنگ ہی نے برا سا منہ بنایا۔

"[illegible]... خیر وہ اگر تم نے اس کے خلاف نفرت ظاہر کی... مجھے اس کے نام ہی [illegible]"

عمران نے شرما کر سر جھکا لیا!... پھر آہستہ سے بولا "وہ وہ بھی ہے!"

"[illegible] عورت سے متنفر کرنے کا بھی اتفاق ہوا ہے!" سنگ ہی نے طنزیہ لہجے میں پوچھا!

"[illegible] مطلب!... لیکن تم نے کیلی کے نام پر نفرت کیوں ظاہر کی تھی!..."

"[illegible] فراڈ ہے!" سنگ ہی نے کہا!

"[illegible]..."

"[illegible] نہیں سمجھ سکا [illegible]" سنگ ہی اسے گھورتا ہوا!

"[illegible] سمجھانا ہے کہ تم نے ایک ایسی لڑکی کو فراڈ کہا ہے جس کا نام مجھے بہت [illegible] لگتا ہے... پیارا... پیارا!..."

"اچھا اب تم یہاں سے چپ چاپ کھسک جاؤ کچھ!... میں سمجھے کیا!"

"کیا سمجھے مجھے؟" عمران نے پوچھا!

"[illegible] کیلی پیٹرسن کے متعلق بدزبانی [illegible]... ورنہ [illegible]... نہیں تو میں دھکے دے کر نکال دوں گا"

"[illegible]... میں کیا تم سے ڈرتا ہوں... ویسے شریف آدمی ہاتھا پائی نہیں کرتے!"

"ہاں نکلو!" سنگ ہی نے اسے دھکا دیا!

"ارے سمجھو!... میں بہت [illegible]..." عمران دھکا کھا کر [illegible] [illegible]

[illegible] سے دھکا دیا!

"ارے... دیکھو!... میں سمجھائے دیتا ہوں... اب دھکا دیا تو اچھا نہیں ہوگا!"

سنگ ہی اسے دھکے دیتا ہوا دروازے تک لایا... اور عمران باہر نکلتا ہوا بولا "اچھا... دیکھوں گا... مچھر کی اولاد!"

سنگ ہی نے دروازہ بند کر لیا اور عمران کھڑا اونگھتا رہا!

"تم لوگ کیسے ہو!... کتے ہو!... بد اخلاق ہو!... میں تم سے سمجھوں گا ساری شیخی دھری رہ جائے گی!"

پھر وہ اس طرح وہاں سے چل پڑا جیسے اسے دروازے پر بھیک نہ ملی ہو!... مگر وہ عمران تھا تھوڑی ہی دور چلنے کے بعد اس نے محسوس کر لیا کہ کوئی اس کا تعاقب کر رہا ہے!

مور گیٹ اسٹریٹ سے نکل آنے کے بعد بھی وہ پیدل ہی چلتا رہا۔

پھر ایک جگہ رک کر ایک دوا فروش کی دوکان میں گھس کر ایک ایسی تجارتی فرم کے نمبر ڈائل کئے جس کی لائنیں ہمیشہ انگیج رہتی تھیں! ظاہر ہے کہ دوسری طرف سے اس کو جواب نہ ملا ہوگا لیکن عمران نے باقاعدہ [illegible] بولنا شروع کر دیا! تعاقب کرنے والا بھی دوکان کے اندر آ گیا تھا اور کاؤنٹر پر کچھ اس انداز میں کھڑا تھا جیسے اسے بھاری مقدار میں دوائیں خریدنی ہوں!

عمران ماؤتھ پیس میں کہہ رہا تھا "ہیلو!... آواز نہیں آ رہی ہے! اور زور سے بولئے... ہاں!... اس نے مجھے دھکے دلوا کر نکال دیا! پھر نہیں کرائے گا وہ آپ سے بھی خوفزدہ نہیں ہے!... وہاں ایک دبلا پتلا مچھر سا آدمی بھی تھا! اس نے آپ کو بہت گالیاں دیں... ہائیں تو آپ مجھے کیوں گالیاں دے رہے ہیں ادھر وہ... دیکھئے خدا کے لئے اب میری پیاری... گئی کو چھوڑ دیجئے ورنہ میں خودکشی کر لوں گا!— ہاں!... کیا... اس کا نام... ٹھہرئیے... بتاتا ہوں... یہ چینی نام عجیب ہوتے ہیں!... چنگ چنگ... نہیں... کچھ ایسا ہی تھا... چنگ لی... چنگ لیا... جہنم میں جائے... مجھے نام نہیں یاد آ رہا... خدا کے لئے چھوڑ دیجئے میری گئی کو... ہائیں بند کر دیا... خدا غارت کرے!"

عمران ریسیور رکھ کر بڑی بڑی گالیاں بکنے لگا... اچانک کسی نے اس کے شانے پر ہاتھ رکھ دیا اور وہ چونک کر مڑا... یہ سنگ ہی تھا جس کے ہونٹوں پر عجیب سی مسکراہٹ تھی۔

"میرا نام سنگ ہی ہے!..." اس نے اردو میں کہا!

[illegible] کہا!

[illegible] نے اس کا بازو پکڑتے ہوئے کہا "تم بہت خوبصورت لڑکی ہے!... [illegible] ایسے تم اردو سمجھتے ہو! اور میرا اندازہ غلط نہیں تھا کہ تم برصغیر کے کسی ملک کے [illegible]

[illegible] ہوتا!

[illegible]...!" سنگ ہی نے مسکرا کر پوچھا! "تم نے کس نمبر پر رنگ کیا [illegible]

[illegible]!

[illegible]... تم نے معلوم کرنے کی کوشش تو کی ہوگی!..." سنگ ہی نے [illegible] میں پھنستے ہوئے کہا!

"[illegible] ڈائرکٹری میں تلاش کرنے کی کوشش کی!... لیکن مجھے... [illegible]!"

"مجھے معلوم ہی نہیں مسٹر چنگ لی!... چنگ چنگ... پتا نہیں... پھر بھول گیا شاید [illegible]"

"[illegible] نے معلوم کرنے کی کوشش نہ کی ہوگی!..."

"[illegible] معلوم ہو گیا تھا... مگر مجھے نام یاد نہیں رہتے!... پورا پتہ! اس سے اتر گیا! [illegible] لیکن وہ کوئی سر تھا... اوہو... ٹھہرئیے!... یاد آ گیا! سر کمن تھا شاید [illegible] ہاں... وہ... آ گیا یاد... سر ڈیکن... سر ڈیکن!"

"[illegible] یاد ہے تم!... پورے لندن میں صرف ایک ہی سر ڈیکن ہے اور وہ [illegible]"

[illegible] "عمران خوش ہو کر بولا "اب بالکل یاد آ گیا! یہی نمبر تھا... اور غارت... [illegible]"

"[illegible] سمجھتے ہو!..." سنگ ہی ہنس پڑا!

"[illegible] پسندیدہ پرندہ ہے! میں تمہیں اس قابل نہیں سمجھتا!" عمران نے سنجیدگی سے

کہا۔ "جو کچھ مجھے معلوم تھا تمہیں بتا دیا وہ بھی محض اس لئے کہ مجھے مکّار لس سے محبت نہیں ہے!... لو اب سوچتا ہوں کہ اگر وہ میری [illegible] دبا نہیں کرتا تو مجھے بھی مار ڈالے!"

"مجھ سے الجھنے کی کوشش نہ کرنا... میں تمہیں یہاں اس دوکان میں بھی [illegible] سکتا ہوں!..."

"پہلے خود کو درست کرلو پھر مجھے درست کرنا!... [illegible] اشرف میڈیکل لیبوریٹریز لائل پور سے بہار اطفال اور اکسیر مسان منگوالو... تم سوکھے کے مرض میں مبتلا معلوم ہوتے ہو!... یہ دوائیں ضرور استعمال کرو [illegible] کروں گا... ہا ہا!"

عمران ہاتھ ہلاتا ہوا دوکان سے نکل گیا... سنگ ہی نے بھی اس کے ساتھ ہی دوکان سے باہر قدم نکالا!

"تم خفا ہوگئے ہو دوست!..." سنگ ہی پھر اس کا بازو پکڑتا ہوا بولا!

"نہیں تو!..." عمران نے چہک کر کہا۔ "مگر اب تم میرا پیچھا چھوڑ دو!... ورنہ پولیس مجھے کسی شبہے میں دھر لے گی! تم صورت سے گرہ کٹ معلوم ہوتے ہو!..."

"کیا بکتے ہو! کس میں اتنی ہمت ہے کہ میری طرف آنکھ بھی اٹھا سکے! میں ایک معزز آدمی ہوں۔"

"معزز مچھر... ملیریا والا..." عمران نے سر ہلا کر کہا!

سنگ ہی کو غصہ نہیں آیا وہ ہنس کر بولا...

"تم رہتے کہاں ہو!..."

"تیرہ [illegible] اسٹریٹ!..."

"پھر ہوگا تم کہیں رہتے ہو! مجھے اس سے غرض نہیں ہے! مگر نہ جانے کیوں میں تمہیں پسند کرنے لگا ہوں!..."

"[illegible]!..." عمران [illegible] میں بیٹھا اور عمران کی ایک [illegible] ہوگیا!

"تم پہلے آدمی ہو جس نے مجھے پسند کیا ہے!" عمران اس کی جانب [illegible]

[illegible] مچھر نہیں کہوں گا!"

"[illegible] سے [illegible] ہوئے کہا۔ چلو ہم کہیں [illegible] کر لیں گے!"

"[illegible] دل لیتے ہو!" عمران نے حیرت ظاہر کی!

"[illegible]"

[illegible] ایک [illegible] میں پہنچا!

"کیا بات ہے!..." سنگ ہی نے پوچھا

"[illegible] پیسے کوئی چاہتا ہے؟"

"[illegible] مشغول ہوں!"

"میں شراب نہیں پیتا"

"[illegible] میں بھی شراب نہیں پیتا [illegible] کمزور دل کے ہو!"

"[illegible] مجھے خطا [illegible] ہو جاتا ہے؟"

[illegible] کے لئے چائے اور [illegible] کا آرڈر دیا

"لندن... پیرس... انگلستان..." سنگ ہی بڑبڑایا!

"بابا خدا کے نام پر!..." عمران نے ہانک لگائی!

"تم ایک کئی کروڑ پتی ہو!... یہاں ہزاروں لڑکیاں تمہاری راہ میں آنکھیں بچھانے کو تیار ہیں!"

"ہائیں کہاں... کدھر!..." عمران بوکھلا کر چاروں طرف دیکھنے لگا...!

"[illegible] تمہاری جیب میں [illegible] ہوتا ہے! [illegible]"

"مجھے تو نہیں چاہئے... چائے!"

"[illegible] تمہیں [illegible] اور چاندی میں [illegible] سکتا ہے!..."

"[illegible] تابوت کے لئے آرڈر دوں گا!..."

"تم مذاق سمجھتے ہو بے وقوف!" سنگ ہی آگے جھک کر اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولا۔

[illegible] ایک [illegible] نکالا [illegible] رات تک ختم کر دینا! کل اٹھتے ہی مجھ سے پھر لے جانا..."

"[illegible]" [illegible] "میں آپ سے تمہیں [illegible]"

گا... ہاہا...."

عمران نے نوٹوں کی گڈی کھینچ کر اپنی جیب میں ڈال لی!...

"کل پھر مجھے یہیں!... اسی وقت ملنا!..."

"اب تو میں ہر وقت یہیں مل سکتا ہوں!..." عمران نے [illegible] دن رات بیکار رہوں!..."

شراب آئی تھی! سنگ ہی کسی بلانوش کی طرح اس پر ٹوٹ پڑا... ذرا سی دیر میں [illegible] صاف ہو گئی!... لیکن عمران نے سنگ ہی کی ظاہری حالت میں کوئی فرق نہیں محسوس کیا۔ اب وہ عمران کو تھوڑے تھوڑے وقفے سے اس طرح گھورنے لگا تھا... جیسے وہ کہیں سے کچھ چرا کر بھاگا ہوا... اچانک تھوڑی دیر بعد سنگ ہی بولا "تم جو کچھ نظر آتے ہو! حقیقتاً وہ نہیں ہو۔"

"کیا!... تو کیا تم مجھے کتے کا پلا سمجھتے ہو!..."

"نہیں... میں تم میں کچھ ایسی صلاحیتیں دیکھ رہا ہوں جو مجھے پسند ہیں!"

"تب تو تم کل مجھے سو پونڈ سے بھی زیادہ دو گے!"

"بکواس نہ کرو!... یہ پاؤنڈ میں نے بطور خیرات تمہیں نہیں دیئے!..."

"اگر مجھے اس کا شبہ بھی ہو جائے تو تمہارا گلا گھونٹ دوں!..." عمران نے آنکھیں نکال کر کہا۔

"تمہیں میرا ایک کام کرنا ہوگا..."

"بتاؤ"

"تمہیں لندن کی ایک معزز عورت کے ہاں ملازمت کرنی پڑے گی!"

"عورت کی ملازمت!..." عمران بھنّا کر اکڑ گیا "ارے لو یہ اپنے روپے! میں کسی عورت کی ملازمت نہیں کروں گا... تم پر بھی لعنت ہے... ہاں!..."

"وہ ایک معزز عورت ہے!... ڈچز آف ونڈلمیر.... اس کے یہاں تقریباً آدھ درجن نوجوان اور خوبصورت ملازمائیں ہیں!... کیا سمجھے... اور تم اس کے کتوں کی دیکھ بھال کرو گے"

"گدھے چراؤں گا!..." عمران جھلا گیا... "یہ لو اپنے روپے میں جا رہا ہوں!..."

اس نے نوٹوں کی گڈی اٹھا کر سنگ ہی کے سامنے ڈال دی اور آدھی پیالی چائے چھوڑ کر اٹھ گیا!...

"بیٹھو... بیٹھو!" سنگ ہی ایک طویل سانس لے کر بولا "تم جاؤ گے لیکن آج تک کوئی ایسا آدمی [illegible] نہیں زندہ رہ سکا جس نے سنگ ہی کی کوئی بات ماننے سے انکار کر دیا ہو!"

"[illegible]..."

"میں تمہاری صورت بگاڑ دوں گا.... اتنے بدصورت ہو جاؤ گے کہ کبھی کوئی لڑکی تمہارے منہ پر تھوکنا بھی پسند نہ کرے گی!..."

عمران [illegible] ہوئے انداز میں بیٹھ گیا!... اپنی دانست میں وہ سنگ ہی کے گرد اپنا جال [illegible] چکا تھا!...

"[illegible]... میں جانتا ہوں!... تم مجھے پہلے ہی لفنگے معلوم ہوتے تھے!" عمران [illegible] "میں جانتا تھا کہ تم مجھے کسی جال میں پھانسنے کی کوشش کر رہے ہو!..."

"[illegible]... میں تمہیں تمہاری کھوئی واپس دلانا چاہتا ہوں۔ فی الحال تم سے جو کام لینا [illegible] کے لئے تم سے زیادہ موزوں آدمی اور کوئی نہ مل سکے گا...."

"[illegible] کیا موزونیت نظر آ رہی ہے تمہیں! کیا میری شکل عورتوں کے [illegible] شوہروں جیسی شکل بھی ہوتی تو میں خودکشی کر لوں گا—"

"[illegible] تم تو شریف معلوم ہوتے ہو!" سنگ ہی عمران کا ہاتھ سہلاتا ہوا بولا! "پھر تم مجھے کسی عورت کا ملازم کیوں بنانا چاہتے ہو!..."

"[illegible] تھا وہاں تم کسی شہزادے کی طرح زندگی بسر کرو گے! ڈچز آف [illegible] مجھے آدمی کی ضرورت ہے جو اس کے کتوں کی دیکھ بھال کر سکے! اسے [illegible] ہے اور فوراً تمہیں رکھ لے گی!... اور پھر اپنے دوستوں میں فخریہ کہے گی [illegible] کا ایک شہزادہ اس کے کتوں کی دیکھ بھال کرتا ہے! بلکہ زیادہ اچھا تو یہ ہوگا [illegible]..."

"[illegible]—"

"[illegible] تم [illegible] سے ہو!... وہ تمہیں ہاتھوں ہاتھ لے گی!"

"[illegible]..."

"پھر تم [illegible] سے زیادہ [illegible] کی دیکھ بھال کرتا!... میں دراصل ڈچز کے ملنے جلنے

والوں کی فہرست چاہتا ہوں!"

"جاسوسی!" عمران حیرت سے آنکھیں پھاڑ کر بولا اور دفعتاً اس کے چہرے پر خوشی کے آثار نظر آئے اور وہ سنگ ہی کا ہاتھ دبا کر بولا "میں ضرور کروں گا — میں ضرور اس کی ملازمت کروں گا! مجھے جاسوسی کا بڑا شوق ہے.... لاؤ نوٹ مجھے واپس کر دو۔"

سنگ ہی نے نوٹوں کی گڈی اس کی طرف کھسکا دی! عمران سوچ رہا تھا کہ وہ اور [illegible] دونوں ایک ہی نتیجے پر پہنچے ہیں! عمران کی نظر پہلے سے اس پر تھی اور اسے یقین تھا کہ [illegible] کیلی ہک مکلارٹس تک پہنچنے کا ذریعہ بھی سو فیصدی عورت ہو سکتی ہے۔

وہ بڑے غور سے سنگ ہی کی تجاویز سنتا رہا! حالانکہ وہ کچھ بھی نہیں سن رہا تھا! اس کا ذہن کہیں اور تھا۔ لیکن سنگ ہی کو اس کا احساس بھی نہیں ہو سکا کہ عمران اس کی تجاویز میں دلچسپی نہیں لے رہا۔

(۴)

دوسرے دن لندن کے باشندے کیلی پیٹرسن اور مکلارٹس کے سلسلے میں ایک نئے نام سے واقف ہوئے! وہ نام تھا سنگ ہی — اور اسی سنگ ہی نے مکلارٹس کو ایک مقامی اخبار کے ذریعے چیلنج کیا تھا! یہ دوسری بات ہے کہ سنگ ہی اس چیلنج کو دیکھ کر بوکھلا گیا ہو۔ اس کے فرشتوں کو بھی علم نہیں تھا کہ یہ چیلنج کس نے شائع کرایا ہے!

یہ چیلنج دراصل پی چنگ کی حمایت میں تھا! مضمون میں یہ خیال ظاہر کیا تھا کہ کیلی پیٹرسن پی چنگ کا [illegible] کے بعد خود پی چنگ کا نمبر آ جائے گا! تو سنگ ہی کی طرف سے مکلارٹس کو چیلنج تھا کہ پی چنگ کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھ ہی لے!

یہ چیلنج پی چنگ کی نظر سے گزرا تو اس کی ہوا نکل گئی! حقیقتاً وہ ایک ڈرپوک آدمی تھا اور ان دنوں تو اسے ہر وقت اپنے چاروں طرف مکلارٹس کے بھوت کھڑے دکھائی دیتے تھے۔

"او حرامزادے تو نے یہ کیا کیا!"... پی چنگ سنگ ہی پر بکتا جھکتا رہا۔

"میں نہیں جانتا کہ یہ کس کی حرکت ہے!..."

"تم جانتے ہو! میں بھی جانتا ہوں! تم سے سوائے حرامزدگی کے اور کس بات کی توقع کی جا سکتی ہے...؟"

"[illegible] تم نے اسے چیلنج کیا ہے.... پھر؟"

"[illegible] دیا ہے —!" پی چنگ اپنے سر پر دو ہتھڑ مار کر چیخا!

"[illegible] نہیں [illegible] تمہاری ذاتی محبوبہ آزاد ہو جائے گی اور مجھے بہت اچھی لگتی ہے...؟"

"[illegible]..." پی چنگ چیخ کر اس پر جھپٹا!... سنگ ہی بڑی پھرتی سے ایک طرف [illegible] اور پی چنگ ٹھوکر کھا کر فرش پر چلا گیا۔

[illegible] سنگ ہی چھلانگ مار کر اس کی پشت پر سوار تھا! پی چنگ نے اٹھنے کی [illegible] لیکن سنگ ہی کی گرفت تھی۔ اس نے اپنے پیر اور ہاتھ اس کے تھلتھلے جسم [illegible] دیئے تھے! ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے کوئی کیکڑا کسی موٹی مچھلی سے چمٹ گیا ہو!

[illegible] "پی چنگ! تم مجھے دن میں ہزار بار حرامزادہ کہا کرو مجھے ذرہ برابر بھی پرواہ نہیں ہو گی!... لیکن تمہاری ذاتی محبوبہ مجھے بہت پسند ہے!... اگر وہ نہیں تو پھر تمہاری بھتیجی سہی! مجھے آج کل ایک محبوبہ کی ضرورت ہے، میں بہت اداس ہوں! — [illegible] مجھ سے نفرت کرتی ہیں۔"

"[illegible]..." پی چنگ تکلیف سے بلبلایا! ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے سنگ ہی [illegible] اس کا وقت چند لمحوں میں آ گیا ہو!

"[illegible] کہ سنگ ہی تمہاری حفاظت کر رہا ہے! اگر میں یہاں سے چلا جاؤں تو [illegible] کیا ہو! تمہیں نہیں معلوم کہ انگریز تم سے کتنی نفرت کرتے ہیں! تمہارے [illegible] مکلارٹس کے ساتھ ہوں گے!..."

"مجھے چھوڑ دو [illegible]" پی چنگ نے [illegible] آواز میں کہا! سنگ ہی [illegible] سنگ ہی نے اسے [illegible] اٹھایا۔

"[illegible] کے حلق سے پی چنگ کی سی آواز نکلی!... لیکن اب پی چنگ میں [illegible] وہ ایک آرام کرسی میں [illegible]

"[illegible] پی چنگ ہوں!" سنگ ہی ہاتھ ہلا کر کہہ رہا تھا "اور.... ہوا.... میں [illegible] اس چیلنج سے کوئی تعلق نہیں!... لیکن اب سنگ ہی یہاں نہیں ہے!"

آپ اپنے کسی آدمی کو بھیج دیجئے!.... میں دو ہزار پونڈ کا چیک دے دوں گا.... یہ ہی منگوا لیجئے! میں تو آپ کا غلام ہوں!.... اگر مجھے کیلی ہیڈرین کے بارے میں کچھ معلوم ہو بھی تو بتا دوں گا---!"

سنگ ہی ریسیور رکھ کر مڑا....

"کون تھا...." پی چنگ اچھلتے ہوئے پوچھا!

"مکلارنس!"

"ارے.... باپ رے!".... پی چنگ توند پر دونوں ہاتھ رکھ کر کراہا!

"دو ہزار پونڈ کا چیک لینے اس کا ایک آدمی آرہا ہے---!"

"ارے میں مر گیا! دو ہزار پونڈ.... پھر تمہاری موجودگی سے فائدہ ہی کیا؟"

"تم نکالو تو.... یہ رقم!.... مکلارنس کے تابوت کے لئے خرچ کرو گا اس کا آدمی دس منٹ بعد یہاں پہنچ جائے گا۔ اس نے یہی کہا ہے!"

"دو ہزار پونڈ.... نہیں.... میں نہیں دے سکتا...."

"نہیں دے سکتے تو میں یہاں سے جا رہا ہوں!...."

"ہائے...." پی چنگ پھر توند پر ہاتھ رکھ کر کراہا---!

"اٹھو!.... جلدی کرو!.... موت کے بعد دولت تمہارے کس کام آئے گی!...."

"چپ حرامزادے!.... موت آئے تیری---خدا تجھے غارت کرے....!"

پی چنگ!.... اٹھ کر کراہتا لڑکھڑاتا کمرے سے چلا گیا! سنگ ہی بار بار گھڑی کی طرف دیکھ رہا تھا! وہ دو چار منٹ اسی کمرے میں ٹھہر اپھر نشست کے کمرے میں چلا آیا! جہاں سے دروازے پر آنے والوں کو صاف دیکھ سکتا تھا!

گھڑی وہ اب بھی دیکھ رہا تھا!.... فون موصول ہونے کے ٹھیک دس منٹ بعد سیڑھیوں پر ایک آدمی نظر آیا.... اور یہ آدمی عمران کے علاوہ اور کوئی نہیں ہو سکتا تھا اس نے اپنے بائیں شانے سے ایک ایئر گن لٹکا رکھی تھی!.... سنگ ہی جھنجھلا گیا!.... لیکن پھر بھی اور خود سنگ نے صدر دروازہ کھولتے ہوئے عمران کو ایک گندی سی گالی دی۔

"ارے تم ہوش میں ہو یا نہیں! اس وقت میں مکلارنس کی طرف سے دو ہزار پونڈ....

[illegible]

[illegible] تم سے لے گا!

[illegible] مگر میں نے تمہارا نام نہیں شروع کیا! فی الحال مکلارنس کا کام کر رہا [illegible] کی مدد کی تو وہ مر جائے گا فکر کی بات نہیں ہے!"

[illegible] دوں گا—" سنگ ہی راحت بیٹھ کر بولا!

[illegible] یہاں کی آدمی ملا تھا!

[illegible] عمران ایئر گن کے کندھے پر ہاتھ رکھتا ہوا بولا "میں کیا تم [illegible] ہزار پونڈ کی رقم وصول کرنے تنہا آیا ہوں! اگر کوئی حسرت دل میں [illegible] ہے ارے تم مجھے تو چیلنج کر نہیں سکتے! مکلارنس کو کیا کرو گے! [illegible] آدمی تھا۔ اب تم اپنا حشر دیکھ لینا!"

[illegible] لے لو گے"

[illegible] بھی اور اسی وقت! یہ مکلارنس کا حکم ہے!.... مگر تمہیں دولت نے تو [illegible] سی ہی لاشیں نظر آئیں گی!...."

[illegible] دو ہزار پونڈ!.... پھر تم کیا کرتے ہو؟"

[illegible] اطمینان سے اپنی ایئر گن سیدھی کی اور سنگ ہی کی پیشانی کا نشانہ لیتا ہوا [illegible]

[illegible] آدمی دھڑ دھڑاتے ہوئے کمرے میں گھس آئے.... یہ سب شریف [illegible] عمدہ لباس تھا.... لیکن چہروں کی شرافت کا سا اندر ہاتھوں میں [illegible] ہاتھوں میں ریوالور تھے!....

[illegible] کہا "کام تو نہیں، مجھے اس حماقت میں لطف [illegible]

[illegible]

[illegible] دونوں پر ریوالور تانے کھڑا رہا۔

[illegible] اپنا ہاتھ اوپر اٹھاؤ! یہ ریوالور بغیر آواز کا ہے! [illegible]

[illegible]

عمران کے ہاتھ ایئر گن سمیت اوپر اٹھ گئے۔ سنگ ہی نے بھی اپنے ہاتھ اوپر اٹھا دیئے تھے! لیکن اس کے ہونٹوں پر ایک شریر سی مسکراہٹ تھی!

"تم اپنی ہوائی بندوق زمین پر ڈال دو بچے!" ریوالور والے نے تحقیر آمیز لہجے میں [illegible]

"نہیں... ابھی نہیں... میں ممی سے کہہ دوں گا ہاں!...." عمران نے کسی بچے سے بچے کی [illegible] ٹھنکی ہوئی!... ویسے ایئر گن کی نال ریوالور والے کے چہرے کی طرف تھی اور ایک انگلی ٹریگر [illegible]

"اسے زمین پر ڈال دو!" دوسری بار تحکمانہ لہجے میں کہا گیا! لیکن اچانک ایک ہلکا سا دھماکہ [illegible] ایئر گن کے دہانے سے زرد رنگ کے غبار کی ایک دھار سی نکل کر ریوالور والے کے چہرے پر [illegible] پھر وہ بوکھلا کر پیچھے ہٹا ہی تھا! اسے سنبھلنے کی بھی مہلت نہ مل سکی [illegible] کے ہاتھ میں تھا اور خود وہ فرش پر... سنگ ہی نے اپنی ناک انگلی سے دبالی تھی۔

"کھسکو!" عمران نے اسے اندر کی طرف دھکیلتے ہوئے کہا! "ورنہ ہم بھی بیہوش ہو جائیں گے!"

ان دونوں نے دوسرے کمرے میں داخل ہو کر پچھلا دروازہ بند کر دیا! [illegible] عجیب نظروں سے گھور رہا تھا!

"میں نہیں سمجھ سکتا اس چال کا مطلب" عمران آہستہ سے بولا۔

"میرا خیال ہے کہ یہ مکلارنس کے آدمی ہیں!.... پھر مجھے تنہا کیوں بھیجا گیا تھا!"

"پرواہ مت کرو!..." سنگ ہی جلد ہی بولا! "تم یہاں کہیں چھپ جاؤ! میں ان سے نپٹ لوں گا!"

"ہاں یہ ٹھیک ہے!... ورنہ پھر میں خطرے میں پڑ جاؤں گا [illegible]

عمران کی آنکھ گھوم ہو گئی! سنگ ہی نے اسے دوسرے کمرے میں دھکیل کر باہر سے بند کر دیا۔ عمران نے اس کے اس رویہ پر احتجاج کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی [illegible] خاصہ فیصلہ کن تھے!... وہ سوچ رہا تھا کہ یا تو اس کی اتنی محنت برباد ہو جائے گی یا [illegible] کے ہاتھ رہے گا — سنگ ہی کی طرف سے اخبار میں اس نے چیلنج شائع کرایا تھا اور فون پر دو ہزار پونڈ کا مطالبہ بھی اس نے کیا تھا اور وصولیابی کے لئے بھی خود ہی پہنچ گیا تھا! مقصد اس کے علاوہ اور کچھ نہیں تھا کہ مکلارنس اور سنگ ہی میں باقاعدہ [illegible]

[illegible] سنگ ہی مکلارنس پر پہلے ہی سے ادھار کھائے بیٹھا تھا لیکن ان دونوں کا [illegible] نہیں تھا! اس صورت میں ہو سکتا تھا جب مکلارنس اپنی پہل کرنے کی [illegible] یہ بھی ضروری نہیں تھا کہ وہ اسے چھیڑتا ہی بیٹھتا! جب فرم کا جنرل منیجر کیلی [illegible] تھا تو پلے سے اس کی توقع رکھنا فضول ہی سی بات تھی!

بہرحال عمران نے ابھی تک جتنی بھی حرکتیں کی تھیں ان کا مقصد یہی تھا کہ مکلارنس اور [illegible] ایک دوسرے سے ٹکرا جائیں مگر اس وقت کے حادثے نے یہ ثابت کر دیا تھا [illegible] توقع نہیں تھی کہ مکلارنس کے آدمی اتنی جلدی پیچھا چھوڑیں گے!... [illegible] واضح ہوئی کہ اس کے گروہ کے لوگ اپنی شخصیت کو چھپانے کی [illegible] ان میں سے ایک کے چہرے پر بھی اسے نقاب نہیں نظر آئی تھی۔ [illegible] کہ میک اپ کا گمان ہوتا!

[illegible] گر کر سوچنے لگا.... اس نے جو طریقہ اختیار کیا تھا اچھائی [illegible] یہ بھی ممکن تھا کہ سنگ ہی کو اس کی اصلیت کا علم ہو جاتا!

[illegible] لیکن دروازہ باہر سے مقفل تھا۔ اس کمرے میں بھی [illegible] تھے وہ بھی اتنے چھوٹے تھے کہ ان سے نکل جانا [illegible]

[illegible] سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ سنگ ہی کیا کرے گا! ابھی پانچ مسلح آدمی [illegible] بیہوش ہو چکا تھا [illegible] سے قبل ہوش میں آنا مشکل ہی تھا [illegible] عمران اس کمرے میں بند رہا۔ پھر دروازہ کھلا [illegible] ہاتھ میں ابھی ابھی [illegible] ان کے درمیان سے [illegible]

[illegible]

"تم بھی اٹھو!...." اس نے عمران سے کہا۔

[illegible] عمران نے خوفزدہ آواز میں پوچھا۔

[illegible] اور تمہاری روانگی کے متعلق میں نے سوچا ہے کہ [illegible] جہاں تک"

عمران کمرے سے نکل کر سنگ ہی کے ساتھ چلنے لگا... لیکن اب اس کی ایئر گن بھی سنگ ہی کے ہاتھ میں تھی۔ عمران نے مزید کوئی تشویش نہیں ظاہر کی۔

وہ ایک بڑے کمرے میں آئے جہاں بہت بڑے بڑے بنڈل پڑے ہوئے تھے۔

"ان کے پارسل تیار ہیں!... اور ان کی بلٹی تم کراؤ گے!..." سنگ ہی مسکرا کر بولا۔

"کیا تم نے انہیں ختم کر دیا؟" عمران نے حیرت سے آنکھیں پھاڑ کر کہا۔

"نہیں!... میں بے وجہ کسی کو جان سے نہیں مارتا!... یہ صرف بے ہوشی میں [illegible] کے [illegible] سے میں نے [illegible] ہیں!..."

عمران نے [illegible] پر تحریر تھا "[illegible] کی خدمت میں ایک [illegible] کی طرف سے!"

"تم کیا انہیں شارعِ عام پر پھینکوا دو گے!" عمران نے پوچھا۔

"قطعی! یہی خیال ہے میرا... ویسے ابھی ساتواں تھیلا خالی پڑا ہے اب تم بھی بیہوش ہو جاؤ..."

"ارے واہ... ارے... ٹھہرو..." عمران اچھل کر پیچھے ہٹ گیا اور سنگ ہی نے قہقہہ لگایا۔

"تمہاری ایئر گن مجھے بہت پسند آئی ہے!... اسے میں اپنے پاس رکھوں گا۔"

"وہ تمہاری سمجھ میں نہیں آئے گی!..." عمران نے فخریہ انداز میں کہا۔

"مجھے [illegible] تم کون ہو؟"

"میں جنت کی حور ہوں!..." عمران نے لڑکیوں کی طرح چہکتے ہوئے کہا۔

"خیر اب تم یہاں اس وقت تک ٹھہرو گے جب تک کہ مجھے مطمئن نہ کر دو!"

"میں ساری زندگی یہاں ٹھہر سکتا ہوں چچا سنگ!... آج کے سوا [illegible]... وہ [illegible] ختم کر دیے تھے!..."

"تم مجھے یعنی سنگ ہی کو الو بنانے کی کوشش کر رہے ہو!"

"ارے توبہ توبہ! یہ آپ کیا فرما رہے ہیں چچا جان" عمران اپنا منہ پیٹنے لگا۔ [illegible] کمرے میں داخل ہوئے [illegible]

[illegible] کے اندر رکھی اور کمرہ خالی ہو گیا!

"بیٹھ جاؤ!" سنگ ہی نے ایک کرسی کی طرف اشارہ کر کے کہا۔ عمران بیٹھ گیا۔

"تم نے مجھے اس وقت [illegible] کے لئے فون نہیں کیا تھا؟"

"ہاں کیا تھا!" عمران نے [illegible] انداز میں کہا۔

"کیوں؟"

"[illegible]... میں وہ ہزار روپے وصول کرنا چاہتا تھا" عمران نے سنجیدگی سے کہا۔ [illegible] چیلنج [illegible] پی چنگ کو [illegible] چیلنج کی [illegible]

"[illegible] مجھے!... مگر یہ بتاؤ کہ یہ چیلنج کس نے شائع کرایا تھا؟"

"[illegible] کیا وہ چیلنج... یعنی کہ آپ... میں نہیں سمجھا!"

"میں نے ہی شائع کرایا!..." سنگ ہی نے ناخوشگوار لہجے میں کہا "میں ان لوگوں کو [illegible] سمجھتا ہوں جو کسی کو للکار کر مارتے ہیں!... بہرحال تم مجھے بتاؤ کہ اس [illegible]"

"[illegible]"

"[illegible] بہت [illegible] ہوں!... اتنا بڑا کہ میرے باپ نے مرتے دم تک میری ماں [illegible] تھی!... میں نے اپنے باپ کی چھوٹی بہن سے اس وقت شادی کی تھی [illegible] تھی اور میں [illegible] سال میں قدم رکھ چکا تھا"

"[illegible] تم واقعی بہت گریٹ ہو!... بلکہ بہت گریٹ بھی"

"[illegible] شائع کرایا تھا" سنگ ہی غصے میں بھر گیا!

"[illegible] ہاہا... ویسے اگر تم مجھے بھی تھیلے میں پیک کرنا چاہتے ہو تو میں [illegible] تمہیں کافی محنت کرنی پڑے گی۔ میں ایسا مرغا نہیں کہ آسانی سے [illegible]"

[illegible] اس انداز میں جیسے [illegible] کے لئے پر تول رہا ہو---

سنگ ہی خاموش بیٹھا اسے گھورتا رہا! آخر اس نے آہستہ سے کہا "بیٹھ جاؤ!"

"نہیں بیٹھوں گا.... اب تم پر اعتماد نہیں کر سکتا! معلوم نہیں تم کب ایکشن کر دو گے!"

"ابھی تک کیسے اعتماد کیا تھا!"

"وہ دوسری بات ہے! اس وقت تک تمہارے خیالات میری طرف سے خراب نہیں ہوئے تھے!"

"تم خود ابھی اعتراف کر چکے ہو کہ دھوکے سے وہ جڑاؤ پرندہ حاصل کرنے کی نیت سے آئے تھے!"

"اگر میں اعتراف نہ کرتا تو تمہیں معلوم کیسے ہوتا! اور اگر اعتراف نہ کرنا چاہتا تو تمہارے فرشتے بھی نہ کر سکتے! یقیناً میں نے ایک غلطی کی تھی! اس پر مجھے افسوس ہے!"

"تم نے چیلنج نہیں شائع کرایا تھا....!"

"ارے چچا.... میری جان! تم کیسی باتیں کر رہے ہو!.... مجھے کیا پڑی ہے کہ خواہ مخواہ.... وہ بھی اس میں میرا فائدہ ہی کیا تھا.... مگر ٹھہرو! اب ایک بات سمجھ میں آئی ہے.... مجھے سوچنے دو....!"

"اچھی طرح سوچ لو بھتیجے! تم نے مجھے بچایا ہے....!"

عمران کچھ دیر تک بیٹھا سر کھجاتا رہا پھر آہستہ سے بولا "یہ حرکت کسی دوسرے کی بھی ہو سکتی ہے.... چیلنج بازی اس کا محبوب مشغلہ ہے! اکثر روزنامہ سٹیٹسمین میں اس کے مضامین بھی شائع ہوتے ہیں! ایک بار وہ خود بھی مکلارنس کو چیلنج کر چکی ہے!.... ہو سکتا ہے اس نے سوچا ہو کہ مکلارنس اور سنگ ہی کو ایک دوسرے سے ٹکرا دیا جائے! ظاہر ہے اگر تم دونوں الجھ جاؤ تو وہ محفوظ ہو جائے گی....!"

"بھتیجے! تم کافی ہوشیار معلوم ہوتے ہو! اسی لئے مجھے مکلارنس سے زیادہ تمہارے متعلق تشویش ہو گئی ہے!.... جو شخص سنگ ہی کو الّو بنانے کی کوشش کرے وہ یقیناً کچھ نہ کچھ وزن رکھتا ہو گا!"

"ایک من پانچ سیر!.... بھوک کی حالت میں کھانا کھانے پر ایک سیر وزن بڑھ جاتا ہے!"

"اب مجھے اس میں بھی شبہ ہے کہ مکلارنس کبھی تم سے کام لیتا رہا ہو گا!" سنگ ہی نے گھورتے ہوئے کہا....!

عمران نے ایک طویل سانس لی اور آرام کرسی میں لیٹ گیا! چند لمحے کمرے کی فضا پر گہرا سناٹا طاری رہا!.... پھر عمران نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا!

"میں بڑا بیوقوف آدمی ہوں!.... انجام پر غور کئے بغیر ہی میں نے یہ حرکت کر ڈالی.... مگر اب پچھتانا فضول ہے!.... تمہارا جو دل چاہے کرو!.... ویسے میں کوئی چوہا بھی نہیں ہوں کہ تم مجھے آسانی سے مار ڈالو!"

"اب آئے ہو راہ راست پر!" سنگ ہی مسکرایا "مجھ سے بچ نکلنا بہت مشکل ہے! ہاں اب جلدی سے مجھے اپنے متعلق سب کچھ بتا دو۔ ہو سکتا ہے میں تمہیں معاف ہی کر دوں!...."

"نہ صرف مجھے بلکہ آئندہ غلطیوں کو بھی معاف کرنا پڑے گا۔ چچا سنگ!" عمران نے گلوگیر آواز میں کہا "میں نے اپنی ہی زود رست غلطی کی ہے! میں دراصل بی پینگ کو اور قریب سے دیکھنا چاہتا تھا! مجھے نہیں معلوم تھا کہ تم جیسا زبردست آدمی بھی یہاں موجود ہے۔ ورنہ میں کبھی ادھر کا رخ نہ کرتا! چیلنج سن پی پینگ کارپوریشن کے جنرل منیجر مکلارنس نے ہاتھ ڈالا تھا! میں سمجھا کہ اس سے بی پینگ بھی خوفزدہ ہو گیا ہو گا! لہٰذا قبل اس کے کہ مکلارنس اس کی طرف رخ کرے کیوں نہ میں ہی اس کی تاک میں بیٹھ رہوں!.... مگر تم...."

عمران خاموش ہو گیا!.... اور سنگ ہی نے پوچھا۔

"تمہارا مکلارنس سے کوئی تعلق نہیں!"

"نہیں چچا.... بالکل نہیں!"

"پھر تم نے اس روز فون کیسے کیا تھا...."

"بابا!.... ہا ہا ہا...." عمران نے ایک زوردار قہقہہ لگایا اور دیر تک ہنستا رہا پھر بولا "دو آنکھیں بھتیجے بھی رکھتا ہوں! یہاں سے نکلتے ہی میں نے محسوس کر لیا تھا کہ میرا تعاقب ہو رہا ہے!.... لہٰذا میں نے ایک دوا فروش کی دوکان میں گھس کر ایک ایسی فرم کے نمبر ڈائل کئے جس کی لائنیں قریب قریب ہمیشہ انگیج رہتی ہیں! ظاہر ہے کہ ایسی صورت میں وزیر اعظم تک سے گفتگو کی جا سکتی تھی!"

سنگ ہی اسے حیرت سے دیکھ رہا تھا! آخر کار اس نے کہا "میں تم میں دوسرا سنگ ہی دیکھ رہا ہوں!"

"مگر میرے باپ شادی شدہ آدمی ہیں!" عمران نے کچھ اس انداز میں کہا کہ سنگ ہی بے ساختہ ہنس پڑا۔

"تم... واقعی عجیب ہو!" سنگ ہی بولا۔ "تم نے مجھے پولیس کمشنر کے نمبر [illegible]"

"محض معاملے کو الجھانے کے لیے! ورنہ پھر کس کے نمبر بتاتا! [illegible] کی سی [illegible] ہو جاتی... سنسنی خیز... کہ جو نمبر پولیس کمشنر کے ہیں وہی [illegible] ہیں! کیوں؟ کتنی سنسنی خیز بات!"

"ہوں!" سنگ ہی اسے پھر عجیب سی نظر سے دیکھنے لگا۔ چند لمحے وہ [illegible] آنکھوں میں دیکھتے رہے، پھر سنگ ہی بولا۔ "مکلارنس سے ہماری [illegible] اس کا [illegible] کی جو رات بیتے گئی تھی!..."

"سنو بچے سنگ! مکلارنس جب پیدا ہوا ہو گا تو اس کی حیثیت ایک حقیر [illegible] لوتھڑے سے زیادہ نہ رہی ہو گی... لیکن آج وہ مکلارنس ہے!... ضروری نہیں کہ میں اس گوشت کے لوتھڑے سے خوفزدہ ہو جاؤں!... ارے وہ تو کچھ بھی نہیں ہے! میں تمہیں چیلنج کرتا ہوں آجاؤ سامنے دو دو ہاتھ ہو جائیں! اور تم یہ بھی نہ سمجھنا کہ میں تمہاری ہسٹری سے واقف نہیں ہوں!... میں جانتا ہوں کہ تم انتہائی خطرناک آدمی ہو۔"

"تو تم..... [illegible]" سنگ ہی مسکرا کر بولا۔

"ہر طرح تیار ہوں!"

"اچھا تو نکالو ریوالور.....!"

"میں ریوالور نہیں رکھتا۔"

"مجھ سے لو!..." سنگ ہی نے جیب سے ریوالور نکال کر اس کی گود میں پھینک دیا اور بولا "اسے اچھی طرح پرکھ لو! پورے راؤنڈ موجود ہیں!"

عمران نے چیمبر کھول کر دیکھی اور کارتوسوں کی طرف سے مطمئن ہو جانے کے بعد کھڑا ہو گیا! کمرے کے دوسرے سرے پر سنگ ہی موجود تھا!

"فائر کرو!" سنگ نے کہا!

"مگر تم خالی ہاتھ ہو!"

"[illegible] جتنی دوری سے فائر کر سکتے ہو کرو!"

"[illegible] اگر تم اس طرح مر گئے تو مجھے بڑا افسوس ہو گا!" عمران نے بسور کر کہا۔ "میرا [illegible] بھی [illegible] نہیں ہے!..."

"اچھا... [illegible]! میں مذاق نہیں کرتا!..."

عمران نے اس [illegible] ایک فائر جھونک دیا! لیکن گولی دیوار سے [illegible] فوراً سنگ ہی اس [illegible] شیطان نے [illegible] پر [illegible] مسکرا رہا تھا!

"نہیں نہیں! پے در پے گولیاں چلاؤ! مجھے سنبھلنے کا موقع مت دو!..." عمران نے بڑی [illegible] سنگ ہی کے [illegible] پر [illegible] نہیں معلوم [illegible] تھے! وہ [illegible] بھی [illegible] پھر فائر کر دیا!

"[illegible] کیا ہوا ہے!" سنگ ہی نے مسکرا کر پوچھا! اس کے جسم پر کہیں کوئی بھی [illegible] تھی! [illegible] عمران کا چہرہ [illegible] جیسے [illegible] سے سخت ہو گیا ہو!

[illegible] ہونٹوں پر زبان پھیر کر کہا "میں ڈر ڈر کر فائر کر رہا تھا!"

"[illegible] اس بار قدرے ہو کر فائر کرو" سنگ ہی نے جواب دیا!

[illegible] عمران [illegible] کارتوس اور دیئے!... اس بار عمران نے بہت ہوشیاری [illegible] لیکن [illegible] حرکات و سکنات کو بھی غور سے دیکھتا رہا... لیکن [illegible] جانب بچ گیا!...

"کیا کروں!..." عمران ہانپتا ہوا بولا! "ہاتھ کانپ جاتے ہیں! میں خود ہی بچا بچا کر فائر کر رہا ہوں!"

"پھر کیا!..." سنگ ہی بولا!

عمران نے مختلف زاویوں سے سنگ ہی پر چھتیس راؤنڈ چلائے لیکن سنگ ہی کا بال بیکا تک نہ ہو سکا! [illegible] شاید وہ بچاؤ کے ایک عجیب ترین آرٹ سے نہ صرف روشناس ہوا تھا بلکہ [illegible] بھی لیا تھا...؟ چھتیس بار فائر کرنے کا مقصد یہی تھا کہ وہ بچاؤ کے [illegible] اس علامت کے معاملے میں اپنا جواب نہیں رکھتا تھا!

"باپ.....!" اس نے ریوالور سنگ ہی کو دیتے ہوئے حماقت [illegible] سمجھ کر دیا پھر بولا۔ "پچا تم یہ نہ سمجھنا کہ میں اس سے مرعوب ہو گیا ہوں! [illegible] آئے ہیں!... اگر یقین نہ ہو تو مجھ پر فائر کرو!"

سنگ ہی ہنس پڑا... مگر ہنسنے کا انداز تحقیر آمیز تھا۔

"ہاں!" عمران آنکھیں پھاڑ کر بولا۔ "کیا تم مجھے بالکل چغد ہی سمجھتے ہو۔"

"ہاں! بالکل..... وقت نہ برباد کرو! تم سے بہت سی باتیں کرنی ہیں۔"

"نہیں پہلے فائر!"

سنگ ہی کافی دیر تک اسے محض مذاق سمجھتا رہا لیکن عمران نے جب اس [illegible] کر دی کہ اسے غصہ آ گیا! [illegible] اس طرح جھنجھلا [illegible] سنگ ہی کی روایات کے خلاف تھا مگر یہ عمران ہی تھا جو اسے بعض اوقات کسی کچے اعصاب والے کلرک کی طرح چڑچڑا بنا دیتا تھا! سنگ ہی نے ریوالور لوڈ کیا... لیکن فائر کرنے سے پہلے ایک بار اسے باز رکھنے کی کوشش [illegible] مگر عمران پر بھی شاید بھوت ہی سوار تھا!...

سنگ ہی نے فائر کیا اور اپنا سا منہ لے کر رہ گیا!... پہلے تو وہ کافی شرمندہ ہوا... پھر اس کے چہرے پر حیرت کے آثار نظر آنے لگے عمران دوسرے سرے پر کھڑا مسکرا رہا تھا!... سنگ ہی نے چپ چاپ ریوالور اپنی جیب میں ڈال لیا! وہ کچھ مضمحل سا نظر آنے لگا تھا!

"کیوں پچا! تم کچھ اداس ہو گئے ہو!" عمران نے نہایت ادب سے کہا!

"کچھ نہیں... میں سمجھتا تھا کہ ساری دنیا میں یہ ٹرک صرف میرے پاس ہے۔"

"ارے واہ!... تم غلط سمجھے تھے!... یہ ٹرک تو میری خالہ کی بچی کی اولاد کو بھی [illegible] تھا اس نے پرسوں ان کا حق [illegible] یہ ٹرک حاصل کیا تھا!"

سنگ ہی کچھ نہ بولا وہ ہتھیلی پر ٹھوڑی ٹکائے عمران کو عجیب نظروں سے دیکھ رہا تھا! اور عمران تو اندازہ ہی نہیں کر پایا کہ سنگ ہی کے دل میں کیا ہے اور آنے والے لمحات عمران کے لئے خوشگوار ہوں گے یا بدترین!...

"کیوں پچا! کیا بات ہے!..." عمران نے پوچھا۔

[illegible] مرنے کی ایک عجیب سی خواہش ہے!" وہ بولا۔ "میرا دل چاہتا ہے کہ تم پر اعتماد کر [illegible] لوں مگر سب سے بڑی مشکل یہ ہے کہ تم [illegible] ہمارے لیے [illegible] ہو جاؤ تو تمہیں ہاتھوں ہاتھ لے گا!"

(۵)

[illegible] بجے [illegible] کے دفتر میں داخل ہوا۔ سر داور نے اسے خصوصیت سے یاد کیا تھا ورنہ ان کے دفتر میں ادنیٰ آفیسروں کا کیا کام!... سر داور نے اپنے [illegible] کی جنبش سے کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا پاول بیٹھ تو گیا لیکن اس کے چہرے پر کچھ [illegible] شامل تھے۔

"[illegible] تمہیں اس لئے طلب کیا ہے کہ تم سے [illegible] کے متعلق کچھ پوچھوں!..."

[illegible] کے الفاظ سے نظر ہٹائے بغیر کہا!

"[illegible] آسٹریلیا کا ایک مشہور آدمی تھا!... اس کی ہسٹری دراصل اس [illegible] ایک دماغی مرض کا کامیاب علاج دریافت [illegible] سے پہلے کی زندگی میں بے انتہائی کوششوں کے باوجود بھی کچھ نہیں [illegible]"

"[illegible]" سر داور بولے!

"لیکن اس سے پہلے کی زندگی پر ابھی تک روشنی نہیں پڑ سکی! معلومات حاصل کرنے کے [illegible] اختیار کئے جا رہے ہیں!"

"[illegible] کے متعلق کچھ بتاؤ جو تھیلوں سے برآمد ہوئے ہیں!"

"[illegible] واقف ہیں! ہر ایک کا بیان مختلف ہے... [illegible] ایک شراب خانے میں شراب پی رہے تھے لیکن انہیں نہیں معلوم [illegible] تھیلوں میں بند کر دیا... تینوں پچھلی رات اپنے گھروں میں [illegible] نہیں معلوم وہ بے ہوشی کی حالت میں ان تھیلوں میں کس طرح پہنچے! ایک کا بیان ہے کہ وہ اپنے مکان کے زینوں پر چڑھ رہا تھا کہ کسی نے پشت سے اس کے سر پر ضرب لگائی پھر [illegible]... صرف یہی ایک آدمی ہے جس کے سر پر چوٹ ہے بقیہ اچھے خاصے [illegible] بالکل ہی خراشیں بھی نہیں پائی گئیں!"

"اور ان تھیلیوں پر تحریر تھا مکلارنس کی خدمت میں ایک غریب افریقی [illegible]"

"جی ہاں! اسی لئے خیال ہوتا ہے کہ یہ مکلارنس ہی کے آدمی ہیں [illegible] منگ نے کی ہے! کیونکہ کل ہی اس کا چیلنج بھی شائع ہوا تھا۔۔"

"پھر تم نے پی چنگ کے مکان پر چھاپہ ضرور مارا ہوگا"

"جی ہاں! مگر وہاں کی ہوائی عمارت خالی تھی! اتنی کہ وہاں فرنیچر تک نہیں [illegible] ایک کمرے کی دیواروں پر گولیوں کے بے شمار نشانات تھے! بالکل ایسا معلوم ہوتا [illegible] جیسے کسی آدمی نے دیواروں پر فائرنگ کی ہو۔۔۔"

"اگر وہ عمارت خالی تھی تو [illegible] منگ ہی کی معلوم ہوتی [illegible]"

"جی ہاں! ابھی خیال ہے!"

"پھر ہمیں نئی الجھنوں کے لئے تیار ہو جانا چاہئے!"

[illegible] منگ ہی جیسے آدمی کو لندن میں رہنے کی اجازت [illegible] سر ڈکسن نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا!۔۔۔ کچھ دیر تک خاموشی رہی پھر انہوں نے پوچھا "ڈچز آف وڈلے سے ملے تھے؟"

"جی ہاں! انہوں نے بڑی سختی سے کہا تھا کہ ایسے وقت میں جب کہ لڑکی خطرے میں [illegible] کسی کو کچھ نہیں بتایا جا سکتا!"

"خیر!۔۔۔ اب تم اس سے کچھ نہ پوچھنا۔۔۔"

"مگر جناب والا! یہ ڈچز کی زیادتی ہے! کیا قانون انہیں مجبور نہیں کر سکتا!"

"کر سکتا ہے!۔۔۔ مگر ایسے حالات میں ہم کسی پیٹرسن کی حفاظت کی ذمہ داری نہیں لے سکتے!۔۔۔ وہ خود جو کچھ بھی کر رہی ہے اپنی ذمہ داری پر۔۔۔ کسی پیٹرسن پر خاک ڈالو!۔۔۔ جب تک وہ ہم سے رجوع نہ کرے ہم پر کوئی ذمہ داری عائد نہیں ہوتی! لیکن مکلارنس [illegible] سلسلہ ختم ہی ہونا چاہئے! لندن کی پولیس کی شہرت پر دھبہ لگ رہا ہے!"

"ہر امکانی صورت اختیار کی جا رہی ہے!" پاول نے کہا۔۔۔ "آپ خود فرمایئے کہ ہم اسے تلاش کریں!۔۔۔ ویسے ذاتی طور پر میرا خیال ہے کہ مکلارنس نچلے طبقے کا آدمی نہیں معلوم ہوتا [illegible]"

[illegible] کی حیثیت سے بھی نچلے طبقے کے نہیں [illegible] پڑھے لکھے اور باعزت ہیں۔۔۔"

"ٹھیک ہے!"

[illegible] نچلے طبقے کا آدمی انگریزوں پر حکومت نہیں کر سکتا"

[illegible] خود ان کی سمجھ میں نہیں آ سکے!" سر ڈکسن نے کہا

[illegible] مگر پچھلے [illegible] اس طرح چلے جانے کا مقصد کیا [illegible] مکلارنس [illegible] منگ ہی [illegible] سر ڈکسن [illegible] بہترین موقع ہے! پاول اپنی آنکھیں کھلی رکھو! منگ ہی سے اس کا ٹکراؤ [illegible] حال [illegible]

[illegible]

(۲)

[illegible] لائبریری میں ڈچز بیٹھی ہوئی کسی کتاب کے مطالعے میں مصروف تھی۔ [illegible] کے ساتھ کہی جا سکتی ہے کہ وہ کتاب [illegible] اور دیکھ [illegible] ڈچز کو کتابوں سے زیادہ دلچسپی نہیں تھی!

[illegible] میں ایک [illegible] رکھے ہوئے اندر آیا!

[illegible] ڈچز نے کتاب سے نظر ہٹائے بغیر پوچھا!

[illegible] نے ادب سے جواب دیا

[illegible] آواز قدموں سے چلتا ہوا باہر نکل گیا! ڈچز نے [illegible] پڑھنے لگی!

[illegible] کی طرف سے معلوم ہو کہ میں نے کافی غور و فکر [illegible] کرنے کا طریقہ سوچ لیا ہے! میرا دعویٰ ہے کہ یہ طریقہ [illegible]

[illegible] کیسل پہنچ رہا ہوں!" ڈچز نے [illegible] ختم کر کے ایک طویل سانس لی

اور چھت کی طرف دیکھنے لگی! اس کی پیشانی پر گہرے تفکر کی بنا پر سلوٹیں ابھر آئی تھیں! پندرہ منٹ تک وہ اسی طرح بیٹھی رہی! پھر یک بیک چونک پڑی۔

دوسرے ہی لمحے میں وہ میز کے ایک پائے سے لگے ہوئے بٹن کو بار بار دبا رہی تھی ... یہ سلسلہ اس وقت ختم ہوا جب ڈچز نے کسی کے قدموں کی آہٹ سن لی!

ایک خوش پوش نوجوان لائبریری میں داخل ہوا... دروازے پر رک کر وہ تعظیماً جھکا اور پھر سیدھا کھڑا ہو گیا۔

"کل ایک معزز مہمان آرہا ہے!... ایک مشرقی شہزادہ... اس کے لئے تیرہ نمبر مشرقی طرز پر سجا دیئے جائیں!"

"بہتر ہے... محترمہ!..."

"اس کمرے میں بہترین قسم کے ایرانی قالین موجود ہیں!..." ڈچز نے راہداری کے آخری سرے والے سبز رنگ کے دروازے کی طرف اشارہ کیا!... اور میز کی دراز سے ایک کنجی نکالی پھر اسے اس کی طرف بڑھاتی ہوئی بولی۔

"قالینوں کا انتخاب تم خود کرو گے! مجھے تمہاری پسند پر اعتماد ہے!"

"شکریہ مائی لیڈی!" وہ پھر تعظیماً جھک کر سیدھا کھڑا ہوتا ہوا بولا۔ "مگر میرا قصور تو بتا دیجئے!... مجھ سے کون سی غلطی سرزد ہوئی ہے کہ آپ مجھے اس کمرے میں بھیج رہی ہیں؟"

ڈچز کا ہاتھ دوبارہ میز کی دراز میں رینگ گیا! اچانک وہ ایک پستول سمیت باہر آیا! پستول کا رخ نوجوان کے سینے کی طرف تھا!...

"تم بہت ذہین ثابت ہو گے!..." ڈچز نے اسے گھورتے ہوئے آہستہ سے کہا۔ "تم مجھے جانتے ہو!..."

"اچھی طرح مائی لیڈی!" نوجوان کے لہجے میں بڑی تلخی تھی۔

"چلو!" ڈچز نے تحکمانہ لہجے میں کہا!

نوجوان چپ چاپ سبز دروازے کی طرف مڑ گیا! ڈچز پستول لئے اس کے پیچھے تھی! نوجوان نے دروازے میں کنجی لگائی۔ قفل کھولا! اور چپ چاپ اندر داخل ہو گیا!...

ڈچز نے دروازہ اپنی طرف کھینچ کر کنجی گھما دی جو قفل ہی میں لگی ہوئی تھی!...

[illegible] سے میز کی طرف واپس آئی! پستول میز کی دراز میں ڈال دیا اور پہلے [illegible] مطالعے میں مشغول ہو گئی۔

(۷)

[illegible] مہمان مقیم تھے!... ان میں رومیلا دیگال بھی تھی۔ اسے اس بات [illegible] کہاں غائب ہو گیا! دو دن سے اس کی شکل تک دکھائی نہ دی [illegible] سے بھی پوچھا لیکن اس نے لاعلمی ظاہر کی۔

"[illegible] نہیں!" رومیلا نے حیرت سے کہا!

"[illegible] وہ اکثر اسی طرح اطلاع دیئے بغیر غائب ہو جاتا ہے! میرا [illegible] اس سے بھی پوچھئے کہ وہ کہاں تھا!"

[illegible]

[illegible] ہال میں داخل ہوا! سر ڈیکن سب سے پہلے [illegible] کے منتظر تھے۔

"[illegible]" سر ڈیکن نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"[illegible] چھ آدمیوں کا حال اخبار میں پڑھ کر بیہوش ہو گیا تھا! [illegible] جانے!"

"[illegible]"

[illegible]... کیا تم [illegible] بیہوش ہو گئے!"

"[illegible] آنسو گیس چھڑا دوں گا!"

"[illegible] میں! مجھے کیا معلوم تھا کہ چھ آدمی برہنہ کر کے تھیلوں [illegible] مذاق کر رہا! بات بس اتنی سی تھی کہ میں [illegible] نے اس کی طرف سے ایک ضمیمہ شائع کرا دیا تھا!"

"[illegible] تم نے شائع کرا دیا تھا!" سر ڈیکن اچھل پڑے۔

"[illegible]" عمران نے معصوم آواز میں کہا۔

"خدا کی پناہ!" سر ڈیکن ایک طویل سانس لے کر بولے۔ "جانتے ہو اس کا انجام کیا ہوگا۔۔؟"

"خدا جانے! اب تو جو کچھ بھی ہونا تھا ہو چکا!"

"سارا لندن جہنم بن جائے گا!"

"او ہو پاپا!... تب مجھے فوراً یہاں سے چلا جانا چاہئے!"

"ہوں!... مگر شاید اب مکار [illegible] کی شامت ہی آگئی ہے!"

"کیوں!..."

"اسے دو قوتوں سے مقابلہ کرنا پڑے گا! پولیس اور سنگ ہی سے! اور وہ یقیناً ان میں سے ایک کا شکار ہو جائے گا...!"

"تو گویا... مجھے اپنا مذاق جاری رکھنا چاہئے!" عمران چہک کر بولا!

"تم!" سر ڈیکن مسکرائے! "میری سمجھ میں نہیں آتا کہ تمہارے جسم میں کس شیطان کی روح حلول کر گئی ہے!"

"ارے باپ رے!" عمران نے [illegible] "میں شیطان سے [illegible] کرتا ہوں"

"[illegible] اب کیا پروگرام ہے!"

"وہ... میں فی الحال وڈلیر کیسل جا رہا ہوں!"

"کیوں...؟"

"وہاں کے کتوں کی نسلیں برباد کر دوں گا۔۔! مجھے انگلینڈ ہی میں ایک لینڈی ڈاگ پیدا کرنا ہے خواہ کچھ ہو۔"

"کیا تمہیں یقین ہے کہ تم وہاں [illegible] کا پتہ لگا سکو گے!"

"ہو سکتا ہے! لگا ہی لوں!"

"نہیں! [illegible] پچھلے سال سے [illegible] بات میں نے ابھی [illegible] اسی سے فون پر معلوم کی ہے!"

"تو آپ نے کیا [illegible]؟" عمران نے [illegible] لہجے میں کہا۔

"کیوں!"

"اب میں نہیں کہہ سکتا کہ مجھے [illegible] ہو گیا [illegible]! —— اب وہ یقیناً میری طرف

سے بدگمان ہو جائے گی!"

"مجھے تمہارے پروگرام کا علم نہیں تھا!..." سر ڈیکن بولے!

عمران کچھ سوچ میں پڑ گیا پھر تھوڑی دیر بعد بولا "پروا نہیں! [illegible] بہر حال میں جا رہا ہوں!..."

وہ اپنے کمرے میں آیا اور ضروری چیزیں یکجا کرنے لگا... اسے آج ہی شام کی گاڑی سے [illegible] روانہ ہونا تھا!

عمران سفر کی تیاریاں کر ہی رہا تھا کہ رومیلا آگئی!

"کہاں! آپ کہاں تھے؟"

"یہاں... اب وڈلیر کیسل جا رہا ہوں!... وہاں سے قطب جنوبی کے لئے اڑوں گا اور قطب جنوبی سے سیدھا عالم برزخ!"

"آپ [illegible] کو احمق کیوں سمجھتے ہیں!..."

"آپ اتنی چڑچڑی کیوں ہیں! میں کہتا ہوں امریکن پالئے! امریکن پالنے سے آدمی خوش خلق اور متحمل مزاج ہو جاتا ہے!" رومیلا کچھ کہنے ہی والی تھی کہ عمران کا خصوصی ملازم اندر داخل ہوا۔ یہ آئرلینڈ کا باشندہ تھا! عمر ساٹھ سال کے قریب اور شاید تجاوز بھی کر گیا تھا... سر انڈے کے چھلکے کی طرح شفاف اور چکنا تھا! آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئی اور دھندلی تھیں۔ وہ عمران کی طرف ایک لفافہ بڑھا کر پتھر کے بت کی طرح بے حس و حرکت کھڑا ہو گیا!

عمران نے لفافہ لے کر بڑے پیار سے اس کی گنجی کھوپڑی پر ہاتھ پھیرا، لیکن وہ پہلے ہی کی طرح بے حس و حرکت کھڑا رہا...

عمران نے لفافہ چاک کیا! یہ ڈیوک آف وڈلیر کا تار تھا۔ اس نے یاد آوری پر عمران کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اطلاع دی تھی کہ آج وہ خود ہی وڈلیر سے لندن کے لئے روانہ ہو جائے گا کیونکہ یہاں اسے ایک ضروری کام انجام دینا ہے۔ دفعتاً بوڑھے ملازم نے چونک کر پوچھا "کیا [illegible] صاحب نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا تھا!"

"نہیں [illegible] محسوس کر رہا تھا تمہارے سر پر!... ویسے ارادہ ہے کہ کسی دن ایک [illegible] اور جب تم مر جاؤ گے تو تمہارا سر کاٹ کر...!"

عمران دیوار سے لگے ہوئے گدھوں کے سروں کی طرف اشارہ کر کے خاموش ہو گیا'

"آپ ہرگز ایسا نہیں کر سکتے!" نوکر روہانسے کے سے انداز میں چیخا۔ "آپ ایک کر
کی لاش کی بے حرمتی نہیں کر سکتے!"

پھر وہ اپنے سینے پر ہاتھوں سے صلیب کا نشان بناتا ہوا کمرے سے چلا گیا!۔۔۔

"آج ہم لوگ شام کی چائے جیفریز میں پئیں گے!" رومیلا نے کہا!

"میں جیفریز کو ڈائنامائٹ لگا کر اڑا دوں گا" عمران بڑی سنجیدگی سے بولا!

"کیوں؟"

"جب یہ چھت ہی نہ رہ جائے گی تو پھر کیوں نہ میں سارے لندن ہی کو تباہ کر دوں!"

"میں نہیں! کبھی!۔۔۔ یہ چھت کیوں نہ رہ جائے گی؟"

"آج صبح عبادت کے دوران میں مجھ پر انکشاف ہوا تھا کہ ٹھیک تین بج کر چند منٹ پر زلزلہ آئے گا اور یہ چھت گر جائے گی!"

"رومیلا ہنسنے لگی! لیکن عمران کی سنجیدگی میں ذرہ برابر بھی فرق نہ آیا وہ بار بار اپنی کلائی گھڑی کی طرف دیکھ رہا تھا'

"صرف تین منٹ اور رہ گئے ہیں!" وہ تھوڑی دیر بعد بڑبڑایا۔ لیکن رومیلا اسے اس کی بکواس سمجھ کر چھیڑتی اور چڑاتی رہی!۔۔۔ دفعتاً ایک اسٹول پانی سمیت فرش پر ڈھیر ہو گیا' عمران کے حلق سے ایک گھٹی گھٹی سی چیخ نکلی "زلزلہ"! ساتھ ہی رومیلا بھی چیخی اور خوفزدہ انداز میں چلاتی چیخیں مارتی ہوئی کمرے سے نکل گئی!

عمران نے جھپٹ کر دروازہ بند کر دیا اور اس کے ہونٹوں پر شرارت آمیز مسکرا
تھی۔۔۔ گرا ہوا اسٹول سیدھا کر کے اس پر دوبارہ پانی رکھ دینے کے بعد وہ ایک آرام کرسی
گر گیا!۔۔۔ وہ دراصل سوچنے کے لئے تنہائی چاہتا تھا! لیکن رومیلا اسے ٹلتی ہوئی نہیں دکھائی
تھی! لہٰذا اسے زلزلہ لانا پڑا۔ وہ اس سے گفتگو کرتے وقت آہستہ آہستہ کھسکتا ہوا اسٹول
طرف جا رہا تھا! پھر اس نے اس صفائی سے اسٹول کے پائے میں ٹھوکر ماری کہ رومیلا کو اس کا
پتہ نہ ہو سکا اور عمران کے چیخنے پر وہ بھی چیختی ہوئی کمرے سے نکل بھاگی۔

عمران اس وقت صحیح معنوں میں الجھن میں مبتلا ہو گیا تھا!۔۔۔ اس کا خیال تھا کہ سر

[illegible] کو فون کر کے کھیل بگاڑ دیا۔۔۔ ورنہ اگر اسے لندن میں ہزار کام ہوتے تب بھی وہ [illegible] کھیل میں رک کر اس کا انتظار کرتی۔۔۔۔

دوسری طرف اس نے سنگ ہی جیسے خطرناک آدمی کو شیشے میں اتار لیا تھا مگر اب سوچ رہا تھا کہ اگر اسے اس کی اصلیت معلوم ہو گئی تو بنا بنایا کام بگڑ جائے گا!۔۔۔ ڈیڈی تک پہنچ جانے کے بعد تو سنگ ہی کے اعتماد کی جڑیں اور زیادہ مضبوط ہو جاتیں اور شاید اس صورت میں وہ اس کو پرکھنے کی ضرورت ہی نہ سمجھتا کہ عمران کون ہے اور کس مقصد کے تحت اس سے آ ٹکرایا ہے! مگر ایسے حالات میں جب کہ خود ڈیڈی ہی اس سے دور بھاگنے کی کوشش کرنے لگے سنگ ہی کا چوکنا ہو جانا لازمی امر ہو گا!

عمران کافی دیر تک سوچتا رہا لیکن ایسی کوئی تدبیر اسے نہ سوجھ سکی جس سے سنگ ہی بھی مطمئن ہو جاتا اور ڈیڈی کی غلط فہمیاں بھی رفع ہو جاتیں!

بہر حال کچھ دیر بعد وہ اٹھا شام کا لباس پہنا اور کمرہ مقفل کر کے نکل کھڑا ہوا۔

ایک گھنٹہ بعد وہ سوہو کی ایک گندی سی گلی میں داخل ہو رہا تھا! اسی گلی میں ایک جگہ رک کر اس نے ایک ایسے دروازے پر دستک دی جس کا پالش اڑ گیا تھا۔۔۔ اور جگہ جگہ دیمکوں کی [illegible] کے نشانات نظر آ رہے تھے!

تقریباً دو منٹ بعد ہلکی سی چرچراہٹ کے ساتھ دروازہ کھلا اور عمران ایک بوڑھی عورت سے سرگوشی میں ایک مخصوص جملہ ادا کرنے لگا۔ عورت نے اس سے یہ بھی نہیں پوچھا تھا کہ وہ کس سے ملنا چاہتا ہے!۔۔

[illegible] اسے ایک کشادہ کمرے میں لائی۔۔۔ اور عمران اس کمرے کے ٹھاٹھ باٹھ دیکھ کر دنگ رہ [illegible] اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ وہ اب بدبودار راستے سے یہاں تک پہنچا ہے! یہاں اعلیٰ قسم کا فرنیچر تھا اور دیواروں پر قیمتی اور دبیز پردے تھے! ان میں سے کئی ایسے بھی تھے جن پر مشرقی [illegible] کڑھائی کا کام بنا ہوا تھا! ایک طرف عود دان سے خوشبودار دھوئیں کی لکیریں نکل کر فضا [illegible] تھیں۔ بہر حال کمرے کا ماحول عجیب پرتعیش قسم کا تھا!۔۔۔ بوڑھی عورت اسے بیٹھنے کا اشارہ کر کے دوسرے دروازے سے نکل گئی!۔۔۔ عمران ایک صوفے پر بیٹھ کر [illegible] انتظار کرنے لگا۔۔۔ اس نے اسے [illegible] کا پتہ بتایا تھا!

تھوڑی دیر بعد سنگ ہی کمرے میں داخل ہوا مگر عجیب ہیئت میں... بال پیشانی پر بکھرے ہوئے تھے اور آنکھیں کثرت شراب نوشی کی بنا پر سوجی ہوئی سی معلوم ہو رہی تھیں۔ گالوں پر لپ اسٹک کے دھبے تھے! جنہیں صاف کرنے کی ضرورت بھی نہیں سمجھی گئی تھی! اس کے ہاتھ میں رائی کی وہسکی کی آدھی بوتل تھی جسے وہ شائد سوڈا ملائے بغیر پیتا رہا تھا! -- عمران کو دیکھ کر مسکرایا۔

"کیوں بھتیجے!... تم اب بھی لندن ہی میں مقیم ہو!..."

"مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ لندن آرہی ہیں!... غالباً اپنے بلومز بری والے مکان میں قیام کرے گی۔۔۔!"

"تب تو اور بھی اچھا ہے!... تم کہیں ان سے ملوا..."

"یہاں ملنا ٹھیک نہیں ہے چچا!... بلومز بری والے مکان کے قرب و جوار میں میرے چند شناسا رہتے ہیں سارا معاملہ چوپٹ ہو جائے گا......!"

"تم بہانہ بازی کر رہے ہو!..." سنگ ہی جھنجھلا کر بولا

"ارے!... واہ!" عمران نے بھی اسی لہجہ میں جواب دیا! "میں تمہارے باپ کا نوکر ہوں! چونکہ میری تفریح ہی یہی ہے اس لئے میں نے یہ کام انجام دینا منظور کر لیا تھا۔ اگر دھونس دھڑلے پر آؤ گے تو میں بھی تم سے کمزور نہیں ہوں!"

سنگ ہی ہنس پڑا... پھر سنجیدگی سے بولا۔

"نہ جانے کیوں تم پر ہاتھ اٹھانے کو دل نہیں چاہتا!..."

"تم مجھ سے ڈرتے ہو چچا سنگ... اپنی کمزوری کو خلوص میں چھپانے کی کوشش نہ کرو۔"

"چلو یہی سہی... میں تم سے ڈرتا ہوں!... پھر؟..."

"پھر کچھ نہیں! میں کب کہتا ہوں کہ نہ ڈرو!... مگر یہ تمہارے گالوں پر..."

سنگ ہی نے رومال سے اپنے گال صاف کرتے ہوئے کہا "کام کی بات کرو لڑکے... ورنہ سنگ ہی کی سزا تمہیں خودکشی پر مجبور کر دے گی!"

"جو سزا خودکشی پر مجبور کر دے منطقی اعتبار سے اسے سزا کہا ہی نہیں جا سکتا!"

اچانک سنگ ہی نے تین بار تالی بجائی! اور دوسرے ہی لمحے میں دو قوی ہیکل چینی اندر گھس

سنگ ہی نے چینی زبان میں ان سے کچھ کہا اور وہ بے تحاشہ عمران پر جھپٹ پڑے۔ عمران پہلے ہی سے تیار بیٹھا تھا وہ اتنی صفائی سے ان کے درمیان سے نکلا کہ ان کے سر ایک دوسرے سے ٹکرا کر رہ گئے اور وہ غصیلی آواز میں بڑبڑاتے ہوئے دوبارہ حملہ کر بیٹھے! عمران جھکائی دے کر نہ صرف ان کی گرفت میں آنے سے بچ گیا بلکہ ایک کی پشت پر لات بھی رسید کر دی! اس کا توازن برقرار نہ رہ سکا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ سنگ ہی پر جا گرا! اتنی دیر میں عمران نے دوسرے کی ناک کی بھی خاصی مرمت کر دی! سنگ ہی اپنے اوپر گرتے ہوئے چینی کو ٹھوکر مار کر شائد [illegible] سے ہٹنے لگا تھا۔

یہ سب کچھ ہوتا رہا لیکن سنگ ہی نے ان دونوں کی مدد نہیں کی! آخر ایک چینی نے چھرا نکال لیا!

"چچا سنگ!..." عمران ہنس کر بولا "اگر یہ چھرا ان دونوں میں سے کسی کے سینے میں اتر گیا تو تمام تر ذمہ داری تم پر ہو گی!"

"پرواہ نہ کرو!" سنگ ہی نے مسکرا کر کہا۔ "میرے لئے یہ منظر بڑا دلچسپ ہے!"

"تم بھی آجاؤ نا!"... عمران نے اسے للکارا۔

"نہیں بھتیجے! میں یہاں بہت آرام سے ہوں۔ میری تفریح میں خلل نہ ڈالو!"

دوسرے چینی نے بھی چھرا نکال لیا اور وہ دونوں ایک ساتھ عمران پر پل پڑے۔ لیکن دونوں کے چھرے میز پر پڑے۔ کیونکہ عمران اسی میز کے نیچے جا گھسا تھا پھر دیکھتے ہی دیکھتے میز الٹ گئی اور وہ دونوں نیچے ہو گئے! بس پھر کیا تھا عمران نے وہ کرتب دکھائے کہ سنگ ہی اپنے آدمیوں کی مرمت کے لئے ایک کارخانے کے امکانات پر غور کرنے لگا۔

دونوں چینیوں کے چہرے لہولہان ہو گئے تھے!

"بس ختم!" دفعتاً سنگ ہی ہاتھ اٹھا کر بولا "اب میری بوتل میں وہسکی کا ایک قطرہ بھی باقی نہیں رہا!... اس لئے یہ تفریح ختم...!"

پھر چینیوں سے چینی زبان میں کہا "بھاگ جاؤ! لندن کی آب و ہوا نے تمہیں سست اور کاہل بنا دیا ہے!"

وہ جہاں تھے وہیں رک گئے!... سنگ ہی نے ہاتھ ہلا کر انہیں جانے کا اشارہ کیا! اور وہ

چپ چاپ کمرے سے چلے گئے۔ سنگ ہی عمران کے قریب آکر اس کی پیٹھ ٹھونکتا ہوا بولا۔ "شاباش! تم واقعی ایک ننھے سے سنگ ہی ہو! میں تمہیں بہت کچھ سکھاؤں گا۔ سارے فنون میں طاق کر دوں گا! مکار پہلے ہی سے ہو!.... تم مجھے پہلے آدمی ملے ہو جس پر میری محنت ضائع نہیں ہوگی!"

"بیکار باتیں ختم!" عمران ہاتھ اٹھا کر بولا "اب کام کی بات کرو!"

"وہ تو میں بہت دیر سے کرنا چاہتا ہوں!" سنگ ہی نے جواب دیا!

"کیا تم نے کبھی کسی نک کارٹر کا نام بھی سنا ہے!"

"نک کارٹر! — کیوں؟"

"اگر اس شخص کے سلسلے میں تحقیق کی جائے تو ممکن ہے ہماری ملاقات کیلی پیٹرسن سے بھی ہو جائے!"

"کیلی پیٹرسن کو تو تم ہی رکھو!" سنگ ہی نے کہا "اس سے مجھے ذرہ برابر بھی دلچسپی نہیں ہے۔"

"ہے بڑے دل گردے کی عورت.... یہ ماننا ہی پڑے گا!"

"اگر مجھے کبھی اسکے وجود پر یقین آسکا تو ضرور مان لوں گا!" سنگ ہی نے برا سا منہ بنا کر کہا۔

"اگر وجود پر یقین نہیں ہے تو پھر مجھے ڈچز آف ونڈلیر کے یہاں کیوں بھیجنا چاہتے ہو!"

"اوہ تمہیں یہ بھی معلوم ہے!" سنگ ہی نے حیرت سے کہا!

"میں کیا نہیں جانتا! چچا! میں یہ بھی جانتا ہوں کہ مکلارنس اس سے پریم کرنے لگا ہے اور اس سے شادی کیے بغیر نہیں مانے گا!"

"تم نے شاید الٹون کھا رکھی ہے!...." سنگ ہی بولا!

"میں بچہ نہیں ہوں!" عمران نے جواب دیا!

سنگ ہی کسی سوچ میں پڑ گیا! پھر اس نے کہا "نک کارٹر کے متعلق تم کیا کہہ رہے تھے!"

"میرا خیال ہے کہ وہ ابھی زندہ ہے!"

"اوں! کیا بک رہے ہو! صاف صاف کہو!"

"نک کارٹر! آسٹریلیا کا ایک باشندہ ہے۔ جس نے بھیڑوں کے ایک وبائی مرض کا کامیاب علاج دریافت کیا تھا!.... آسٹریلیا میں وہ مر گیا تھا! مگر لندن میں شاید زندہ ہے!"

"ہے کیا!" سنگ آہستہ سے بڑبڑایا "ٹھہرو! مجھے سوچنے دو!"

وہ خاموش ہو کر کچھ سوچنے لگا پھر بولا۔ "میں نے یہ نام سنا ہے!" آسٹریلیا میں کہاں تھا!"

"سڈنی!"

"ہوں.... اچھا!.... میں اس کے متعلق معلومات حاصل کروں گا! میرے ایک انگریز دوست نے زندگی کا بیشتر حصہ آسٹریلیا میں گزارا ہے اور سڈنی میں اس کا قیام تھا!"

"کیا — وہ یہیں لندن میں رہتا ہے!"

"ہاں — سر وگفیلڈ!.... موجودہ وگفیلڈ کا چچا! بڑا شاندار آدمی ہے! — کیا تم نے اسے کبھی دیکھا ہے!"

"نہیں! لیکن لارڈ وگفیلڈ سے میری جان پہچان ہے اور وہ مجھے ایک مشرقی شہزادے کی حیثیت سے جانتا ہے!"

"تو گویا تم لمبا فراڈ کر رہے ہو!" سنگ ہی مسکرایا!

"اس کے بغیر میرا کام ہی نہیں چلتا! اخراجات بہت ہیں۔ سچ کہتا ہوں! تم نے روزانہ سو پاؤنڈ دینے کو کہا تھا مگر ابھی تک ایک ہی قسط ملی ہے!"

"اب مجھے تھکنے کا ارادہ ہے! کیوں؟ پھر اس قصے کو ختم کرو۔ کیا واقعی لارڈ وگفیلڈ تمہیں جانتا ہے!"

"اچھی طرح!" عمران سر ہلا کر بولا!

"اب پھر تمہارا ڈچز کے یہاں ملازمت کرنا درست نہیں ہوگا!"

"یہی تو میں کہہ رہا تھا" عمران بولا "ویسے اگر میں کوشش کروں تو ڈچز کا مہمان ضرور بن سکتا ہوں!"

"وہ کس طرح!"

"اسی طرح جیسے لارڈ وگفیلڈ سے شناسائی پیدا کی تھی اور ویسے ڈچز کو کتوں کا خبط ہے.... میں اسے درخواست کروں گا کہ اس کے کتے دیکھنا چاہتا ہوں!.... پھر اسے اپنے جال میں پھانس لینا دشوار نہ ہوگا!"

"مجھے تم سے یہی توقع ہے!"

"اچھا تو پھر نکالو رقم۔ میں اس سے شہزادوں ہی کی طرح ملنا چاہتا ہوں!"

"رقم! ہاں رقم ملے گی! مگر تم یہ نہ سمجھنا کہ سنگ ہی کو بیوقوف بنا رہے ہو!"

"ارے.... توبہ.... میری جان.... اوہ.... ہپ.... چچا جان! یہ آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں!.... مجھ میں اتنی ہمت کہاں کہ آپ کو بیوقوف بنا سکوں...."

"چاپلوسی کی باتیں ختم!...."

عمران نے اپنے ہونٹ مضبوطی سے بند کر لئے!

سنگ ہی نے اسے کئی بڑے بڑے نوٹ نکال کر دیئے!.... اور عمران نے اس طرح لاپروائی سے انہیں جیب میں ڈال لیا جیسے وہ رقم سنگ ہی کے ذمے واجب الادا ہی ہو!

(۸)

عمران نے ان دنوں عارضی طور پر اپنی رہائش کا انتظام مسز ظفر حسن کے ساتھ کر لیا تھا۔ یہ ہارلے اسٹریٹ میں ایک بڑی عمارت کی مالک تھی، جو اسے ورثے میں ملی تھی.... اس میں ایک بورڈنگ قائم کر لیا تھا اور غیر ملکی طلباء میں اپنی خوش اخلاقی اور حسن انتظام کیلئے خاصی مشہور تھی!

عمران جانتا تھا کہ سنگ ہی ابھی اس کی طرف سے مطمئن نہیں ہوا ہے اس لئے اس نے یہی مناسب سمجھا کہ لیڈی کین ہال سے دور ہی دور رہے۔ سنگ ہی کی قیام گاہ سے نکلتے ہی اس نے محسوس کر لیا کہ آج پھر اس کا تعاقب کیا جا رہا ہے۔ لہٰذا وہ نہایت اطمینان سے ہارلے اسٹریٹ کی طرف روانہ ہو گیا! سنگ ہی کو پہلے ہی بتا چکا تھا کہ وہ ہارلے اسٹریٹ میں رہتا ہے!.... اور ظفر حسن کے بورڈنگ کے متعلق ہارلے اسٹریٹ میں سبھی جانتے تھے کہ وہاں زیادہ تر غیر ملکی طلباء رہتے ہیں!

عمران بھی سنگ ہی کی طرف سے مطمئن نہیں تھا! اس نے دو تین ہی ملاقاتوں میں اسے سمجھنے کی کوشش کی تھی اور کسی حد تک کامیاب بھی ہو گیا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ سنگ ہی جیسے لوگوں کا دماغ الٹنے میں دیر نہیں لگتی۔ اور ان کے متعلق یہ بھی نہیں کہا جا سکتا کہ جو کچھ ان کی زبان پر ہے وہی دل میں بھی ہو گا!

بہر حال وہ سنگ ہی کی قیام گاہ سے چل کر سیدھا ظفر حسن کے بورڈنگ میں آیا اور شام تک اپنے کمرے میں بیٹھا رہا.... اسے یقین تھا کہ سنگ ہی کے کسی آدمی نے ہارلے اسٹریٹ تک اس کا تعاقب کیا ہے!

بجے کے بعد اس نے ڈچز ونڈمئیر کی بلومزبری والی قیام گاہ پر فون کیا!.... دوسری طرف سے جواب بھی ملا! لیکن ڈچز گھر پر موجود نہیں تھی۔ اس کے لندن کے کارپرداز نے بتایا کہ وہ اسے سات بجے آکسفورڈ اسٹریٹ کے رائل کلب میں مل سکے گی!....

رائل کلب حقیقتاً رائل کلب تھا! وہاں خطاب یافتہ یا شاہی خاندانوں کے افراد کے علاوہ کسی کا داخلہ ممکن نہیں تھا.... عمران ٹھیک ساڑھے چھ بجے وہاں پہنچ گیا.... لیکن سوال پیدا ہو گیا تھا!.... اس کے لئے اسے سب سے پہلے ریسپشن روم میں جانا پڑا!.... وہاں اس نے اپنا پرنس آف ڈھمپ والا کارڈ دکھاتے ہوئے سیکرٹری کو بتایا کہ وہ وہاں ڈچز آف ونڈمئیر سے ملنے کا ہے۔ عمران اس وقت بڑا شاندار لگ رہا تھا! اس کے چہرے پر پایا جانے والا دائمی احمق پن غائب ہو چکا تھا" اور وہ ٹھیٹھ شہزادوں کے سے انداز میں گفتگو کر رہا تھا۔

"کیا ڈچز آپ سے واقف ہیں جناب والا...." سیکرٹری نے پوچھا!

"کس طرح؟" عمران نے پروقار انداز میں جواب دیا۔

"مطلب... کبھی تشریف نہیں رکھتیں! ہو سکتا وہ آپ سے ملنے پر رضامند نہ ہوں ہم مجبور ہوں گے"

"کیا بکواس ہے!...." عمران نے کسی بگڑے ہوئے رئیس کی طرح کہا! "میں کلب کا ممبر بننا چاہتا ہوں!"

"اس کے لئے بھی دو دوسرے ممبروں کی سفارش ضروری ہے!"

"سفارش پر پرنس آف ڈھمپ لعنت بھیجتا ہے!.... سمجھے مائی ڈیئر سیکرٹری؟"

"قانون.... قانون ہے جناب!...."

"اچھی بات ہے تم بہت جلد رائل کلب کا انجام دیکھو گے!"

"میں نہیں سمجھا جناب"

"میں اپنی ریاست میں ایک رائل کلب قائم کروں گا! اور اس کی عمارت میں [illegible] کے [illegible] ہاتھ باندھے چلا کریں گے!"

"کیا آپ سنجیدگی سے کہہ رہے ہیں!" سیکرٹری نے پوچھا!

"ہاں میں سنجیدگی سے کہہ رہا ہوں! تم دیکھ لینا!.... اور یہی نہیں بلکہ اس کے دروازے پر

بھی لکھوا دوں گا کہ یہ لندن کے رواکل کلب کی ایک شاخ ہے!"

"آپ ہرگز ایسا نہیں کر سکیں گے جناب!"

"کیوں اسے وہ انگلینڈ نہیں بلکہ ڈھمپ ہے! میری اپنی ملکیت اس ڈھمپ کا شہزادہ ہوں۔"

ابھی یہ بحث و تکرار جاری تھی کہ ڈچز آف وظلیر دو آدمیوں کے ساتھ ریسپشن روم میں داخل ہوئی!.... عمران کو دیکھ کر وہ ٹھٹھک گئی۔ پھر بڑی گرمجوشی سے آگے بڑھ کر بولی!

"ہیلو ڈھمپ!...."

"یس یور ہائی نس!" عمران نے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھا دیا!

کلوک روم میں جانے کے لئے ریسپشن روم سے گزرنا ضروری ہوتا تھا! ... ورنہ شاید ابتدا سے اس طرح ملاقات نہ ہو سکتی!

کلوک روم میں اپنے رین کوٹ اتار کر وہ ہال میں آئے! اور ڈچز نے عمران کا تعارف اپنے ساتھیوں سے کرایا! ان میں سے ایک سر وکفیلڈ تھا! اور وکفیلڈ کا چچا اور دوسرا شیرف آف نوٹنگھم! عمران کو یاد آگیا کہ ڈنگ ہی نے اپنے کسی دوست کا تذکرہ کیا تھا! اس کا نام بھی وکفیلڈ ہی تھا... پھر یہ بھی یاد آگیا کہ ادھر وکفیلڈ کا حوالہ بھی دیا گیا تھا۔ تو پھر یہ وہی سر وکفیلڈ تھا! عمران کے چہرے پر اب پھر وہی پہلے کی سی حماقت طاری ہو گئی تھی! اور وہ کچھ اس طرح خاموش تھا جیسے بولنے کی ہمت نہ پڑ رہی ہو!

وہ جب بھی بولتا تو اس سے صاف ظاہر ہو جاتا کہ اسے اپنے احمق ہونے کا احساس بہت شدت سے ہے اور وہ بولتے وقت سوچتا بھی ہے کہ کہیں کوئی بے وقوفی کی بات زبان سے نہ نکل جائے۔ ٹھیک نو بجے وہ کلب سے اٹھ گئے! سر وکفیلڈ اور شیرف کو شاید اور کہیں جانا تھا!

"تم میرے گھر تک چلو!" ڈچز نے عمران سے کہا۔

"ضرور... ضرور!..." عمران ٹھنڈی سانس لے کر بولا! "میں اپنی اسکیم کے متعلق آپ کو بتانے کے لئے بے چین ہوں!"

"لینڈی ڈاگ والی اسکیم!"

"جی ہاں! جی!" عمران نے جواب دیا!

"اچھا تو پھر گھر پر گفتگو ہوگی! اگر تم نے میرے لئے ڈھمپ خاندان کی تاریخ [illegible]

[illegible]"

"ہیں، ضرور! مگر ابھی اس کا راز بتانے کا وقت نہیں آیا! پورنماشی کے دن بتاؤں گا!"

"یہ پورنماشی کیا بلا ہے!"

"[illegible]"

"یہ کیا بکواس ہے!"

"آہ آپ نہیں سمجھیں!... یہ دوسرا معاملہ ہے! اس کا تعلق روحانیت سے ہے!"

"آپ جانتی ہیں کہ ہم مشرقی لوگ روحانیت کے معاملے میں کیسے ہوتے ہیں!"

"مگر اس کا روحانیت سے کیا تعلق!"

"ڈھمپ خاندان کا عقیدہ ہے کہ پورنماشی کے علاوہ کسی اور دن یہ راز ظاہر کرنے والا [illegible] ہو جاتا ہے!"

"کیا کبھی ایسا واقعہ ہو چکا ہے!"

"جی... جی ہاں... میرے دادا اپنی ایک آنکھ کھو بیٹھے تھے...!"

"مگر [illegible] وہ کانے تو بڑی نظر [illegible] تھی!..."

"میں آپ کے لئے [illegible] کا نام بتا سکتا ہوں! آپ فکر نہ کیجئے! پتہ نہیں کیوں آپ سے اتنی محبت ہو گئی ہے!"

"میں اس وقت نشے میں نہیں ہوں ڈھمپ پیارے [illegible]! تم نے اس رات مجھے بہت شرمندہ کیا تھا!"

"کس رات!"

"ڈچی کی سالگرہ کے موقع پر!"

"اس رات!" عمران نے حیرت سے کہا! "اس رات میں نے آپ کو کب شرمندہ کیا تھا!"

"میں نشے میں تھی اور تمہاری باتوں میں آ کر رقص کرنے کے لئے تیار ہو گئی تھی!"

"وہ کار میں آ بیٹھے!... بیٹھتے وقت سلسلہ گفتگو منقطع ہو گیا... عمران نے فی الحال خاموش ہی رہنا بہتر سمجھا۔ اس لئے بھی کہ وہ کسی الجھن میں پڑ جاتا تھا۔

[illegible] تھوڑی ہی دیر میں [illegible] ایک [illegible] ... پہلے ہی سے [illegible]

بارش میں بھی خاصا زور موجود تھا! دیکھتے ہی دیکھتے بھری پری سڑک ویران ہو گئی!

اچانک کار بھی رک گئی اور عمران نے ڈرائیور سے استفسار کیا! جواب ملا! "شاید بیٹری ڈاؤن ہو گئی ہے!"

"ہمپ!" عمران نے ایک لمبی سانس لی اور اطمینان سے پشت گاہ سے ٹک گیا!

ڈاچز ہونٹوں ہی ہونٹوں میں نہ جانے کیا بڑبڑا رہی تھی! ڈرائیور اپنا رین کوٹ سنبھالتا ہوا نیچے اتر گیا! لیکن دشواری یہ تھی کہ وہ اس بارش میں بونٹ نہیں اٹھا سکتا تھا۔

وہ ڈاچز کے حکم پر چند ایسے آدمیوں کی تلاش میں چلا گیا جو کار کو دھکا دے کر سڑک کے کنارے لگا سکیں!

لیکن وہ جلد ہی ناکام واپس آ گیا! سڑک سنسان ہو جانے کی وجہ سے ایک بھی ایسا آدمی نہیں مل سکا تھا جو کار کو دھکیل کر سڑک کے کنارے پر لگا دیتا!

"اے ڈرائیور!" عمران نے کہا! "تم اسٹیرنگ سنبھالو میں دھکا دیتا ہوں!"

"ارے تم!..." ڈاچز نے حیرت سے کہا۔

"ہاں ابھی!"

"تمہیں اب برا معلوم ہوگا! ہمپ! تم ایک معزز آدمی ہو!"

"اوہ!" عمران ہونٹ سکوڑ کر بولا! "اس بارش میں کسی کو کیا پڑی ہے کہ میرے معزز ہونے پر شبہ کرے گا!"

عمران کار سے نیچے اتر گیا! سڑک تاریک نہیں تھی! لیکن بارش کی وجہ سے ہاتھ کو ہاتھ نہیں سجھائی دیتا تھا! عمران کار کی پشت پر دونوں ہاتھ رکھ کر اسے دھکیلنے لگا! اسے ناکامی نہیں ہوئی کار آگے کی طرف کھسک رہی تھی! ایسے میں ڈرائیور نے اسے اسٹارٹ کرنے کی بھی کوشش کی لیکن اسے کامیابی نہیں ہوئی!

اچانک ایسا محسوس ہوا جیسے اس کی آنکھوں کے سامنے ستارے ناچ گئے ہوں! سر پر لگنے والی ضرب کچھ اتنی ہی شدید تھی! اسے اتنی مہلت بھی نہ مل سکی کہ وہ مڑ کر حملہ آور کی شکل ہی دیکھ لیتا!... وہ اردو میں "خوب شلیف۔" بکتا ہوا ڈھیر ہو گیا!... گرتے گرتے اسے احساس ہوا جیسے سر کے پچھلے حصے سے سورج طلوع ہو کر آنکھوں میں غروب ہو گیا ہو۔

(۹)

عمران کا تو یہی خیال تھا کہ زیادہ دیر تک بیہوش نہیں رہا! ویسے وہ سوچ رہا تھا کہ شاید اس پورے ایک ہفتے [illegible] تک پہنچ گئی تھی [illegible] ہفتوں تو جیہہ کے چکر میں پڑ گیا! پتہ کرتا تو کرتا بھی کیا! جہاں اسے ہوش آیا تھا وہ جگہ بالکل تاریک تھی! اس نے اپنا ہاتھ دوسرے ہاتھ سے ٹٹول کر دیکھا کہ ہاتھ کو ہاتھ سجھائی دیتا ہے یا نہیں!... اور اسے فوراً احساس ہو گیا کہ نہیں سجھائی دیتا کیونکہ وہ کسی دوسرے آدمی کی ناک ٹٹول رہا تھا۔

لیکن اس دوسرے آدمی نے اس پر احتجاج نہیں کیا! اب عمران اس کے سر پر ہاتھ پھیرنے لگا! پھر اسے یہ محسوس کر کے دلی کوفت ہوئی کہ وہ کوئی عورت ہے! اچانک اسے یاد آیا کہ اس کے ساتھ ڈاچز آف وٹلیز بھی تھی! اب اس نے بڑے اطمینان سے اس کے چہرے پر ہاتھ پھیرنا شروع کر دیا اور پھر اسے معلوم ہو گیا کہ وہ ڈاچز ہی ہے کیونکہ اس کے بائیں گال پر ایک ابھرا ہوا تل تھا۔

"ارے... ڈرائیور!" عمران نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا! "گاڑی آگے بڑھاؤ!"

"ہم گاڑی میں نہیں ہیں جناب والا!" کسی گوشے سے آواز آئی!

"[illegible]..."

"کیا مطلب..."

"ہم کہاں ہیں!..."

"یہ نہیں جانتا جناب والا! لیکن وہ آٹھ یا دس تھے! جب انہوں نے آپ پر حملہ کیا تو میں اتر نہیں سکا تاکہ آپ کی مدد کو پہنچوں... وہ سب مجھ سے چمٹ گئے۔ پھر اس کے بعد سے آنکھ کھلی ہے... خدا جانے ہم کہاں ہیں!"

"ڈاچز ہے تمہارے پاس!"

"معلوم نہیں ہے جناب..."

"اوہ!..."

تھوڑی دیر بعد اندھیرے میں سگار لائٹر کی لو نظر آئی... سرخ اور مدھم سی روشنی میں وہ

بڑے بڑے سائے دیوار پر لرز رہے تھے! عمران ادھر ادھر دیکھنے لگا! ایک طرف دیوار پر اسے سوئچ بورڈ نظر آیا۔ اس کمرے کی چھت سے بجلی کا ایک بلب بھی لٹک رہا تھا۔ عمران نے سوئچ آن کر دیا۔ کمرہ روشن ہو گیا! ڈرائیور نے سگار لائیٹر بجھا کر جیب میں ڈال لیا! ڈیزی فرش پر چت پڑی ہوئی گہری گہری سانسیں لے رہی تھی۔ اسے ابھی تک ہوش نہیں آیا تھا!

عمران نے اسے ہلایا جلایا آوازیں دیں لیکن کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوا۔

"یہ ... یہ ... تم کون لوگ تھے جناب؟" ڈرائیور ہکلایا!

"جناب نہیں ڈیئر ہائی نس! ... میں پرنس آف ڈھمپ ہوں!" عمران نے بڑے شفقانہ لہجے میں کہا۔

"یور ہائی نس!" ڈرائیور ہکلا کر خاموش ہو گیا!

تقریباً پندرہ منٹ بعد ڈیزی کو ہوش آیا اور وہ ہکلاتے ہوئے انداز میں اٹھ بیٹھی!

"ڈھمپ! ... ہم کہاں ہیں! ..."

"پتہ نہیں!" عمران نے گھوم کر اسے اپنی ترچھی ہوئی کھوپڑی دکھائی جو شاید خون سے چپکٹ گئی تھی! ڈیزی کے حلق سے ہلکی سی چیخ نکلی اور وہ اچھل کر اٹھی اور عمران کو بازوؤں میں جکڑ کر اس کا سر سہلانے لگی! ...

"یہ کیا ہوا ... ہم کہاں ہیں ڈھمپ ڈیئر؟"

"شاید مکلارتس کی قید میں! ..." عمران نے بڑی سادگی سے جواب دیا!

ڈیزی ایک خوفزدہ سی چیخ مار کر دیوار سے جا لگی اور اس کی پھٹی ہوئی آنکھیں اس طرح ویران ہو گئیں جیسے روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی ہو۔

"مائی ڈیئر ڈیزی!" عمران آگے بڑھ کر اس کا شانہ تھپکتا ہوا بولا! "پرواہ مت کرو ... کیلی وینچ من کا معاملہ معلوم ہو جاتا ہے ... اسے تمہارے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا! ... لیکن اگر تم نے مکلارتس پر حقیقت ظاہر کر دی تو اس کے علاوہ پھر اور کوئی چارہ نہیں رہ جائے گا مطلب سمجھی ہو! ... اس صورت میں وہ تمہیں بھی زندہ نہیں چھوڑے گا کیونکہ وہ کسی ایسے آدمی کو برداشت کر ہی نہیں سکے گا جو اس کے علاوہ کیلی وینچ من سے واقف ہو!"

ڈیزی کچھ نہیں بولی! اس کا چہرہ زرد ہو گیا تھا اور وہ بری طرح کانپ رہی تھی!

"تمہیں اپنی غلطی تسلیم کرنا پڑے گی!" عمران نے کہا۔ "تم پیٹرسن یا چنگ کا پورا حشر کے بعد کا حال دیکھ چکی تھیں! اس کے باوجود بھی آزادانہ باہر نکلتی رہیں! ... تمہیں اپنے ساتھ کم از کم دو مسلح باڈی گارڈ تو رکھنے ہی چاہیئے تھے!"

ڈیزی سر پکڑ کر فرش پر اکڑوں بیٹھ گئی اس وقت وہ عمران کو اپنے دیس کی کہانیوں اور کتھاؤں سے مشابہ نظر آ رہی تھی!

یکایک دروازہ کھلا اور چار مسلح نقاب پوش اندر داخل ہوئے ان کے ریوالوروں کی نالیں عمران اور ڈرائیور کی طرف تھیں ایک نے آگے بڑھ کر ڈیزی کا بازو پکڑا اور اسے فرش سے اٹھانے کی کوشش کرنے لگا!

"ارے ... ٹھہرو! ..." عمران تحکمانہ آواز میں گرجا "ہر ہائی نس خود ہی اٹھ جائیں گی!"

ڈیزی کھڑی ہو گئی تھی! اس کا بازو چھوڑ دیا گیا! اور تینوں کا یہ جلوس چار مسلح نقاب پوشوں کی نگرانی میں ایک طویل راہداری سے گزرنے لگا۔ پھر وہ ایک بڑے کمرے میں پہنچے جہاں تیز روشنی تھی! ... بالکل ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے رات کی شوٹنگ کے لئے وہ کسی اسٹوڈیو میں لائے گئے ہوں!

یہاں عمران نے ایک خاص چیز دیکھی ایک بڑی سی لوہے کی انگیٹھی تھی جس میں کوئلے دہک رہے تھے اور ان کے درمیان لوہے کی دو سلاخیں پڑی ہوئی تھیں جن میں لگے ہوئے دستے لکڑی کے تھے۔ عمران کو اس کا مطلب سمجھنے میں دیر نہیں لگی اور جانتا تھا کہ مکلارتس کے آدمی کیلی وینچ من کا پتہ معلوم کرنے کے سلسلے میں ڈیزی کو تختۂ مشق بنائیں گے!

"مائی ڈیئر ڈولی!" عمران آہستہ سے بولا "وہ انگیٹھی دیکھ رہی ہو اور اس میں گرم ہوتی ہوئی سلاخیں! ..."

ڈیزی کے حلق سے دہشت زدہ انداز کی متعدد ہچکیاں نکل کر رہ گئیں اور پھر جیسے اسے سکتہ سا طاری ہو گیا!

عمران نے دو تین بار اپنی آنکھوں کو گردش دی اور کھنکھار کر ملاقاتیوں پر بگڑنے لگا وہ نقاب پوشوں کو یوم قیامت اور خدا کی پکڑ سے ڈرا رہا تھا! ... پھر اس نے کرنے لگا اور ... کو تھپڑ دیا! ہوا یوں نقاب پوشوں میں سے ایک نے آگے بڑھ کر اس کے منہ پر ...

عمران نے اس سے اپنا منہ چھڑانے کے لئے جدوجہد نہیں کی۔

"ہاں! ڈچز...." اس نقاب پوش نے ڈچز کو مخاطب کیا جو ہال میں پہلے ہی سے موجود تھی "کیا خیال ہے! تم مجھے کیلی کے متعلق بتاؤ گی یا نہیں....؟"

ڈچز کسی خوفزدہ بکری کی طرح کانپنے لگی! پتہ نہیں یہ کپکپی تھی یا وہ رو رہی تھی کیونکہ اس کی آنکھوں سے آنسو تو بہرحال بہہ رہے تھے!

"اس سے کام نہیں چلے گا! ..... تم بتاؤ گی یا نہیں بغیر عدالت کے قتل کر دی جاؤ گی!"

"میری زندگی میں تو یہ ممکن ہے کہ یہاں کسی بغیر عدالت قتل کر دی جائیں!" عمران نے عجیب پن کا مظاہرہ کرتے ہوئے احمقانہ انداز میں کہا۔

"میں عدالت ضرور مہیا کروں گا! خواہ کچھ ہو جائے!"

"یہ کون ہے!" نقاب پوش نے دوسرے نقاب پوشوں سے پوچھا۔

"پتہ نہیں! ڈچز کے ساتھ تھا!....." ایک نے جواب دیا!

"تم گدھے ہو!" نقاب پوش گرجا! "ان دونوں کو لانے کی کیا ضرورت تھی!...."

"ہم سمجھے شاید....!"

"شٹ اپ!" وہ اتنے زور سے چیخا کہ دیواریں تک جھنجھنا گئیں!

دوسرا نقاب پوش خاموش ہو گیا!

"ارے یار اگر ہم آ گئے تو کونسی مصیبت آ گئی!" عمران نے ہراساں ہو جانے والے انداز میں کہا! "اگر کہو تو واپس چلے جائیں!"

"شٹ اپ.... ٹھیک کرو!" نقاب پوش نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا! اور وہ چاروں عمران پر ٹوٹ پڑے!

لیکن ان چاروں ہی کو حیرت تھی کہ اپنے انتہائی پھرتیلے پن کے باوجود بھی وہ اسے ہاتھ نہ لگا سکے! وہ کسی بندر کی طرح اچھل کود کر ہر بار ان کے وار خالی دے رہا تھا! دو آدمی تو جلد ہی بیکار ہو گئے کیونکہ ان کے گھونسے پوری قوت سے دیوار پر پڑے تھے....!

"اوہ!" نقاب پوش دانت پیس کر غرایا! "تم سے اتنا بھی نہیں ہو سکتا!"

"ٹھہرو!" عمران ہاتھ اٹھا کر بولا "میری ایک بات سن لو.... ڈچز کو تم مار بھی ڈالو تو وہ

نہیں بتائیں گی! البتہ.... اگر تم شرافت سے پیش آؤ تو یہ ممکن بھی ہے....!"

"میں کبھی نہ بتاؤں گی!...." ڈچز ہسٹریائی انداز میں چیخی! "مجھے مار ڈالو میں ہرگز نہ بتاؤں گی! میں نچلے طبقے کی کوئی ڈرپوک عورت نہیں ہوں!"

"مگر تمہیں بتانا پڑے گا" نقاب پوش نے زہریلے لہجے میں کہا! "میں تمہیں دنیا کی خوفناک ترین اذیت دینے سے بھی باز نہیں آؤں گا!.... سمجھیں!"

"مسٹر!" عمران نے اسے مخاطب کیا "تم کیا سمجھتے ہو کہ اپنی حماقت کو [illegible]!"

"[illegible] تم لوگ کیا دیکھ رہے ہو!" نقاب پوش نے اپنے ساتھیوں کو دیکھا "اس کا منہ بند کر دو!"

وہ پھر عمران پر جھپٹے لیکن عمران اس بار صرف کرتب ہی نہیں دکھاتا رہا بلکہ ایک کے ہاتھ سے ریوالور بھی نکال لیا۔

"خبردار! تم سب اپنے ہاتھ اوپر اٹھا لو!" اس نے انہیں للکارا.... وہ چاروں بوکھلا کر پیچھے ہٹے اور پھر انہیں اپنے ہاتھ اوپر اٹھانے ہی پڑے!

"تم بھی اپنے ہاتھ اوپر اٹھاؤ!" عمران نے نقاب پوشوں کے سرغنہ سے کہا "کیا تم میرے چچا ہو!..."

اس نے بھی اپنے ہاتھ اوپر اٹھا دیئے! لیکن عمران یہ فیصلہ نہیں کر سکا کہ اب اسے کیا کرنا چاہئے ویسے انہیں زخمی تو کر ہی سکتا تھا۔ مگر زخمی کرنے کے لئے فائر کرنے پڑتے اور فائروں کی آوازیں نہ جانے کون سا نیا ہنگامہ کھڑا کر دیتیں۔ ہو سکتا تھا کہ اس عمارت میں ان لوگوں کے مددگار بھی ہوں.... بہرحال عمران اپنے دوسرے اقدام کے متعلق سوچ ہی رہا تھا کہ اچانک دروازہ کھلا اور پانچ چھ نقاب پوش گھس آئے اور انہوں نے بے تحاشا فائر کرنے والے نقاب پوشوں پر [illegible]!

"غلطی ہو گئی!... عمران لڑھک کر دیوار سے جا لگا!

پھر اسی آواز میں ایک نسوانی آواز ابھری... "خبردار اسے جانے نہ دینا.... کیا آدمی [illegible] ہے!"

لیکن وہ اچھل کر بھاگا!.... اس پر پے در پے کئی فائر ہوئے لیکن وہ کمرے سے نکل چکا تھا۔ آنے والے نقاب پوش تھے چار نقاب پوشوں کو وہیں چھوڑ کر اس کے پیچھے بھاگے۔

دوسرے تعاقب پوش ان کے پیچھے جھپٹے اور عمران وہیں کھڑا اپنی ناک رگڑتا رہا!... عمارت کے دور افتادہ حصے سے فائروں کی آوازیں آئیں!... لیکن ساتھ ہی عمران بھاری قدموں کی آوازیں سن رہا تھا اور یہ سو فیصد پولیس والے تھے!... چلنے کا انداز بتا رہا تھا!...

ڈچز جو اب بھی خوف سے زرد نظر آ رہی تھی! عمران کے قریب آ کر آہستہ سے بولی! "تم نے آواز سنی!... وہ کیلی پیٹرسن کی آواز تھی!..."

"ہاں!... آپ نے پہلے کیوں نہیں بتایا تھا! میں اسے اپنے سینے میں چھپا لیتا۔ ریوالور سمیت۔ اف خدا — بڑی غلطی ہوئی"

اتنے میں پولیس والے اس کمرے میں پہنچ گئے! غالباً وہ فائروں کی آواز سن کر گھس آئے تھے! ڈچز نے جلدی جلدی انہیں سب کچھ بتایا! لیکن مکلارنس کا نام سن کر ان کی روح فنا ہو گئی اور وہیں کھڑے ہو کر ڈچز کی خیریت پوچھنے لگے!

خود ڈچز ہی نے جھلا کر کہا "آپ لوگ انہیں پکڑتے کیوں نہیں۔ وہ ابھی عمارت ہی میں ہوں گے؟"

"انہیں اپنے بچوں کو یتیم دیکھنے کا شوق نہیں ہے!" عمران سر ہلا کر بولا!

"ہم ابھی ہیڈ کوارٹر فون کرتے ہیں!" سارجنٹ نے انہیں دلاسہ دیا "آپ پریشان نہ ہوں!"

"ہم بالکل پریشان نہیں ہیں جناب!" عمران خوش اخلاقی کے اظہار کے لئے مسکرایا!

بہرحال عمران نے اب وہاں ٹھہرنا مناسب نہیں سمجھا! فائروں کی آوازیں بہت دیر سے نہیں آئی تھیں! وہ سوچ رہا تھا کہ اب وہاں ہوگا ہی کیا! نہ کیلی ملے گی اور نہ مکلارنس... ویسے! کیلی پیٹرسن کے متعلق سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ وہ اس قسم کی لڑکی ہوگی! عمارت کے باہر آ ڈچز نے عمران سے کہا "میری قیام گاہ تک چلو! میں بہت زیادہ ڈر گئی ہوں!"

"میرا تو دم ہی نکل گیا ہے! میں کیا چلوں گا! مجھے کیلی پیٹرسن سے کیا غرض... کیا اس کے لئے مکلارنس سے اپنی حجامت بنواتا پھروں!"

"اوہ نو! صاحب! میرا ہارٹ فیل ہو جائے گا۔"

"اس لئے مناسب سمجھتا ہے کہ کل کے اخبارات میں کیلی پیٹرسن کا پتہ شائع کرا دیجئے!"

"پتہ میں نہیں جانتی! تم یقین کرو صاحب۔ آج پورے ایک سال بعد میں نے اس کی آ

نی ہے... یقین کرو!"

"یقین کر لیا — یا مصیبت ہے! میں لیڈی ڈاگ پیدا کرنے کے چکر میں تھا۔ سچ میں یہ سالا اس کا بچہ ہوگا!"

"مسٹر صاحب! تم بہت! تم بہت دلیر ہو! میں تمہیں ایسا نہیں سمجھتی تھی! تم نے ان لوگوں کو روکا ہوا تھا ورنہ کیلی آ جاتی تو وہ تمہارے ہی ہاتھ لگتا... اتفاق تھا! پھر آج تم نے مکلارنس پر ہاتھ اٹھایا تھا! یہ تجربہ اسے زندگی بھر یاد رہے گا!"

"ہاں بھلا ہو!..." شاید وہ کسی الجھن میں پڑ گیا تھا۔ کوئی نئی الجھن تھی اس کے چہرے پر جو اس قسم کے آثار تھے! بہرحال تمام راستے وہ ڈچز سے پیچھا چھڑانے کی... نہ جانے کیوں اس نے اس کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا۔

(۱۰)

دوسری صبح کے اخبارات نے اس واقعہ کو بڑی طرح اچھالا۔ لیکن عمران کا نام نہیں نہیں آنے دیا۔ اس کا تذکرہ ایک غیر ملکی طالب علم کی حیثیت سے کیا گیا تھا! نام سرے سے ہی نہیں دیا گیا۔ حقیقت یہ تھی اس سلسلے میں عمران نے سر ڈیکن کو مجبور کیا تھا! ان کے اثر و رسوخ کی بنا پر اس کا نام اور پتہ اخبارات میں نہیں آ سکا تھا! دوسرے دن صبح صبح عمران پھر سنگ ہی کے پاس جا پہنچا.... قبل اس کے کہ عمران کچھ کہتا سنگ ہی بول پڑا۔

"مجھے افسوس ہے لڑکے!... دراصل میرے آدمی سے غلطی ہوئی... بارش ہوتے ہی انہوں نے تعاقب کرنا چھوڑ دیا تھا! مگر میں تمہارے کمالات کا معترف ہوں!... کیا وہ تمہیں پہنچانے جا رہی تھی!—"

"نہیں!... ہم دونوں کو مکلارنس لے گیا تھا!...."

"میں نے اسی وقت اخبار میں دیکھا ہے!... ظاہر ہے کہ وہ غیر ملکی طالب علم تمہارے علاوہ کوئی نہیں ہو سکتا!.... مجھے اس کے متعلق بتاؤ!"

عمران نے مختصراً اسے حالات سے آگاہ کرنے کی کوشش کی... لیکن پیٹرسن کا نام آتے ہی سنگ ہی نے کہا! "تو یہ لڑکی بھی کسی فلم کی ہیروئن کی طرح..."

"میں ساری رات اس کے متعلق سوچتا رہا!" عمران نے مغموم لہجے میں کہا! "بڑی سریلی

آواز تھی.... اب میں سوچ رہا ہوں کہ کہیں میں کسی کو بھول ہی نہ جاؤں!"

سنگ ہی معنی خیز انداز میں مسکرا کر رہ گیا!....

"کیا سر وکفیلڈ تمہارا دوست ہے....؟"

"ہاں!.... یہ تقریباً بیس سال کی بات ہے! ہم اسپین میں ملے تھے!"

"یہاں آنے کے بعد کبھی اس سے ملے ہو؟"

"نہیں! اب ملنے کا ارادہ ہے؟" سنگ ہی نے کہا!

"ہرگز نہیں!.... اسے یہ بھی نہ معلوم ہونا چاہئے کہ تم کہاں مقیم ہو!"

"یہ تو تمہیں بھی نہیں معلوم ہونا چاہئے کہ میں کہاں مقیم ہوں.... مگر تم یہ کیوں کہہ رہے ہو؟"

"میرے پاس کیلی پیٹرسن کے متعلق تھیوری ہے!...."

"تھیوری! واہ بھتیجے!.... اب تم تھیوریاں بھی بنانے لگے! شاباش بال بچہ تو کیا ہے!"

"میرا خیال ہے کہ کیلی پیٹرسن لانچ اور سر وکفیلڈ کا بنایا ہوا ایک فراڈ ہے! ممکن ہے کل رات میں نے ایک دلچسپ ڈرامہ دیکھا ہو!...."

"لیکن تم سر وکفیلڈ کو کیوں گھسیٹ رہے ہو۔"

"وہ دونوں گہرے دوست ہیں!.... اور بہت دنوں تک آسٹریلیا میں رہ چکے ہیں!...."

"تو اس کا یہ مطلب کہ تم پچھلی رات مکارنس سے نہیں ٹکرائے!"

"میرا یہی خیال ہے!.... مکارنس کی آڑ میں یہ ڈرامہ کھیلا گیا تھا!.... کیلی پیٹرسن اس طرح اچانک آ نکلی تھی جیسے وہ اس واقعہ کی منتظر ہی رہی ہو!.... اس کے آدمیوں نے مکارنس اور اس کے ساتھیوں پر پے در پے فائر کئے.... لیکن شائد کوئی زخمی بھی نہیں ہو سکا تھا اب اسی لائن پر سوچنے کی کوشش کرو کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ وہ کیلی پیٹرسن کی رقمیں ہضم کر رہی ہو!.... کیا سر وکفیلڈ فرشتہ ہے....؟"

"فرشتے سنگ کے دوست نہیں ہو سکتے بھتیجے! تم نے مجھے الجھنوں میں ڈال دیا ہے۔"

"ہا ہا.... لاؤ نکالو!.... آج کی رقم.... کل تو میں نے تمہارے بیٹے کے حصے میں سے [illegible] کر دی تھی....!"

"اب نہیں، تم تنہا [illegible]---"

آنکھیں نکال کر بولا!

"تم ابھی تک میرے ساتھ فراڈ کرتے رہے ہو!"

"کیا مطلب!...."

"تم کبھی بال بچوں میں نہیں رہتے!...."

"میں تو بہت پہلے رہتا تھا—" عمران نے بڑی سادگی سے کہا!

"بچے والی لڑکیاں بہت پریشان کرتی ہیں! اس لئے اب میں بال بچے والے [illegible] کے ایک راستے میں ادا تو ہوں!"

"تم میرے لئے کیلی پیٹرسن جیسے کام کر رہے ہو!" سنگ ہی نے تیز لہجے میں کہا!

"میں دونوں کا کام تمام کر سکتا ہوں!" عمران دانت پیس کر بولا۔

"تم آج یہاں سے زندہ نہیں جا سکو گے!...."

"اچھا تو ٹھہرو! میں ابھی آتا ہوں! اپنے تابوت کے لئے آرڈر دے آؤں!.... ویسے کسی تابوت کے بغیر دفن ہونا بیکار ہے! آؤٹ آف فیشن سمجھ لو!.... مگر آج کے سو چودہ تو کیسے بے [illegible] پڑیں گے!.... ورنہ میں تابوت کا انتظام کہاں سے کروں گا!"

سنگ ہی نے اسے تھپڑ مارا لیکن اس کا ہاتھ اس کے گال کی بجائے کرسی کی پشت سے لگا! عمران نے کرسی الٹ دی اور سنگ ہی اچھل کر پیچھے ہٹ گیا!

"خبردار! اگر میرے چوٹ آئی!.... میرے ڈیڈی تمہیں گولی مار دیں گے!" عمران نے ہانک لگائی۔ سنگ ہی بری طرح جھلا گیا اور اس کے چہرے پر درندگی نظر آنے لگی۔ تھا جس میں عمران نے چاقو کھلنے کی کڑکڑاہٹ سنی.... سنگ ہی کے داہنے ہاتھ میں چاقو یہ دیکھ کر عمران نے پینترا بدلا اور جلدی سے فاؤنٹین پن نکالتا ہوا بولا!

"سمجھو! میں درگت بنا رہا ہوں تمہاری!" لیکن سنگ ہی خاموش تھا! اس کے پتلے پتلے ہونٹ تھے اور آنکھیں کسی شکاری کتے کی آنکھوں کی طرح اپنے شکار پر جم کر رہ گئی تھیں!

عمران کے جسم میں ایک ٹھنڈی سی لہر دوڑ گئی! لیکن پھر بھی ڈٹا رہا۔ اوسان نہیں خطا اچانک سنگ ہی نے اس پر چھلانگ لگائی.... لیکن شائد اس دھماکے نے اسے عمران کے فاؤنٹین پن سے نکلنے والے شعلے کی بنا پر ہوا تھا!

سنگ ہی ایک کرسی سمیت فرش پر ڈھیر ہو گیا اور عمران اچھل کر باہر بھاگا کمرے میں دھ پھیل رہا تھا!... اور سنگ ہی نے چیخ کر چینی میں کچھ کہا اور کھانستا ہوا کمرے سے نکل آیا!... وہ بُری طرح اپنی آنکھیں مل رہا تھا!... اور کھانسی تھی کہ رکنے کا نام ہی نہیں لیتی تھی!

عمران دوڑتے دوڑتے پھر پلٹ پڑا... اور سنگ ہی کے سر پر چپت رسید کرتا ہوا "پیچھے کی طرف سے!"... اور پھر دوبارہ بھاگ نکلنے کے لئے مڑا ہی تھا کہ پانچ چھ چینی اس ٹوٹ پڑے!... سنگ ہی ابھی تک آنکھیں مل مل کر کھانس رہا تھا!... چینیوں نے بڑی سے حملہ کیا تھا! عمران کو جان چھڑانی مشکل ہو گئی! اس پر چاروں طرف سے گھونسوں اور تھپڑ کی بارش ہو رہی تھی! اتنے میں اسے کسی کے ہاتھ میں چاقو کی چمک بھی دکھائی دی... اب کے سوا اور کوئی چارہ ہی نہیں رہ گیا تھا کہ وہ خود کو زمین پر گرا دیتا!... وہ صرف ایک لمحہ مہلت چاہتا تھا... اور یہ مہلت اسے زمین پر گرتے ہی مل گئی! چونکہ تین آدمیوں کے ہاتھ میں کھلے ہوئے چاقو تھے۔ اس لئے وہ شاید یہی سمجھے کہ کسی کا وار چل گیا!... عمران کی کر چیخ مار کر!... اس کا ارادہ کچھ اور تھا لیکن حالات نے دوسری صورت اختیار کر لی!... کے گر جانے پر سنگ ہی کی طرف متوجہ ہو گئے جو اب بھی پہلے ہی کی طرح اچھل اچھل کر کھانس رہا تھا اور اس کے دونوں ہاتھ آنکھوں پر تھے!

عمران نے لیٹے ہی لیٹے جست لگائی اور دوسرے کمرے میں پہنچ گیا اس کے آگے راہداری تھی جو صدر دروازے تک جاتی تھی۔

راہداری میں پہنچتے ہی عمران نے "آگ آگ" چیخنا شروع کر دیا کیونکہ چینی اس کے دوڑے آ رہے تھے! صدر دروازہ بند تھا! عمران نے سوچا اگر اس وقت وہ ان کے ہاتھ چڑھ نہیں!... مگر شاید اس کے ستارے اچھے ہی تھے! ٹھیک اسی وقت ایک آدمی دروازہ کھول راہداری میں قدم رکھ ہی رہا تھا کہ عمران اسے اپنے ساتھ لیتا ہوا گلی میں جا پڑا!... اور اٹھتے ایک بار پھر اس نے "آگ آگ" کی ہانک لگائی! اس کے ساتھ ہی وہ آدمی بھی اختیاری طور پر "آگ آگ" چیخ اٹھا جسے سمیٹتا ہوا عمران گلی میں آ پڑا تھا!... باہر کے لوگ کی طرف جھپٹے اور اندر سے نکلنے والے چینیوں سے ٹکرا کر رہ گئے! ہر طرف آگ آگ! ہو گیا! لیکن سنگ ہی کے آدمی اس بھیڑ میں اپنے سر پیٹتے پھر رہے تھے!... کیونکہ اب

سکتے تھے۔

(11)

اسی روز عمران ڈکسن ہال پہنچ گیا! عمران موجود تھا سنگ ہی سے جھگڑا ہونے کے بعد سے اب تک ڈکسن ہال سے باہر نہ نکلا تھا اب اسے نئے سرے سے ایک دوسری اسکیم مرتب کرنی تھی!... کیونکہ سنگ ہی جیسے آدمی کو دشمن بنا کر مطمئن ہو بیٹھنا فی الحال ممکن نہیں تھا! وہ اس سے اطلاع ملی تھی کہ سر ڈکسن موجود نہیں تھے!

"میں آج ونڈلیر جا رہی ہوں جمپ!...."

"خیریت....!" عمران نے اس طرح کہا جیسے لندن میں اس کی موجودگی اس کے لئے ایک وبال جان رہی ہو!

"کل رات تم نے کمال کر دیا میں تو سمجھی تھی کہ وہ تمہیں مار ہی ڈالیں گے مگر تم بہت دلیر ہو!"

"رات میرا ہارٹ فیل ہوتے ہوتے بچا تھا۔ میں سوچ رہا تھا کہ اگر کہیں ریوالور چل ہی گیا تو کیا ہو گا!... مگر وہ لڑکی کیلی پیٹرسن! میں اس کا شکر گزار ہوں اس نے مجھے بے ہوش ہونے سے بچا لیا!"

"واقعی وہ حیرت انگیز اور پراسرار ہے... کیلی پیٹرسن!... اسے خود بھی اس بات کا احساس ہو گا کہ ڈیڈی اور ونڈلیر خطرے میں ہے... حقیقتاً میں خطرے میں ہوں! اگر کل تم وقت پر نہ ہوتے تو کیا ہوتا!"

"پتہ نہیں کیا ہوتا... مگر میں آپ کو کیا سمجھوں!" عمران نے اسے گھورتے ہوئے سوال کیا!

"یہ میں نہیں سمجھی!"

"ایک بڑے تلخ تجربے سے دوچار ہونے کے بعد بھی آپ اس طرح آزادی سے ادھر ادھر گھومتی پھر رہی ہیں۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ مکلارنس لندن آیا ہوا ہے!"

"میری گاڑی میں دو مسلح باڈی گارڈ موجود ہیں! اور پھر مکلارنس مجھ پر قاتلانہ حملہ تو کر ہی نہیں سکتا..."

"اب کیوں نہیں کر سکتا!"

"مجھ سے شادی... اور کوئی [illegible] تنگ [illegible]"

"لیکن یور ہائی نس! ایک بات سمجھ میں نہیں آئی!"

"کیا بات!"

"مس [illegible] نی کے پیچھے کون پڑ گیا ہے؟"

"خدا جانے!... میں خود الجھن میں ہوں! لندن میں اس سے بھی زیادہ مالدار عورتیں موجود ہیں!"

عمران کچھ نہ بولا وہ احمقوں کی طرح ذوجزا کی طرف دیکھ رہا تھا! ذوجزا نے مسکرا کر کہا! "تم اسی وقت میرے ساتھ وڈلیر چلو گے!"

"میں معافی چاہتا ہوں یور ہائی نس! ابھی میری شادی بھی نہیں ہوئی... میں ایسی صورت میں مرنا پسند نہیں کروں گا!"

"میں تمہیں اتنا بزدل نہیں سمجھتی تھی!" ذوجزا نے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔ اتنے میں فون کی گھنٹی بجی اور عمران نے ریسیور اٹھایا۔

"لیس ڈھمپ اسپیکنگ!"

"دوسری طرف سے سر ڈیکن کی آواز آئی۔ "اوہو... کیا تم گھر پہنچ گئے!"

"ہاں! میں مسٹر چرچل سے مل چکا ہوں!" عمران نے بڑی سنجیدگی سے کہا "اور میں نے اسے کہہ دیا ہے کہ میں اس اسکیم پر چار لاکھ پاؤنڈ تک خرچ کر سکتا ہوں!"

"کیا بک رہے ہو!" سر ڈیکن نے جھنجھلا کر کہا۔

"پرواہ نہیں! اور دیتے تو میں دس لاکھ پاؤنڈ تک خرچ کر سکتا ہوں! لیکن فی الحال چار لاکھ ہی کہے ہیں! مسٹر چرچل مجھ سے مل کر بہت خوش ہوئے ہیں!"

"عمران!..." آواز غصیلی تھی!

"اچھی بات ہے!... مگر چرچل کو مجھ سے یہ کہنا تھا کہ میں رات کا کھانا اس کے ساتھ ہی کھاؤں!... خیر میں پھر کبھی وقت نکالوں گا۔"

"میں آ رہا ہوں!" سر ڈیکن نے آپے سے باہر ہوتے ہوئے کہا "تم وہیں ٹھہرو! [illegible] مجھ سے برا آدمی کوئی نہ ہوگا۔ [illegible]"

"اچھا اچھا... ٹھیک ہے! فی الحال ذوجزا سو گھوڑے خرید لو!" عمران نے جواب دیا اور

دوسری طرف سے ریسیور رکھنے کی آواز آئی۔ ذوجزا اسے حیرت سے دیکھ رہی تھی۔ اس نے پوچھا "کیا آج کل لمبی لمبی رقمیں خرچ کر رہے ہو!"

"سنو!..." عمران احمقانہ انداز میں ہنسا! "بات دراصل یہ ہے کہ میں ایک نیا تجربہ کرنے جا رہا ہوں! آسٹریلیا کے ولز اور عرب کے [illegible] سے گھوڑوں کی ایک نئی نسل بناؤں گا! مسٹر چرچل سے اس موضوع پر میں نے ایک گھنٹے تک گفتگو کی تھی۔ ان کا خیال ہے کہ یہ اسکیم بڑی منفعت بخش ثابت ہوگی...!"

"چرچل نے تمہیں الو بنایا ہوگا!" ذوجزا ہنسنے لگی! "اسے تم مجھ سے زیادہ نہیں جانتے۔ فرصت کے اوقات میں وہ اپنا ذہن بالکل بہلا دینا چاہتا ہے۔"

"اب میں مسٹر چرچل اور گریٹا گاربو سے ایک نئی نسل بنانے کے امکانات پر غور کروں گا! مجھے یقین ہے کہ مسٹر چارلی [illegible] میری اس اسکیم کو بہت پسند کریں گے!"

"کیا تم [illegible] ہو!"

"[illegible] والے گول اور خوبصورت ہوں گے۔ یہ میرا دعویٰ ہے!"

"تو تم میرے ساتھ نہیں چلو گے!"

"نہیں اب مجھے لینڈی ڈاگ سے دلچسپی نہیں رہ گئی—!"

"خیر [illegible] پھر کسی دن تمہیں [illegible] ضرور [illegible] میں تمہیں بہت پسند کرتی ہوں! تم بزدل نہیں ہو! خواہ مخواہ بننے کی کوشش کرتے ہو!... اچھا!"

وہ اٹھ گئی! عمران اسے جاتے دیکھتا رہا! ذوجزا کے جاتے ہی روشیلا اور ریکی آندھی کی طرح ڈرائنگ روم میں داخل ہو گئیں! شاید وہ [illegible] کرنے سے ان کی گفتگو سن رہی تھیں!

عمران نے [illegible] کر سر کے بل کھڑے ہونے کی کوشش کی! لیکن ریکی نے اسے کامیاب نہ ہونے دیا!... عمران سیدھا کھڑا ہو گیا!

"ذوجزا سے تمہارا کیا رشتہ ہے!" ریکی نے چڑانے والے انداز میں پوچھا!

"ہم دونوں شاہی نسل سے ہیں!" عمران نے اکڑ کر کہا!

"[illegible]!" ریکی بولی! "ہم تو افسوس ظاہر کرتے ہیں!"

"[illegible] ہے؟"

"زلزلے نے تمہارا کمرہ تباہ کر دیا!" ریٹی نے معصوم لہجے میں کہا!

عمران کی جان نکل گئی... اس نے سوچا یقیناً ان دونوں زلزلوں نے اس کے کمرے میں تباہی پھیلا دی ہو گی۔ دوسرے ہی لمحے میں وہ تیزی سے دوڑتا ہوا اپنے کمرے کی طرف جا رہا تھا... وہاں سچ مچ اسے زلزلے ہی کی سی تباہی نظر آئی میزیں اور کرسیاں الٹی پڑی تھیں۔ تصویروں کے فریم دیواروں سے گر کر چکنا چور ہو گئے تھے۔ بہرحال آسانی سے ٹوٹ جانے والی چیزوں میں سے ایک بھی صحیح و سلامت نہیں تھی! عمران نے ایک ٹھنڈی سانس لی اور اس طرح سر ہلانے لگا جیسے سچ مچ وہ قہر خداوندی ہی رہا ہو! اس نے گھنٹی کا بٹن دبا کر اپنے آئرش ملازم کو بلایا...!

وہ بھی کمرے کی حالت دیکھ کر بوکھلا گیا! عمران نے جواب طلب نظروں سے اس کی طرف دیکھا۔

"جناب والا... میں نہیں جانتا!..."

"کیا نہیں جانتے!"

"میں نے اپنی ماں سے سنا تھا کہ گدھوں کے گرد خبیث روحیں منڈلاتی رہتی ہیں!... دیواروں پر گدھوں کے سر دیکھ کر میں ہمیشہ کانپ جاتا تھا!..."

"چلو ٹھیک کرو!" عمران نے منہ بنا کر کہا!

نوکر خاموشی سے اپنی گھنی مونچھوں پر ہاتھ پھیرتا رہا!

"کیا تم نے سنا نہیں!..."

"مجھے یقین نہیں آتا... کہ... کہ...!"

"کیا یقین نہیں آتا..."

"بھوت... بھوت..." اچانک بوڑھے آئرش کے حلق سے گھٹی گھٹی سی چیخیں نکلنے لگیں! اور عمران سچ مچ بوکھلا گیا! ادھر وہ ٹھوکر کھاتا ہوا کمرے سے بھاگا!

ٹھیک اسی وقت بٹلر نے آ کر سر ڈیکن کی آمد کی اطلاع دی! وہ شاید فون کا ریسیور رکھ کر ہی اپنے آفس سے چل پڑے تھے!

عمران اسٹڈی میں چلا گیا! سر ڈیکن ابھی بیٹھے بھی نہیں تھے۔

"یہ کیا واہیات شروع کی تھی تم نے؟"

"یہاں ڈچز آف ونڈلیو تشریف رکھتی تھیں اور اس لئے تشریف لائی تھیں کہ مجھے اپنے

[illegible] سے بات کی!"

"تو پھر!"

"تو پھر آپ سوچئے کہ وہ مجھ پر مہربان کیوں ہو گئی ہیں!"

"میں سمجھتا ہوں! یہ کیلی چیئرسن کا معاملہ!... [illegible] نے پچھلی رات تمہیں جو خوف زدہ کر دیا تھا!... اگر وہ اس سازش میں شریک ہے تو مجھے بڑا افسوس ہو گا!"

"ارے باپ!... یہ آپ کیا فرما رہے ہیں! کیلی چیئرسن ڈچز کی ایک اسسٹنٹ ہے!"

"اب میں بھی یہی سوچنے پر مجبور ہو گیا ہوں۔" سر ڈیکن بولے!

"یہ سلسلہ زیادہ دنوں تک نہیں چل سکتا!..."

"کیوں۔ کوئی خاص بات!"

"کیلی چیئرسن شاید اب لندن کی سب سے زیادہ مالدار عورت ہو گئی ہے!"

"وہ کس طرح!"

"مرحوم لارڈ ہیو چیتام کی جائیداد بھی اسی کو ملے گی!"

"یہ [illegible] نہیں ہو سکتی" عمران بڑبڑایا "لارڈ ہیو چیتام کی جائیداد مجھے ملنی ضروری تھی... [illegible] ان کے حصے میں آ گئی!"

"پھر تم اس پر شروع کر دی تم نے!..."

عمران کچھ نہ بولا... وہ کچھ سوچنے لگا تھا!

"[illegible] نے کہا" مرحوم لارڈ ہیو چیتام وہ کیلی چیئرسن کی طرف سے [illegible] ہیو چیتام کا ذکر اس وقت کیلی کی طرف منتقل نہیں کیا جا سکتا جب تک کہ کیلی معلوم نہ ہو جائے!"

"لارڈ ہیو چیتام کا کیلی چیئرسن سے کیا تعلق!"

"شاید کیلی کی والدہ کو ہیو چیتام خاندان سے تعلق تھی"

"کاش میری والدہ بھی...!" عمران اتنا کہہ کر خاموش ہو گیا!

"اب ہیو چیتام خاندان میں کیلی [illegible] کے آخری فرد لارڈ ہیو چیتام تھا!"

"کیا لارڈ ہیوبیتام اور پرنس آف وڈمیر میں بھی کوئی تعلق تھا!"

"ہاں ... ہاں ... ہو سکتا ہے کہ وہ دونوں دوست رہے ہوں!"

"نہیں ویسے کچھ بھی! ... میرا مطلب، رشتہ داری سے ہے ..."

"تب رشتہ داری نہیں تھی! ..."

"خیر تو اب آپ یعنی لندن کی پولیس اس سلسلے میں کیا کرے گی!"

"لندن کی پولیس اب کیلی پیٹرسن کے معاملے میں تحقیقات شروع کرے گی۔ کیونکہ مرحوم لارڈ ہیوبیتام کا وکیل اس پر اسرار کیلی پیٹرسن کی طرف سے مطمئن نہیں ہے! بذات خود اپنا اطمینان کرنا چاہتا ہے۔ اس لئے ڈچز کی یقین دہانی کافی نہیں ہو سکی!"

"میرے خدا ...!" عمران اچھل کر بولا "تب تو مجھے ہیوبیتام کے وکیل کے تابوت کے لئے ابھی سے آرڈر دے دینا چاہئے۔ ورنہ ہو سکتا ہے کہ وقت پر تیار نہ ملے!"

"پھر بکواس کرنے لگے!"

"اس کی موت بڑی پر اسرار ہوگی جناب! آپ لکھ لیجئے!"

"آخر کیوں!"

"اگر کیلی پیٹرسن آپ کی دانست میں فراڈ ہے تو یہی ہونا چاہئے! آپ خود سوچئے! وکیل کیونکر زندہ رہ سکتا ہے جسے ڈچز کی بات پر یقین نہ ہو!"

"مشکل! ڈچز انگلینڈ کی بڑی عورتوں میں سے ہے، لیکن وہ پولیس سے ٹکرانے کی ہمت نہیں کر سکے گی! مجھے یقین ہے!"

"کیوں نہیں کر سکے گی! میں آپ سے متفق نہیں ہوں! وہ بڑے جوڑ توڑ والی عورت ہے مجھے علم ہے کہ بارسوخ بھی ہے! کیا لندن کا پولیس کمشنر بھی اس کا احترام نہیں کرتا!" سر ڈیگو نے کوئی جواب نہیں دیا! عمران نے تھوڑی دیر بعد کہا "مجھے لارڈ ہیوبیتام کے وکیل کا پتہ چاہئے!"

"سکس اپر برکلے میوز!"

"شکریہ ...!"

"لیکن اس سے مل کر کیا کرو گے! ... اوہو! ٹھہرو ... اس سلسلے میں سنگ ہی کا کیا رویہ ہے!"

"سنگ ہی کا نام بھی نہ لیجئے! آج ہم دونوں میں محبت کا آخری اسٹیج بھی ہو گیا اتفاق تھا کہ

مل گیا ... اس اپنی خودداری کے کام آ گیا ورنہ مجھے دنیا تا دم آخر تک ... کی مہلت نہ ملتی۔"

سر ڈیگو کے استفسار پر اس نے پوری کہانی دہرا دی!

"کمال ... تو مجھے اس کا پتہ تھا! ورنہ ہو سکتا ہے کہ تمہاری زندگی خطرے میں پڑ جاتی۔ تم نے دنیا کے ایک خطرناک ترین آدمی کو چھیڑ دیا ہے! تم سنگ ہی کو نہیں جانتے! وہ ان لوگوں میں سے ہے جو قانون کی زد سے باہر رہ کر قانون شکنی کرتے ہیں! تم نے بہت برا کیا! اگر مجھے یہ معلوم ہوتا کہ تم اس طرح اس سے جا ٹکراؤ گے تو میں تمہیں ہر قیمت پر باز رکھنے کی کوشش کرتا!"

"میں دنیا کا احمق ترین آدمی ہوں جناب ... مجھے میرے حال پر چھوڑ دیجئے!"

"تم سنگ کو کیا سمجھتے ہو! اس کی رسائی وزارت خارجہ تک ہے! اگر یہ بات نہ ہوتی تو وہ انگلینڈ کے ساحل پر قدم بھی نہ رکھ سکتا!"

"میری رسائی بھی ... خیر چھوڑیئے! ان باتوں میں کیا رکھا ہے۔ بہرحال اب مجھے نئے سرے سے کام شروع کرنا پڑے گا ..."

"میرا خیال ہے کہ اب تم اس قصے سے الگ ہی ہو جاؤ! ہم دیکھ لیں گے!"

"اب یہ مشکل ہے جناب! بلکہ ناممکن بھی! ... یا تو وہ مجھے مار ڈالے گا! زندگی بھر یاد رکھے گا ... یہ نہیں [illegible] چپ ہو!"

"پھر اگر اس معاملے میں مجھ ہی کا خیال ہے تو پاول کے ساتھ مل کر کام کرو!"

"ہاں یہ ہو سکتا ہے! ... مگر پاول بہت چڑچڑا آدمی ہے اور عقل بھی معمولی رکھتا ہے اس سے بہتر تو سب انسپکٹر گونڈر رہے گا ..."

"نہیں! ... مسکارانس کے پیچھے پاول شروع ہی سے رہا ہے!"

"اور مجھے یقین ہے کہ آخر تک شروعات ہی رہے گی!"

"بہرحال میں نے پاول سے تمہارا تذکرہ کیا ہے! ... مگر وہ تمہیں صرف اس طالب علم کی حیثیت سے جانتا ہے، جو پچھلی رات ڈچز کے ساتھ تھا! ... اگر تم اسے حیرت زدہ کر سکے تو اسے [illegible] سے بلا جھجک پاؤ گے! پاول اسی قسم کا آدمی ہے!"

(۱۴)

مسکارانس خود تو کوئی چوہا ہی رہا ہو! لیکن لندن والے اس کا نام ہی سن کر حواس کھو بیٹھتے

تھے!... اس کے حملے بھی عجیب ڈھنگ سے ہوتے!... اس کی بہترین مثال وہ حملہ تھا جو ڈیو آف وڈ لمیر والے واقعے کے دو ہی دن بعد کیا گیا! یہ حملہ کیل پیٹرسن کے وکیل پر ہوا تھا! لوگوں کا خیال تھا کہ مکلارنس اس پر ہاتھ ڈالنے کی ہمت نہ کر سکے گا کیونکہ وہ مور گیٹ اسٹریٹ کی پولیس چوکی کے اوپر رہتا تھا۔ عمارت کے نچلے حصے میں پولیس چوکی تھی۔ اس کے اوپر کے فلیٹ میں وکیل کا آفس تھا اور وہ وہیں رہتا بھی تھا!

اچانک ایک پولیس پٹرول کار چوکی کے سامنے آ کر رکی اور اس پر سے چار باوردی آفیسر نیچے اتر کر وکیل کے فلیٹ میں پہنچنے کے لئے زینے طے کرنے لگے!

ٹھیک اسی وقت ہیڈ کوارٹر سے ریڈیو پر اعلان ہوا کہ کچھ پٹرول کاریں پراسرار طریقے پر غائب ہو گئی ہیں! لہٰذا جہاں کہیں کوئی پٹرول کار نظر آئے اسے ضرور چیک کیا جائے.... مور گیٹ اسٹریٹ چوکی کے انچارج نے یہ اعلان سنا اور گمشدہ کاروں کے نمبر بھی نوٹ کئے! اسے سامنے سڑک پر کھڑی ہوئی کار پر نظر پڑی اور وہ باہر نکل آیا.... کار خالی تھی اس میں بیٹھنے والے تو اوپر جا چکے تھے!... لیکن انچارج مطمئن ہو گیا کیونکہ گمشدہ کاروں کے نمبر اس کار کے نمبروں سے مختلف تھے۔ انچارج واپس چلا گیا... تھوڑی دیر بعد وہ چاروں وکیل سمیت نیچے اترے اور پٹرول کار فراٹے بھرتی ہوئی مور گیٹ اسٹریٹ سے نکل گئی! لیکن اگلے ہی چوراہے پر اسے رکنا پڑا۔ کیونکہ اس سے کچھ دیر پہلے بھی وہاں ایک پٹرول کار روکی جا چکی تھی! اسکاٹ لینڈ یارڈ کا ایک ذمہ دار آفیسر بھی وہاں موجود تھا اور پھر اس اتفاق کو کیا کہا جائے کہ کچھ دیر قبل چیک کی جانے والی پٹرول کار اور اس پٹرول کار کے نمبروں میں کوئی فرق نہیں تھا! حالانکہ یہ ایک ناممکن بات تھی اور ان میں سے ایک کار کے نمبر یقینی طور پر جعلی تھے۔

اسکاٹ لینڈ یارڈ کا آفیسر کیل پیٹرسن کے وکیل کو بھی پہچانتا تھا۔ لہٰذا اسے تعجب ہوا! اس نے کیل کے وکیل سے پوچھا کہ وہ کہاں جا رہا ہے! جواب میں وکیل نے بتایا کہ کیل پیٹرسن سے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے اسے یارڈ میں طلب کیا گیا ہے!

"میں تم کو حکم دیتا ہوں کہ چپ چاپ نیچے اتر آؤ!" آفیسر نے ان لوگوں سے کہا۔ مگر کار کے اندر سے ایک بے آواز ریوالور نے اس کا استقبال کیا!... آفیسر کے حلق سے ہلکی سی چیخ نکلی اور وہ سڑک پر گر کر تڑپنے لگا! اس کے سینے سے خون ابل رہا تھا!

پھر ریڈیو ٹیلیفون سے "مکلارنس" کا نعرہ بلند ہوا اور کار پھر فراٹے بھرنے لگی! [illegible] سے خوفزدہ ہو جاتے تھے! لیکن مکمل شخصیت چھپانے کے لئے ان لوگوں نے وہ [illegible] بھی کر دیا!

پھر اس کے بعد حقیقی معنوں میں مکلارنس کے آدمیوں نے قتل عام شروع کر دیا! اور یہ [illegible] بات ہے کہ شہر کے دوسرے حصے میں اسی نمبر کی دوسری کار گھیر لی گئی [illegible] مکلارنس کے آدمیوں کی تفریح تھی! وہ ریڈیو ٹرانسمیٹر کے ذریعہ لندن کی پولیس [illegible] رہتے تھے۔ پھر وہ جلد ہی اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے کیونکہ اسی نمبر کی دوسری [illegible] لی گئی!

[illegible] مکلارنس کے آدمی صاف نکل گئے.... وہ ٹرانسمیٹر کے ذریعے صرف ایسے ہی [illegible] سے متعلق اطلاعات دیتے جن سے انہیں گزرنا تھا— نتیجہ یہ ہوا کہ پولیس ادھر ادھر [illegible] کیل پیٹرسن کا وکیل مکلارنس کے ہتھے چڑھ گیا...

[illegible] وہی کار آکسفورڈ اسٹریٹ میں ایک جگہ کھڑی پائی گئی! اسکاٹ لینڈ یارڈ کے [illegible] چہرے اور انگلیوں کے نشانات کی تلاش شروع ہو گئی!... اس کے بعد کیا [illegible] کچھ نہ معلوم ہو سکا!

[illegible] خصوصی طور پر انسپکٹر پاول کے ساتھ کام کر رہا تھا۔ پاول... وہ اپنی زندگی سے [illegible] کیونکہ عمران بار بار اس کا نام بھول جاتا ہے! اور اسے [illegible] اس کا نام چاول نہیں پاول ہے۔

پاول کہتا تھا کہ سر ڈیکسن نے خواہ مخواہ ایک بلا اس کے ساتھ لگا دی ہے! کیونکہ پاول [illegible] کام [illegible] تھیوریاں [illegible] متعلق [illegible] کرتا.... وہ اس کے [illegible] پھرتے! ... اس کا طریقہ استدلال بالکل [illegible] ہوتا تھا [illegible] وقت وہ [illegible] بھی کرنے لگتا... گفتگو کرتے کرتے [illegible] انگلیوں [illegible] ایک [illegible] جاتے! [illegible] ہو جاتا... لہٰذا عمران اسے زیادہ نہیں پہچانتا تھا ایسے موقع پر [illegible] وہ سوچتا یہ کیسا آدمی ہے کہ اسے [illegible]

گراں گزرتی ہے!

پاول نے عمران پر ایک احسان ضرور کیا تھا!... وہ یہ کہ اس کا حلیہ ہی بدل کر رکھ دیا تھا!... پاول ذہنی طور پر خواہ کیسا ہی رہا ہو۔ لیکن میک اپ کے معاملے میں اپنا جواب نہیں رکھتا تھا! اسکاٹ لینڈ یارڈ کے سارے آفیسروں کو اس کا اعتراف تھا!... میک اپ کی تجویز پاول نے پیش کی تھی! اس کا خیال تھا کہ مکلارنس عمران کو پہچان گیا ہے! لہٰذا اس کی زندگی خطرے میں ہو سکتی ہے! اور بات یہ ہے کہ عمران نے اسے سنگ ہی سے بچایا تھا! [illegible] بہتر یہی ہے [illegible]... وہ سمجھتا تھا کہ سنگ ہی لازمی طور پر اس کی تلاش میں ہوگا! [illegible] زمانہ تھا کہ عمران میں زیادہ چنچل نہیں آئی تھی۔ مجرمانہ معاملات میں وہ کچا تھا! [illegible] کا سلیقہ تو بالکل ہی نہیں تھا۔ لہٰذا اس نے پاول کو باتوں پر چڑھا کر اس کے متعلق بھی بہت کچھ باتیں معلوم کر لیں اور اس کے عوض اس نے پاول سے وعدہ کر لیا کہ فرصت ملتے ہی وہ اسے مشرقی فنون پر گری سکھائے گا!... مشرقی فنون پر گری کا نام سنتے ہی پاول کی باچھیں کھل گئیں! اس نے اس کے متعلق قصے کہانیوں میں بہت کچھ پڑھا تھا!

بہرحال کچھ چیزیں دونوں میں ایسی تھیں جن کی بنا پر وہ ایک دوسرے کو پسند بھی کرتے تھے! انہوں نے اپنی تفتیش کا آغاز اس مکان سے کیا تھا جہاں عمران کو پچھلی بار مکلارنس [illegible] ملا تھا!... وہاں انہیں صرف ایک ہی بات معلوم ہو سکی اور یہ کہ مکان [illegible] خالی تھا!... اتفاق سے ایک آدمی ایسا بھی مل گیا جو اسے پہچانتا تھا اور اس کے نام سے واقف تھا!... اس نے بتایا کہ اس کا نام بروشا ہے اور عام طور پر بندرگاہ کے علاقے کے ہوٹل ڈی سام میں دیکھا جاتا ہے! ہو سکتا ہے وہ وہاں ملازم ہو! لیکن اس کے کام کی نوعیت وہ بھی نہیں بتا سکی۔

پاول اور عمران اس آدمی بروشا کا حلیہ ذہن نشین کر کے بندرگاہ کی طرف چل پڑے! ڈی سام ہوٹل اس علاقے میں گمنام نہیں تھا! نفاست پسند جہازی عموماً اسی ہوٹل کو دوسروں پر ترجیح دیتے تھے!

وہ دونوں سرِشام ہی وہاں پہنچ گئے۔ آج پاول بھی میک اپ میں تھا! عمران تو [illegible] ہی آئینہ دیکھ دیکھ کر اپنی صورت پر لعنت بھیجتا رہتا تھا! پاول کا خیال تھا کہ اسے اس وقت

تک اسی شکل و صورت میں تو رہنا چاہیے جب تک کہ مکلارنس گرفتار نہ ہو جائے!

وہ ڈی سام ہوٹل کی ایک میز پر جم گئے۔ کمرے کی فضا مختلف قسم کی شرابوں کی بو سے بوجھل ہو رہی تھی اور اس کے ساتھ ہی ساتھ بھانت بھانت کے تمباکوؤں کا دھواں بھی چکرا رہا تھا! پاول [illegible] ہونٹوں پر زبان پھیر کر منہ چلانے لگا!... وہ بے تحاشہ پیتا تھا اور اسے جوش و خروش کے ساتھ پیتا تھا جیسے اپنی محبوبہ کے والدین کے دشمنوں کا خون پی رہا ہو! عمران [illegible] دیکھ کر [illegible] انداز میں سر ہلانے لگا!

پاول نے ویٹر کو بلانے کا ارادہ کیا ہی تھا کہ عمران نے کہا "ہم یہاں شراب پینے نہیں [illegible] پاول... "

"[illegible] کیا یہاں بیٹھ کر ہم بھجن گائیں گے... مجھے یاد ہے کہ [illegible] میں نے ایک نظم میں پڑھا تھا"

"[illegible]"... عمران اس کے بیچ پر [illegible] "بروشا آ گیا ہے!... وہ [illegible] کاؤنٹر کے پیچھے!"

عمران نے اس آدمی کی طرف اشارہ کیا تھا۔ وہ کاؤنٹر کے پیچھے کھڑا شراب کی بوتلیں [illegible] رہا تھا! اس کے جبڑے بھاری تھے اور پیشانی بہت تنگ... [illegible] معلوم ہی نہیں ہو رہا تھا...

"[illegible] ہو سکتا ہے۔" پاول اپنے مخصوص لہجے میں [illegible] آنکھوں میں دیکھنے لگا جیسے بروشا کے وجود کی تمام [illegible]

"[illegible] دوسرے نام سے جانتا ہوں" پاول نے آہستہ سے کہا [illegible] یقین کے ساتھ نہیں کہہ سکتا۔ ہم تھک گئے ہیں!

[illegible] آدمی ہے۔ کیا [illegible]"

"تب تو ایک کام کا آدمی مل گیا" عمران بڑبڑایا۔

"[illegible] فون کر کے کسی کو یہاں بلا لیں جو اس کی نگرانی کر سکے!"

"[illegible]"... عمران نے کہا۔

"[illegible] کے خلاف ہے" پاول نے ہاتھ ہلا کر لہجے میں کہا۔

"میں نے اصول کا سبق آج تک نہیں پڑھا!...... یہ میری خوش قسمتی ہے!"

"میں بہت تھک گیا ہوں!" پاول بڑبڑایا۔ "دو چار پیگ لئے بغیر یہاں سے نہیں اٹھ
ساتھ ہی اس نے ایک ویٹر کو بلا کر وہسکی کا آرڈر دے دیا! عمران کو بڑا تاؤ آیا! ل
خاموش ہی رہا!...... ادھر پاول نے اصول سراغرسانی پر لیکچر دینا شروع کر دیا۔ جس کا لب
تھا" آرام کرسی" وہ بھاگ دوڑ کی بجائے ذہنی جمناسٹک کا قائل تھا اور اس کا خیال تھا
سراغرساں خود ہی بھاگ دوڑ شروع کر دے تو ماتحت نکمے ہو جاتے ہیں!

وہسکی اور سوڈا آ گیا!...... پاول نے بڑے پیار سے اپنے پائپ میں تمباکو بھری اور خو
تک اسے سلگاتا رہا! پھر وہسکی کی دو چار چسکیاں لے کر تمباکو کو دیا سلائی دکھائی! اور فضا
تیز قسم کے تمباکو کے دھوئیں کا اضافہ ہو گیا!

عمران بہت شدت سے بور ہو رہا تھا! اچانک اس نے بروشو کو کاؤنٹر کے پیچھے سے
دیکھا! وہ چند لمحے کمرے میں نظر دوڑاتا رہا پھر کسی کو کچھ اشارہ کیا...... ایک آدمی ایک کو
اٹھا اور دونوں باہر نکل گئے! پاول نیم باز آنکھوں سے انہیں دیکھتا رہا تھا۔ جیسے ہی عمران
نے اس کا بازو پکڑ لیا!

"یہ کیا حماقت ہے بیٹھو! کل اسے ٹھیک کریں گے!" اس نے اسے بٹھانے کی
کرتے ہوئے کہا! لیکن عمران ہاتھ چھڑا کر ایک طرف ہٹ گیا!

"جہنم میں جاؤ!" پاول بڑبڑایا اور پھر شراب پینے لگا!

(۱۳)

عمران پندرہ منٹ تک ان کا تعاقب کرتا رہا! لیکن ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے وہ دونو
سیر سپاٹے کے لئے ہوٹل ٹی سام سے نکلے ہوں! وہ ایک سڑک سے دوسری سڑک پر
کرتے رہے۔

عمران نے بھی تہیہ کر لیا خواہ اسے ساری رات پیدل چلنا پڑے وہ پیچھا نہیں چھوڑ
دونوں چلتے رہے! حتیٰ کہ عمران نے محسوس کیا کہ اب وہ گودی کی طرف جا رہے ہیں!
پھر وہ وہاں رک گئے جہاں گودی کی نگران پولیس چوکی تھی...... پھاٹک پر گزرتے وقت
کو انہوں نے شاید اپنے پاس دکھائے اور پھاٹک سے گزر گئے! عمران بھی آگے بڑھا

وہ پھاٹک سے نہیں گزر سکے گا لہٰذا اس نے سنتری کو وہ بیج دکھایا جو پاول نے اسے
وقت ضرورت استعمال کرنے کے لئے دیا تھا! یہ اسکاٹ لینڈ یارڈ والوں کا بیج تھا!...... وہ دیکھنے
کے بعد نہایت ادب سے ایک طرف ہٹ گیا۔ عمران نے پھاٹک سے گزرتے وقت محسوس کیا
کہ تعاقب کا سلسلہ منقطع ہو چکا ہے! کیونکہ بروشو اور اس کا ساتھی نظروں سے غائب ہو چکے
تھے! عمران پھر پلٹ پڑا۔ اس نے سنتری سے پوچھا!

"ابھی جو دونوں اندر آئے ہیں!"

"کون دونوں جناب! میں نہیں سمجھا جناب"

"ابھی دو آدمی جو کچھ دیر قبل یہاں سے گزرے تھے!"

"ان کا پتہ لگانا بہت مشکل ہے!" کانسٹیبل نے بڑے ادب سے جواب دیا!

عمران پھر آگے بڑھ گیا! وہ تو دراصل اس چکر میں تھا کہ کسی طرح بروشو سے جا ٹکرائے۔
کیونکہ اسے یقین تھا کہ اس کے ساتھ ایک اور آدمی بھی تھا ویسے اگر وہ اسکاٹ لینڈ والوں کا سہارا
لیتا تو بروشو کی گرفتاری بھی عمل میں آ سکتی تھی، مگر عمران یہ نہیں کرنا چاہتا تھا!...... اسے تو یہ
معلوم کر لینے کی دھن تھی کہ آخر یہ مکلارنس ہے کیا بلا!

اس نے جلدی ہی بروشو کو ایک جہاز کے قریب پا لیا! لیکن اب اس کا وہ ساتھی نہیں دکھائی
دے رہا تھا جو ہوٹل ٹی سام سے اس کے ساتھ آیا تھا!

لیکن یہ چونکا دینے والی بات بھی سامنے آئی! اس بروشو کی نگرانی ایک آدمی اور بھی کر رہا
تھا...... وہ ایک چینی تھا جسے پہچان لینے میں عمران کو کوئی دشواری نہیں ہوئی! یہ سنگ ہی کے
ساتھیوں میں سے تھا۔ اور پچھلے دنوں عمران پر حملہ کرنے والوں میں یہ بھی شامل تھا!......

اب عمران کیلئے ایک چھوڑ دو آدمی ہو گئے تھے! اسے بروشو اور چینی دونوں پر نظر رکھنی تھی!
بروشو تھوڑی دیر وہاں رکا ہوا جہازی قلیوں سے گفتگو کرتا رہا پھر ایک طرف چل پڑا۔

چینی برابر اس کا تعاقب کرتا رہا۔ عمران ان دونوں کے پیچھے تھا! وہ ٹیمز کے اس حصے میں
نکل آئے تھے جہاں بڑی بڑی بادبان دار کشتیاں کھڑی تھیں!...... ان میں دخانی اور بادبانی دونوں طرح
کی کشتیاں تھیں! چھوٹی چھوٹی لانچیں بھی تھیں۔ بروشو ایک بڑی بادبانی کشتی "سی ہاک" کے
سامنے رک گیا! یہاں روشنی زیادہ نہیں تھی!...... کچھ عجیب طرح کی مٹیالی روشنی جس نے

تاریک پانی پر جا بجا سرخ لہریے ڈال کر ماحول کو حد درجہ پراسرار بنا دیا تھا!

بروتو نے کسی لڑکی کو آواز دی! "ہلو... آرجنڈا..."

"ہے ہو!..." دوسری طرف سے آواز آئی... "بروتو؟"

"چلو جلدی کرو!..." بروتو نے ہانک لگائی!

ہی بائک کے عرشے پر ایک بڑی ہری کیس لیمپ روشن تھی!... عمران اس کے قریب ہی ایک کشتی پر جا چڑھا تھا جو بالکل تاریک پڑی تھی! اور شاید وہ کشتی ماہی گیری کے لئے تھی کیونکہ اس پر پہنچ کر عمران ایک جگہ جال کے ایک ڈھیر سے الجھ کر گرتے گرتے بچا تھا۔ یہاں اسے مچھلی کی بساند بھی محسوس ہوئی تھی!

بہرحال اس کشتی پر اس وقت عمران کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا! پھر اسے ہی بائک کے عرشے پر ایک مضبوط ہاتھ پیر والا لمبا تڑنگا آدمی دکھائی دیا جس کا چہرہ گھنی مونچھوں کی وجہ سے حد درجہ خوفناک معلوم ہوتا تھا! اس کے جسم پر ایک پتلون اور ایک قمیض تھی اور سر پر جہاز رانوں کی سی ٹوپی۔

"کیا ہے..." اس نے گونجیلی آواز میں پوچھا!

"اسے لے جاؤں گا" بروتو نے کہا۔

"ہاں! لے ہی جاؤ! ورنہ وہ شاید..." اس نے ایک گندی سی گالی کا اضافہ کر کے کہا "مر ہی جائے! میرا ہاتھ اٹھ جانے کے بعد رکنا نہیں جانتا! اور پھر وہ کتیا کا بچہ پاگلوں کی سی باتیں کرنے لگا ہے!"

"میں اسے لے جاؤں گا..." بروتو نے کہا! "لانچ کدھر ہے!..."

"ادھر!" مونچھوں والے نے ایک طرف ہاتھ اٹھا کر کہا۔ "ٹھہرو! میں چلتے چلتے اس کی تھوڑی سی مرمت اور کر دوں۔ ورنہ وہ تمہیں پریشان کر ڈالے گا!"

وہ کیبن میں گھس گیا اور تھوڑی دیر بعد ایک آدمی کو دھکے دیتا ہوا باہر لایا... عمران نے دیکھتے ہی بے ساختہ چونک پڑا... اس کے جسم کا اوپری حصہ ننگا تھا اور اس نے صرف ایک پتلون پہن رکھی تھی!... وہ کیبن سے نکل کر عرشے پر گرا... اور ساتھ ہی مونچھوں والے خوفناک آدمی نے اس پر ہنٹر چلایا!

"مجھے مت مارو... مجھے مت مارو!..." پٹنے والا آہستہ آہستہ بڑبڑایا! ہنٹروں کی اس ا

[illegible] آواز میں [illegible] تعلق تھا! [illegible] اسے عرشے سے خشکی کے لئے اس پر [illegible] آ رہی تھی [illegible] اس کی آواز گھٹی گھٹی سی وجہ سے آگے نہیں بڑھی!

عمران نے اس سے اندازہ لگایا کہ وہ ہوش میں نہیں ہے ورنہ چیخ چیخ کر آسمان سر پر اٹھا لیتا

مونچھوں والے نے ہنٹر ایک طرف ڈال دیا اور بروتو سے خشیلی آواز میں بولا! "اب وہ مردار دکھتا ہے۔ اسے اٹھاتا کیوں نہیں!"

"ارے آرجنڈا... تو ہوش میں ہے یا نہیں!..." بروتو کو بھی شاید غصہ آ گیا تھا!

اس کے جواب میں آرجنڈا نے اسے ایک گندی سی گالی دی اور عرشے سے چھلانگ لگا کر [illegible] دوسرے ہی لمحے میں وہ بروتو عرشے پر پہنچ چکا تھا!

"آرجنڈا تو نشے میں ہے" بروتو نے جھلائی ہوئی آواز میں کہا... "میں اس وقت تم سے جھگڑا نہیں کروں گا۔ اسے اٹھانے میں میری مدد کرو!"

"کیا میں تیرے باپ کا نوکر ہوں...!" آرجنڈا نے چاقو کو گردش دے کر کہا! اتفاقاً چاقو کے پھل کی نوک بروتو کے گال سے ٹکرا گئی۔ بس پھر کیا تھا! بروتو آرجنڈا پر ٹوٹ پڑا... اور دونوں جنگلی بھینسوں کی طرح ایک دوسرے کے ٹکریں مار رہے تھے... کبھی وہ گتھے ہوئے نیچے گر جاتے اور کبھی اٹھ کر ایک دوسرے کو ریلنے لگتے! اسی طرح وہ کیبن کی دوسری طرف پہنچ گئے!... شاید وہ اس کوشش میں تھے کہ ان میں سے ایک پانی میں جا گرے!...

عرشے کا وہ حصہ جہاں بیہوش آدمی پڑا تھا ویران ہو گیا... دفعتاً عمران کو عرشے پر ایک تحریک دکھائی دی! یہ وہی جھکی تھا جو بروتو کا تعاقب کرتا ہوا یہاں تک آیا تھا۔ وہ چپکے سے بیہوش آدمی تک پہنچ گیا۔

پھر کسی بندر کی سی پھرتی سے اسے اپنی پشت پر لاد کر [illegible] عمران نے [illegible] سے ہلاتے ہوئے اپنی مٹھیاں سختی سے بھینچ لیں پھر وہ بھی چپ چاپ کشتی سے اتر گیا! کشتی سے بیٹھ کر پیادہ کشتیوں کی آڑ لیتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا!

وہ سوچ رہا تھا کہ وہ اسے کس طرح اور کہاں لے جائے گا کیونکہ آگے ہی [illegible] پولیس کی چوکی تھی

چینی چلتے چلتے رک گیا!۔۔۔ یہاں اس جگہ بالکل سناٹا تھا اور پانی میں متعدد لانچیں پڑی ہوئی تھیں! چینی نے بیہوش آدمی کو زمین پر ڈال دیا اور پانی میں گھس کر لانچوں کو ٹٹولنے لگا۔ شاید اسے کسی ایسی لانچ کی ضرورت تھی جس کا انجن مقفل نہ ہو! دوسرے ہی لمحے میں عمران نے کسی لانچ کے اسٹارٹ ہونے کی آواز سنی۔ ایک لانچ دوسری لانچوں کی قطار سے آگے نکل کر بڑھ رہی تھی!۔۔۔ سی ہاک سے اب بھی ڈھول دھپے اور گالی گلوچ کی آوازیں آ رہی تھیں۔ شاید ان کی لڑائی ابھی خطرناک اسٹیج پر نہیں پہنچی تھی! لانچ کچھ دور جا کر بالکل کنارے سے لگ گئی۔ اس کا انجن بند کر دیا گیا! اور چینی کود کر بیہوش آدمی کی طرف آنے لگا۔۔۔ لیکن عمران زمین پر گر کر پیٹ کے بل رینگتا ہوا پہلے ہی سے اس کے قریب پہنچ چکا تھا اور چپ چاپ تاریکی میں پڑا چینی کی آمد کا انتظار کر رہا!

پھر جیسے ہی چینی بیہوش آدمی کو اٹھانے کے لئے جھکا۔۔۔ عمران نے اس کی گردن دبا لی اور پھر اس انداز میں اپنی گرفت مضبوط کر دی کہ چینی کے حلق سے ہلکی سی آواز بھی نہ نکل سکی۔۔۔ ذرا سی دیر میں وہ کسی شہتیر کی طرح عمران پر ڈھیر ہو گیا۔ وہ بیہوش ہو چکا تھا! عمران نے اسے پرے دھکیل کر بیہوش آدمی کو اپنی پشت پر لادا اور لانچ کی طرف چلنے لگا۔۔۔ وہ جلد سے جلد لانچ پر بیٹھ کر جزیرے پولیس کی چوکی تک پہنچ جانا چاہتا تھا کیونکہ اس کی پشت پر جو کوئی بھی تھا اس کے لئے بہت اہم تھا! وہ اسے پہچانتا تھا! اس سے پہلے بھی کئی بار دیکھ چکا تھا۔۔۔ یہ ڈچز آف ونڈمیر کا پرسنل سیکرٹری تھا! اس نے اسے اس رات بھی ڈچز آف ونڈمیر کے ساتھ دیکھا تھا۔ جب وہ مسٹر ڈکسن کے یہاں کی تقریب میں شرکت کی غرض سے لندن آئی تھی!

(۱۴)

دوسرے دن شام کو عمران چاول سے ملا۔ چاول اسے دیکھتے ہی اچھل پڑا۔ وہ شاید ابھی ابھی کہیں سے تھکا ہارا واپس آیا تھا!۔۔۔ اس کے چہرے پر کبیدگی کے آثار تھے!

"میں نے تمہیں منع کیا تھا!" اس نے چیخ کر کہا۔

"یہ پچھلے سال کی بات ہے مسٹر چاول!"

"چاول"۔۔۔ چاول میز پر گھونسہ مار کر غرایا "اپنا سر کھوپڑی میں رکھا کرو۔ سمجھے!۔۔۔ تم نے پچھلی رات بدھو کا تعاقب کر کے سارا کھیل بگاڑ دیا!"

"کیا بات ہے!" عمران نے کرسی کھینچ کر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

"میں ضرور... ڈکسن نے تمہیں مجھ سے ساتھ نہ لگایا ہوتا تو میں تمہیں گولی مار دیتا!"

"میں کوئی جواب گولی سے دینے والوں کی پرواہ کروں۔۔۔ یہ بتاؤ کہ مجھ سے غلطی کیا ہوئی ہے؟"

"تمہاری وجہ سے بدھو قتل کر دیا گیا!۔۔۔"

"ہائیں۔۔۔ کب کہاں!؟"

"اس کی لاش بحر کے کنارے ملی ہے!"

"کس جگہ؟"

"جہاں ماہی گیروں کی کشتیاں رکتی ہیں!۔۔۔"

"کیا وہاں کوئی بڑی کشتی "سی ہاک" بھی موجود تھی!"

"کیا تم مجھے بالکل الو سمجھتے ہو" چاول دہاڑا۔۔۔ "وہ اس وقت اسی کشتی میں تھا"

"تم نے "سی ہاک" کہیں "سی ہاک" کہا تھا" عمران نے سنجیدگی سے جواب دیا!

"میں نے کبھی نہیں دیکھا تھا! تم آخر مجھے سمجھتے کیا ہو؟"

"کسی بھی وقت کے قابل ہو سکتے ہو!" عمران نے انتہائی سنجیدگی سے کہا "اس لئے موقع ملتے ہی تم مقصد سے متعلق چیز کو بھی نظر انداز نہیں کر سکتے!"

چاول خاموشی سے عمران کو دیکھتا رہا! پھر میز کی دراز سے وہسکی کی بوتل نکالی اور دو تین گھونٹ لئے۔۔۔ پھر اسے دوبارہ دراز میں رکھتا ہوا بولا "تم میں سراغ رسانی کا مادہ ضرور ہے۔ لیکن ذاتی تربیت کی کمی کی وجہ سے جلد باز ہو! تمہیں پچھلی رات اس کا تعاقب نہیں کرنا چاہئے تھا! ہو سکتا ہے کہ سکارلس کے کسی دوسرے آدمی نے تمہیں تعاقب کرتے دیکھ لیا ہو!"

"میں بہت بیوقوف آدمی ہوں، مسٹر۔۔۔ چچ۔۔۔ چاول۔" عمران نے رو دینے والی آواز میں کہا!۔۔۔ وہ جانتا تھا کہ چاول کتنا خوشامد پسند ہے!۔۔۔ وہ دراصل بدھو کی لاش کے متعلق معلوم کرنے کے لئے بے چین تھا!۔۔

چاول اس وقت نشے میں بھی تھا اس لئے یہ ضروری تھا کہ اسے عرش سے فرش پر لانے سے پہلے عمران تھوڑی سی چاپلوسی بھی کرے ورنہ چاول کے فرشتوں کو بھی علم نہیں تھا کہ

عمران نے پچھلی رات کون سا کارنامہ انجام دیا ہے!۔۔ پاول تو الجھ رہا عمران نے سرزنش [illegible] اس کے بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا۔۔۔ وہ بے ہوش گوہن کو اپنی کار میں ڈالے ہوئے سیدھا پولیس کی چوکی میں پہنچا۔۔۔ وہاں اسکاٹ لینڈ یارڈ کا پاس دکھا کر وہ کانسٹیبلوں کو حاصل کیا اور مدد سے گوہن کو ایک پرائیوٹ ہسپتال میں داخل کرادیا۔۔۔ یہاں بھی اسکاٹ لینڈ کے نشان ہی نے مدد کی ورنہ شاید وہ اتنی آسانی سے اسے داخل بھی نہ کرا سکتا۔۔۔ یہ شناختی اسے سر ڈیکن ہی کے ذریعہ ملا تھا عمران نے شرط لگا رکھی تھی۔۔۔ ظاہر ہے کہ لندن جیسے شہر میں قانونی مضبوطی کے بغیر کچھ کر گذرنا آسان کام نہیں تھا۔ اسی لئے عمران نے ڈیکن سے وہی آسانیاں طلب کی تھیں جو اسکاٹ لینڈ یارڈ کے سراغرسانوں کو حاصل تھیں!

پچھلی رات سے اب تک وہ متعدد بار اس پرائیوٹ ہسپتال کے چکر لگا چکا تھا! گوہن کے متعلق تسلی بخش رپورٹ نہیں ملی تھی۔۔۔ ڈاکٹروں کا کہنا تھا کہ اس کی ذہنی حالت ٹھیک نہیں ہے۔ حد سے بڑھے ہوئے تشدد نے اس کا دماغ الٹ دیا ہے! مگر وہ اس کے مستقبل سے مایوس نہیں تھے! ان کا خیال تھا کہ آہستہ آہستہ اس کے حواس واپس آجائیں گے!

عمران اس وقت پاول سے گفتگو کے دوران میں بھی اس کے متعلق سوچتا رہا تھا۔ [illegible] نے اس کی رو دینے والی آواز سنی اور اٹھ کر اس کا شانہ تھپکنے لگا پھر ہمدردانہ انداز میں بولا "نہ رو۔۔۔ میں تمہیں دنیا کا سب سے بڑا سراغرساں بنادوں گا۔ مگر پہلے تم [illegible] عادت ڈالو۔۔۔ نیچے سے شروعات کرو! پھر میری ہی طرح دنیا کی [illegible] پینے لگو گے"

"اچھا میں کل ہی سے شروع کردوں گا" عمران نے سعادت مندانہ انداز میں کہا۔

"جولا شیلے کے قریب جس کی لاش ملی تھی اس کی شناخت ہوئی تھی؟"

"ابھی نہیں۔۔۔ وہاں شاید اسے کوئی نہیں جانتا تھا۔ ہم کوشش کر رہے [illegible] پھر [illegible] آیا تھا کہ پھر [illegible] ایک لاش اور۔۔۔"

"شکریہ۔۔۔ بیوقوف۔۔۔" عمران نے احمقانہ انداز میں سر ہلا دیا۔

"ایک پچھلی رات کی لاش! مجھے صحیفوں سے بڑی نفرت ہے۔"

"وہ کہاں ملی تھی!" عمران نے متفکرانہ انداز میں پوچھا۔

"وہیں قریب ہی! کسی نے اسے ریت میں دفن کرنے کی کوشش کی تھی۔"

"بس۔۔۔ یا اللہ ابھی مر وہ صندوق میں ہوں گی!"

"ابھی نہیں۔۔۔ لیکن مجھے [illegible] مجھے یاد ہے کہ وہ صندوق میں تھا [illegible]

[illegible] ایک بھی [illegible] کھائی ہے!"

[illegible] عمران نے اسے اٹھنے کا اشارہ کر کے کہا۔

"[illegible] کب [illegible] جائے گا"

"[illegible] چاہتے ہو تو [illegible] کے تین فوٹو گرافر میرے ساتھ کرو!"

[illegible]

"[illegible] باہر جا کر آتے ہیں پھر فوٹو گرافروں سے کہوں گا کہ اب لو تصویریں [illegible] باہر چھوڑ دوں گا۔۔۔ احمق آدمی!۔۔۔ تم پاول سے گفتگو کر رہے ہو!"

"مجھے تین فوٹو گرافر چاہئیں! اگر تم انتظام نہ کر سکو تو میں سر ڈیکن کو فون کر دوں!"

پاول نے فون کا ریسیور اٹھا کر فنگر پرنٹ سیکشن کے تین فوٹو گرافروں کو طلب کیا تھا وہ بھی [illegible] کے بعد ہی پاول کے کمرے میں پہنچ گئے! اس دوران میں وہ عمران کو جرمن زبان میں گالیاں دیتا رہا تھا یہ سمجھ کر کہ عمران جرمن سے نابلد ہے!

عمران نے وہاں سے چلتے وقت جرمن ہی میں کہا "جب تم مجھے دنیا کا سب سے بڑا سراغرساں بناؤ گے اس وقت میں تمہیں [illegible] میں گالیاں دوں گا"

پاول حیرت سے منہ پھاڑے اسے جاتے دیکھتا رہا!

وہ سب سے پہلے مردہ خانے پہنچا۔۔۔ پچھلی رات والی لاش دیکھتے ہی اس نے اسے [illegible] یہ وہی تھا جو پچھلی رات [illegible] کا تعاقب کر رہا تھا اور [illegible] عمران [illegible] کر کے [illegible] تھا۔ اس کے سینے میں [illegible] نظر آیا [illegible] مقام پر [illegible] کیا گیا تھا۔ [illegible] زخم اسے [illegible] سینے پر [illegible]

مردہ خانے سے نکل کر فوٹو گرافروں سمیت وہ [illegible] کی طرف روانہ ہو گیا [illegible] یقین تھا کہ وہ "ٹی پاک" پر آرینڈا کو نہیں پا سکے گا! پچھلی کے قتل سے ظاہر ہو رہا تھا "ٹی پاک" [illegible] حالات میں پچھلی تھی! آرینڈا اسے کہیں اور لے جا کر اپنے لئے خود ہی کنواں کھودنے کی حماقت نہ کرتا۔۔۔ پچھلی کا قتل اسی پر دلالت تھا کہ آرینڈا بروقت ہوشیار ہو گیا

تھا!... بروشو کو ختم کرکے وہ قدرتی طور پر عرشے کے اس حصے میں آیا ہو گا جہاں [illegible] گوہن کو چھوڑا تھا اور پھر وہاں اسے نہ پاکر نیچے اترا ہو گا!... اور پھر ظاہر ہے کہ بیہوش [illegible] اس کی نظر ضرور پڑی ہو گی!... گوہن غائب... ایک بیہوش ہستی کی موجودگی [illegible] صورت میں... آرنلڈا کا ہوشیار ہو جانا لازمی تھا!

عمران کا خیال درست نکلا! "تی پاک" موجود تھی! لیکن آرنلڈا غائب! اسے صبح ہی سے [illegible] نے نہیں دیکھا تھا!... کشتی کا کیبن خالی پڑا تھا اس میں کسی قسم کا سامان بھی نہیں تھا [illegible] بولی تھی اور شاید اسے بھی ماہی گیری کے لئے استعمال کیا جاتا رہا تھا کیونکہ عرشے [illegible] گوشے میں کئی بڑے بڑے جال رکھے رہتے تھے! عمران نے فوٹو گرافروں کو [illegible] دکھائیں۔ جہاں انہیں انگلیوں کے نشانات تلاش کرنے تھے! فوٹو گرافر بھورے رنگ کا [illegible] چھڑک چھڑک کر تصویریں لیتے رہے! اور عمران دوسرے ماہی گیروں سے پوچھ گچھ کرتے لگا!

اس تفتیش کا ماحصل یہ تھا کہ آرنلڈا ہی اس کشتی کا مالک تھا! پانچ آدمی اس کا ہاتھ بٹاتے [illegible] مگر جب سے اس کا پاگل چھوٹا بھائی کشتی پر آیا تھا آرنلڈا نے ماہی گیری قریب قریب ترک کر [illegible] تھی! بھائی کی وجہ سے وہ بہت پریشان تھا اور اسے دن رات کیبن میں بند رکھتا تھا! اکثر رات [illegible] کیبن سے چیخیں بلند ہوتی تھیں اور دوسرے ماہی گیر سمجھ جاتے کہ آرنلڈا کے بھائی پر پاگل [illegible] دورہ پڑا ہے!

"آرنلڈا کو کب سے جانتے ہو!" عمران نے ایک بوڑھے ماہی گیر سے پوچھا!

"پچھلے دس سال سے جناب!..." ماہی گیر نے جواب دیا!

"تم یہاں کب سے ہو! میرا مطلب اس گھاٹ سے ہے!"

"چودہ سال کی عمر سے جناب!... اور اب میرا پچاسواں سال شروع ہوا ہے!"

"کیا آرنلڈا... ہمیشہ کشتی پر رہتا تھا!"

"نہیں جناب! وہ کبھی کبھی... یہاں آتا تھا!... لیکن جب سے اس کا بھائی آیا ہے! [illegible] رات یہیں رہتا تھا..."

"لیکن آرنلڈا کی مستقل قیام گاہ کہاں ہے!"

"یہ شاید کسی کو بھی نہ معلوم ہو!— اس نے کبھی کسی کو نہیں بتایا!... ویسے شاید [illegible]

[illegible] پولیس کی چوکی سے معلوم ہو جائے کیونکہ وہاں ہمارے نام اور پتے نوٹ کئے جاتے ہیں! اہم جزیرے کی طرف سے اسمگلنگ کا خدشہ بھی رہتا ہے نا!"

وہ لوگ ابھی کام ختم کر چکے تھے عمران انہیں رخصت کر کے تنہا پولیس چوکی پہنچا!... وہاں سے آرنلڈا کا مکمل پتہ حاصل کر کے اس مقام کے لئے روانہ ہو گیا!... مگر مایوسی!... وہاں [illegible] اس حلیے کے آدمی کو کوئی نہیں جانتا تھا... اس عمارت میں آرنلڈا نام کا کوئی آدمی کبھی نہیں رہتا تھا! عمران نے دربان کی مدد سے آرنلڈا کا حلیہ سمجھانے کی کوشش کی... لیکن [illegible] آواز میں "ہاں" "پھر!"... خدا کی پناہ لمبے پتلے آدمیوں سے دنیا بھری پڑی معلوم ہوتی ہے... میں ایسے کسی آدمی کو نہیں جانتا کوئی ایسا [illegible]"

عمران کسی اداس بھیڑ کی طرح تھکا تھکا سا واپس ہوا!

(۱۵)

دوسرے دن ایک حیرت انگیز رپورٹ عمران کے سامنے آئی! یہ رپورٹ اسکاٹ لینڈ یارڈ کے ماہرین نشان انگشت نے ترتیب دی تھی!— رپورٹ کا سب سے زیادہ سنسنی خیز حصہ وہ تھا جس میں ایک مخصوص نشان کے متعلق بحث کی گئی تھی! یہ نشان تین مختلف مقامات پر ملا تھا! "تی پاک" نامی کشتی پر کیبن میں!... اس عمارت میں جہاں ڈچز آف وڈلفیز اور عمران کو پکڑ کر لے جایا گیا تھا!... اور بروشو کی لاش پر... اس کے گلے میں چاندی کا ایک مستطیل تعویذ تھا اس پر یہ نشان ملا تھا!

جب عمران یہ رپورٹ پڑھ چکا تو اس کے ذہن میں کیلی پیٹرسن کے الفاظ گونج اٹھے!

"مسٹر لکس یہ ہے... لمبا آدمی... یہ نکل کر جانے نہ پائے!"

لمبا... آدمی!... اس عمارت میں اتنا لمبا آدمی کوئی اور نہیں تھا... مگر یہ آرنلڈا... عمران سوچنے لگا! آرنلڈا بھی کم و بیش اتنا لمبا رہا ہو گا... تو کیا... مکلارنس وہی ہے!... عمارت میں صرف وہی ایک لمبا آدمی تھا... اور وہ نشان اسی کی گردن کے پیچھے پر تھا جس پر عمران نے اسے پیچھے دیکھا تھا!... وہی نشان کشتی میں بھی موجود تھا!... متعدد جگہوں پر... پھر وہی نشان بروشو کے تعویذ پر بھی تھا... ہو سکتا ہے کہ آرنلڈا نے لاش کے دوران میں اس کا گلا گھونٹنے کی کوشش کی ہو اور کھینچنے کے طور پر بے خیالی میں اپنی انگلی کا نشان تعویذ پر چھوڑ گیا

ہو --- وہ سوچتا رہا اور پھر اسے یہ خیال ترک کر دینا پڑا کہ ڈیوک آف ونڈلمیر بھی [illegible] معاملے میں [illegible] اگر آربلا [illegible] اس [illegible] اس سے [illegible] عمران سوچتا رہا [illegible] ہو گئی! کیونکہ مکلارنس جیسے مجرموں کے ہزاروں روپ ہوتے ہیں! ایک ہی آدمی کے مختلف شکلوں میں آتے ہیں۔ ورنہ ان کا بھانڈا ہی نہ پھوٹ جاتا! ... ہو سکتا ہے آربلا بھی مکلارنس ہی کا ایک روپ ہو [illegible] سکتا ہے اور وہ لوگ انتہائی تشدد دیکھنے کے بعد بھی مکلارنس کی حقیقت سے لاعلمی ظاہر کرتے جو اکثر اس کا کام کرتے ہوئے پولیس کے ہتھے چڑھ جاتے تھے!

اس پر تو عمران کو سو فیصدی یقین ہو گیا تھا کہ آربلا اور وہ لمبا نقاب پوش ایک ہی آدمی تھا پھر اسے یہ بھی یاد آیا کہ لمبے نقاب پوش کے لہجے میں شائستگی تھی... اس کے برخلاف آربلا کا لہجہ جاہلوں اور نچلے طبقے کے لوگوں کا سا تھا --- کیونکہ آوازوں میں شائستگی تھی لہٰذا اب یہ خیال اس کے ذہن میں جڑ پکڑنے لگا تھا کہ مکلارنس بیک وقت مختلف شکلوں میں اپنے گروہ کے آدمیوں کے سامنے آتا تھا اور اسی لئے اب تک اس کی صحیح شخصیت پردۂ اخفا میں رہی تھی کبھی وہ مکلارنس بن جاتا ہے اور کبھی خود ہی اس کا ایک ادنیٰ ملازم!

پھر [illegible] کے پرائیویٹ سیکرٹری [illegible] جانے کے بعد اس نے اس کے پرائیویٹ سیکرٹری کوکلی کے متعلق [illegible] [illegible] کے نشانات بھی تھے... لیکن یہ معلوم ہوتا تھا جیسے اذیت رسانی کی آخری حد [illegible] ختم ہو گئی ہوں! ... یہ اس بات کا کھلا ہوا ثبوت تھا کہ [illegible] کلی کے متعلق [illegible] کو چھوڑ دیا تھا... اسی طرح آج ہی [illegible] کو بھی چھوڑ دیا گیا تھا... اس کا بیان تھا کہ اسے [illegible] دھمکایا گیا تھا اذیت بھی ہوئی تھی مگر زیادہ نہیں۔

مور گیٹ اسٹریٹ کی پولیس چوکی سے اطلاع ملتے ہی [illegible] سے ملنے کے لئے

[illegible] انہوں نے اس سے سوالات کر کے جو خاص بات معلوم کی تھی وہ کم از کم عمران کی نظروں میں [illegible] بات نہیں تھی! [illegible] ایک جگہ کچھ دور چلنے کے بعد اس کی آنکھوں پر پٹی باندھ دی گئی... اور جب اس نے کھلا ہوا آسمان دیکھا تو وہ بیہوشی کی بعد کی حالت تھی! [illegible] بیہوش کر کے شاہراہ پر ڈال گئے تھے!

[illegible] اس کے علاوہ اور کچھ نہ سوچ سکا کہ کوہن پر انتہائی تشدد اسی لئے کیا ہو گا [illegible] کرے --- اور پھر اب وہ ہاتھ ڈالنے سے رہے کیونکہ پچھلے دنوں کی [illegible] ڈیوک آف ونڈلمیر نے [illegible] فوج کا ایک دستہ طلب کر لیا تھا جو ونڈلمیر کیسل کے [illegible] ایسے حالات میں وہاں مکلارنس یا اس کے آدمیوں کا گزر ممکن نہیں تھا! [illegible] واقعات کی چھان بین [illegible] ابھی تک کوہن کی ذہنی حالت ایسی درست [illegible] کے کسی بیان پر یقین کر لیا جاتا! ڈاکٹروں کی رائے کے مطابق وہ خطرے [illegible] ذہنی حالت قابلِ اطمینان نہیں تھی! ابھی وہ [illegible] کی باتیں کر جاتا [illegible]

[illegible] کو لندن میں گویا زلزلہ آ گیا... کئی جگہ مکلارنس کے کارنامے [illegible] کافی [illegible] حقیقت [illegible] مقصد حاصل کرنے [illegible]

آخر آج کے حملے حیرت انگیز تھے... ایک [illegible] زیادہ تر [illegible] ہسپتالوں پر ہوئے تھے [illegible] کی بنا پر سارے لندن میں بے چینی پھیل گئی! [illegible] ہسپتالوں پر [illegible] مکلارنس [illegible] ہسپتالوں [illegible] متعدد ہسپتالوں سے [illegible] کے مریضوں کی اموات کی اطلاعات تھیں! [illegible] انہیں حملوں کا نتیجہ تھیں... لندن کی پولیس حیران تھی کہ آخر ہسپتالوں پر حملے [illegible] سارے حملے قریب قریب [illegible] ہسپتالوں پر ہوئے تھے [illegible]

عمران ان حملوں کا مقصد سمجھتا تھا!... اس نے گوہن کو ایک پرائیویٹ ہسپتال میں داخل کرا دیا تھا مگر اس خیال سے نہیں کہ وہ وہاں مکلارنس کی دستبرد سے محفوظ ہو سکے گا بلکہ وہ چونکہ [illegible] ہسپتال تھا۔ یہاں عمران جلد سے جلد پہنچ سکتا تھا! یہ بات اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھی کہ مکلارنس گوہن کی تلاش کے سلسلے میں ہسپتالوں پر چھاپے شروع کر دے گا۔...

بہر حال اس واقعے سے وہ اس نتیجے پر پہنچا کہ گوہن مکلارنس کے لئے بڑی اہمیت رکھتا ہے! [illegible] آف وڈلمیر اور کیلی کے قتل سے بھی زیادہ اہمیت رکھتا ہے! ورنہ وہ اس کے لئے اتنی دردِ سری کیوں مول لیتا۔ ظاہر ہے کہ اس طرح دن دہاڑے کھلے عام شہر کے بھرے مجمعوں میں حملہ آور ہونا آسان کام نہیں تھا۔

یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ ہو ہو کے علاقے میں دو مختلف پارٹیوں کے درمیان [illegible] چلیں! ان میں سے ایک پارٹی مکلارنس کے نام کے نعرے بھی لگا رہی تھی!... تیسری پارٹی کے متعلق کچھ نہیں معلوم ہو سکا! عمران سمجھ گیا کہ وہ سنگ کے آدمیوں کے علاوہ نہیں ہو سکتے! کیونکہ ہوہو میں سنگ کی ذریات کی آبادی بکثرت تھی!

بعد کی اطلاع تھی کہ کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آ سکی!

عمران کے سامنے ایک پروگرام تھا اور اس نے پاول کو بھی اس سے مطلع کر دیا تھا!

پاول بڑی حد تک رام ہو چکا تھا اب وہ عمران سے بہت کم اختلاف کرتا! "سی ہاک" والے معاملے نے اس کی عقل درست کر دی تھی اور اس نے عمران سے خوشامدانہ لہجے میں کہا تھا کہ وہ اس کی اس کوتاہی کا تذکرہ ایکس ٹو سے نہ کرے۔ عمران نے اس شرط پر وعدہ کر لیا تھا کہ پاول اس کی تجاویز کو حقارت کی نظر سے نہیں دیکھے گا!

پروگرام یہ تھا کہ آج رات وہ دونوں وڈلمیر جائیں! ظاہر ہے کہ وہ فیصل کی حدود میں روک ٹوک داخل ہو جائیں گے! کیونکہ اسکاٹ لینڈ یارڈ کا شناختی نشان تو [illegible] کے لئے بھی اہم ہوتا ہے چہ جائیکہ پولیس والوں کے لئے!

نو بجے وہ دونوں کار میں بیٹھ کر قصبہ وڈلمیر کی طرف روانہ ہو گئے! آج موسم خوشگوار تھا اس لئے عمران کو توقع تھی کہ پاول کی کار میں کچھ نہ کچھ [illegible]

"مگر اس بھاگ دوڑ کا مقصد تو تم نے بتایا ہی نہیں!" پاول نے جماہی لیتے ہوئے کہا!

"میں نے وڈلمیر کو بہت دنوں سے نہیں دیکھا!" عمران نے ایک طویل سانس لے کر دردناک لہجے میں کہا۔ "اس کی یاد دل میں چٹکیاں لے رہی ہے!... آہ بھرنے کی کوشش کرتا ہوں تو کچھ اس طرح ہچکی ہونے لگتی ہے۔ جیسے مچھر کاٹ رہے ہوں!"

"بکواس!" پاول نے قہقہہ لگایا۔ "آج تم نے شراب پی رکھی ہے! تو پھر مجھے بھی تو دو... تمہیں خاص نہیں پالوں کا میرے پاس اور جوس کی بوتلیں بھی ہیں!"

"میں ایک کٹّی جوس باپ کا بیٹا ہوں!"

"کٹّی جوس کیا ہوتا ہے!" پاول نے حیرت سے کہا!

"جو کم جوس کا عادی ہوتا ہے!... مگر اچھا پاول تم اس مہم میں شراب نہیں پیو گے!"

لیکن پاول تو پہلے ہی سیٹ کے نیچے ہاتھ ڈال کر بوتل نکال چکا تھا!

"پاول نہ پیئے تو کیا مصیبت ہے!..."

"مگر تم نشے میں وڈلمیر پر عاشق ہو گئے تو میں کیا کروں گا!"

"تم اس کے قول سے مطمئن رہو! ملکہ معظمہ بھی مجھے شراب پینے سے نہیں روک سکتیں!"

عمران خاموش ہو گیا! کار وہ خود ڈرائیو کر رہا تھا... پاول نے کاگ نکال کر دو تین گھونٹ لئے اور پھر کاگ بند کر کے بوتل کو گود میں ڈال لیا... وہ اسے اس طرح سہلا رہا تھا جیسے کوئی ماں اپنے بچے کو تھپک تھپک کر سلا رہی ہو!

"کیا تم اپنی ساری تنخواہ کی شراب ہی پی جاتے ہو!" عمران نے پوچھا!

"پھر کیا کروں!"

"بیوی بچے نہیں ہیں!"

"اس خطرناک تذکرے کو نہ چھیڑو!"

"خیریت! کیا اس سے کوئی درد بھری کہانی وابستہ ہے!"

"ہاں! بس..." پاول نے ٹھنڈی سانس لی "اسے جانے دو!..."

"جانے دو!" عمران نے اس انداز میں کہا جیسے پاول نے کسی آدمی کو چلے جانے کا مشورہ دیا ہو!

پاول [illegible] کرانے کے چکر میں تھا اس لئے اس نے اس پر دھیان نہیں دیا۔ وہ [illegible] مشکل سے برداشت کر سکتا تھا کہ کوئی اس کا مضحکہ اڑائے!... اچھے ساتھیوں

میں وہ گلیسے کیسے کے نام سے مشہور تھا...

تقریباً آٹھ بجے وہ قصبہ [illegible] میں داخل ہوئے!... پھر کیسل تک پہنچنے میں انہیں کوئی دشواری نہیں ہوئی کیونکہ پاول یہاں پہلے بھی کئی بار آ چکا تھا... کیسل کے باہر پہرہ داروں نے انہیں روکا! لیکن اسکاٹ لینڈ یارڈ والوں کو کون روک سکتا تھا جیسے ہی انہوں نے اپنے [illegible] دکھائے انہوں نے انہیں پھاٹک سے گذرنے کا راستہ دے دیا۔

ڈچز بڑی ہوشیار عورت تھی اس کے ایک ہی اشارے پر اس کی حفاظت کے لئے پولیس دستہ بھجوا دیا گیا تھا...

وہ پھاٹک سے گذر کر ایک لمبی روش طے کرنے لگے جس کے دونوں طرف سدا بہار جھاڑیوں کی باڑھیں تھیں! سامنے ایک قدیم وضع کی بڑی عمارت تاریکی میں کھڑی تھی

"کون آتا ہے!" کسی نے انہیں للکارا... غالباً یہ پھاٹک کے پہرہ دار کی آواز تھی!

"دوست!..." عمران نے جواب دیا اور وہ دونوں آگے بڑھتے رہے!

اب وہ کئی بھاری قدموں کی آوازیں بھی سن رہے تھے!... دفعتاً چار مسلح پہرہ دار ان کے قریب آکر رک گئے!

اگلے پہرہ دار نے پوچھا "آپ کون ہیں!"

"ہم اسکاٹ لینڈ یارڈ سے آئے ہیں! ڈچز سے ملنا ہے!" عمران نے کہا!

پاول قطعی خاموش رہا کیونکہ اسے یہاں آنے کا مقصد ہی نہیں معلوم تھا!

"ہر ہائی نس... شاید اس وقت نہ مل سکیں!... یہ تو ان کے آرام کا وقت ہے!"

"اوہ... تم اطلاع تو کرا دو... یہ بہت ضروری ہے!"

"ان کا حکم ہے کہ اطلاع ضرور دی جائے!"

"تو پھر ہم رات بھر یہیں کھڑے رہیں گے!" عمران نے سنجیدگی سے کہا "اگر ہمارا ڈچز سے ملنا ضروری نہ ہوتا تو کم از کم ہمیں پھاٹک سے گذرنے ہی نہ دیا جاتا!..."

پہرہ دار کوئی جواب دیئے بغیر اپنی ایڑیوں پر گھوم گیا!... اب وہ سب لمبے لمبے ڈگ بھرتے عمارت کی طرف چلے جا رہے تھے!... پاول اور عمران وہیں کھڑے رہے! پاول نے کچھ دیر بعد برا سا منہ بنا کر کہا "تم کھڑے رہنا رات بھر... میں کار میں لیٹ کر سو جاؤں گا! صبح ڈچز سے

ملاقات کر لینے کے بعد مجھے جگا دینا! میں قطعی برداشت نہیں کروں گا!"

"تم کار میں سو سکے تو میں پیٹرول پی کر سو رہوں گا! سمجھے!"

"بس یہی ہماری مصیبتوں کا واحد حل ہے!" پاول نے بڑے خلوص سے کہا... پھر کچھ دیر بعد سنجیدہ لہجہ میں بولا "یہ کمبخت [illegible] ہی اس مصیبت کی جڑ ہے! اچھا ہوتا اگر وہ [illegible] پھر انتقاماً جانے وہ اس سے کیا چاہتا ہے!... ویسے وہ پچھلے ایک سال سے [illegible] رہا تھا... ہم تو یہ سمجھے بیٹھے تھے کہ مکار فس اپنی کسی مہم میں کام آ گیا ہو گا... [illegible] اچانک عمارت [illegible] کرے!"

"اچھا اب آگے بڑھو! ہم کب تک یہاں کھڑے رہیں گے!" عمران نے کہا!

"اس وقت تک جب تک کہ ڈچز کی منظوری نہ آ جائے ورنہ ہم ان کے کتوں کے منظور نظر ہو کر رہ جائیں گے!"

عمران بڑی بے چینی سی محسوس کر رہا تھا وہ جلد سے جلد ڈچز کے پاس پہنچ جانا چاہتا تھا کچھ دیر بعد پہرے داروں کے بھاری قدموں کی آواز پھر سنائی دی!

"آپ چل سکتے ہیں حضرات!" پہرہ داروں کے انچارج نے کہا "ہر ہائی نس آپ کو شرف باریابی بخش رہی ہیں!"

وہ دونوں پہرہ داروں کے پیچھے چلنے لگے!... اصل عمارت تک پہنچنے میں تقریباً پانچ منٹ صرف ہوئے! پھر اس کے بعد بھی وہ دس منٹ تک ڈچز تک نہیں پہنچ سکے! یہاں بھی ان کی نگرانیاں شروع ہو گئی تھیں! آٹھ یا دس آدمیوں کی جانچ پڑتال کے بعد وہ اس بڑے کمرے تک پہنچ سکے۔ جہاں ڈچز ان سے ملنے والی تھی!... پھر اسے بھی وہاں پہنچنے میں تقریباً دس منٹ لگے! وہ اس وقت سیاہ سوٹ میں تھی! اور اس کا چہرہ زرد تھا! ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے وہ کل رات صرف مکار فس کے بارے میں سوچتی رہی ہو!

اس کی آمد پر وہ دونوں تعظیماً کھڑے ہو گئے! عمران میک اپ میں تھا اس لئے ڈچز اسے نہ پہچان سکی اس نے سر کی خفیف سی جنبش سے انہیں بیٹھنے کا اشارہ کیا!

"کیا کہو!" اس نے پاول کی طرف دیکھ کر کہا!

"ہم صرف آپ کی خیریت دریافت کرنے کے لئے حاضر ہوئے تھے! اوپر سے حکم آیا تھا

اس کے لئے!"

"خیریت تو ملازموں سے بھی دریافت کی جا سکتی تھی!" ڈچز نے چڑچڑے پن کا مظاہرہ کیا۔ اب عمران شائد اسے اس کے حقیقی روپ میں دیکھ سکا! وہ یقیناً ایک چڑچڑی عورت تھی! عمران نے بھی رائے قائم کی تھی!

"درست ہے یور ہائی نس!" عمران نے بڑے ادب سے کہا! "مگر ہمیں یہی حکم ملا تھا!"

"ہوں!... اچھا!..." ڈچز اٹھتی ہوئی بولی "میں ابھی تک خیریت سے ہوں اور کچھ؟"

"شکریہ یور ہائی نس! شکریہ!... ہم کچھ دیر باہر کیپاؤنڈ میں چکر لگا کر واپس آ جائیں گے!"

ڈچز اس طرح سر کو جنبش دے کر چلی گئی جیسے کہا ہو "جہنم میں جاؤ!" پاول حیرت سے منہ کھولے عمران کو دیکھ رہا تھا! پھر وہ بھی کھڑا ہو گیا اور ہونٹوں ہی ہونٹوں میں کچھ بڑبڑاتا ہوا اس کے ساتھ باہر جانے لگا!

کیپاؤنڈ میں پہنچتے ہی یہ بڑبڑاہٹ بلند آواز میں تبدیل ہو گئی!

"یار تمہاری کھوپڑی بالکل ہی الٹ گئی ہے کیا!...."

"نہیں! صرف ستر ڈگری کے زاویے پر ہے! تم اس کی پرواہ نہ کرو اب ٹھیک ہے!"

"کیا ٹھیک ہے؟"

"ڈچز پہلے سے زیادہ حسین نظر آ رہی تھی! میں ڈر رہا تھا کہ کہیں تم بھی ٹھنڈی آہیں نہ بھرنے لگو۔ کیونکہ تمہارے پیچھے بھی ایک بڑی ناک والی کہانی ہوتی ہے!"

"میں بہت برا آدمی ہوں! مجھے اور چڑانے کی کوشش نہ کرو!" پاول غرایا!

"بوتل تمہاری جیب میں ہو گی!"

"ہاں ہے تو!" پاول جلدی سے بولا!

"جلدی سے دو چار گھونٹ لگا لو سردی بڑھ گئی ہے کہیں تمہیں زکام نہ ہو جائے!"

"ہاں ہو سکتا ہے!" پاول نے کہا... اور جیب سے ایک چھوٹی سی شیشی نکال کر اسے منہ سے لگا لیا۔ وہ اکثر چھوٹی چھوٹی شیشیاں جیب میں بھی رکھتا تھا! تاکہ جیبیں پھولی ہوئی بدنما نہ معلوم ہوں

"اتنے میں کیا ہو گا اور دو!...."

"اوہو!... تم حد سے زیادہ ترقی کرتے جا رہے ہو!" پاول نے ہنس کر ایک اور

والی جیب سے برآمد ہوئی تھی! پھر چند لمحے بعد بولا

اب میں خود کو بہتر محسوس کر رہا ہوں!... ڈچز کو کیا ہو رہی ہے! مگر ایسی ذہنی بھی

اتفاق ہو جائے تو سمجھو کہ تقدیر کھل گئی! ڈچز سو کے مفت ہاتھ آ جائیں گے!"

ے اڑا رہا ہوں!" عمران نے رازدارانہ لہجے میں کہا! "ستر کتے [illegible]

ہے۔"

شکریہ!" پاول نے اس کا ہاتھ گرمجوشی سے دباتے ہوئے کہا "جتنے زیادہ کتے

آدمی سمجھا جاتا ہے! اور چار تو ہر ایک رکھ لیتا ہے!"

پاول نے [illegible] شیشی پتلون کی جیب سے نکالی اور اسے بھی خالی کر دیا!

ڈچز پر ڈورے ڈالنے سے پہلے ہمیں اس کے مالی کو پھانسنا پڑے گا!..."

ہے۔

بہت اچھا!" پاول نے وجہ پوچھے بغیر کہا! کیونکہ اس کے معدے میں آتش سیال پہنچ چکی تھی اور وہ کافی مگن تھا! عمران نے آگے بڑھ کر پہرہ داروں

تھوڑی دیر تک کیپاؤنڈ میں ٹھہر کر حالات کا جائزہ لیتے رہے! پہرہ داروں کو

ہو سکتا تھا جب کہ آج کل حالات ہی ایسے تھے!

آگے بڑھ گئے! مالی کا کوارٹر پھاٹک کے قریب تھا! انہوں نے پہرہ داروں سے

تھا! انہوں نے وہاں پہنچ کر دروازے پر دستک دی!

"اندر سے بھرائی ہوئی سی آواز آئی!

دروازہ کھولو!" عمران نے کسی دیہاتی کے سے لہجے میں کہا۔

مالی ان کے سامنے کھڑا حیرت سے پلکیں جھپکا رہا تھا!

اندر گھستا چلا گیا! پاول نے بھی اس کا ساتھ دیا!

عمران نے مالی سے بے تکلفانہ انداز میں کہا! "میں باہر سردی لگ رہی

یہاں تھوڑا سا گرما لیں!... وہ آتشدان میں دہکتے ہوئے کوئلے تکتے حسین معلوم

جناب!" مالی نے مودبانہ انداز میں کہا "آپ لوگ بھی تشریف رکھئے۔

میرے لائق کوئی خدمت ہو تو بتائیے!"

"بس ہمیں یہاں کچھ دیر گرم ہو لینے دو" عمران بولا!

"کہو تو رالی لی، وہسکی پیش کروں!" پادل نے پوچھا۔

"نہیں جناب! شکریہ! میں رات کے کھانے کے بعد کبھی نہیں پیتا!"

"بہت اچھی بات ہے" عمران بولا "[illegible]

"میرے معدے کی آپ کو فکر ہے [illegible]

ے تجیو کی سے کہا "بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں خدا کی شان ہے!"

"ہاں بھئی ہے تو!... ہم لوگ دراصل تمہاری مالک کی حفاظت کے لئے یہاں آئے ہیں! مگر سردی کی شدت ہے کوئی آدمی زیادہ دیر تک باہر نہیں رہ سکتا!"

"جی ہاں جناب!"

عمران ایک اسٹول پر بیٹھ کر آتشدان میں اپنے ہاتھ سینکنے لگا! پادل نے بھی آتش [illegible] قریب اسٹول کھسیٹ لیا!

"یہاں میرا ایک دوست تھا گوتن!" عمران نے تھوڑی دیر بعد کہا "مگر آج وہ نظر نہیں [illegible]

"گوتن صاحب شاید یہاں سے کہیں اور چلے گئے ہیں!" مالی بولا۔

"ہاں!"

"یہ مجھے نہیں معلوم!"

"یہ تو بہت برا ہوا میرے پاس اس کے لئے اس کی والدہ کا ایک خط ہے!

یہاں سے!

"جی ہاں!... شاید پچھلے ہی ہفتے کو..." مالی کچھ سوچنے لگا پھر بولا "پچھلے ہفتے [illegible] وہ نہیں نظر آئے! میں نہیں کہہ سکتا کہ وہ عارضی طور پر کہیں گئے ہیں یا ہمیشہ کے لئے!"

"گوتن بہت اچھا آدمی ہے!" "کیوں! تمہارا کیا خیال ہے!"

"جی ہاں! وہ شریف آدمی ہیں! آسٹریلیا والے عموماً شریف ہوتے ہیں!"

"میرا خیال ہے کہ وہ ڈچز کے ساتھ ہی آسٹریلیا سے آیا تھا!"

"جی ہاں! انہیں [illegible] بہت پسند ہے!"

[illegible] ہوتے کب آئی تھیں!"

[illegible] ہوئے اتنی ہاں اتنا ہی عرصہ گذرا ہوگا... میرا بھتیجا اس وقت ایک سال کا [illegible] کا ہے! مجھے اس لئے یاد ہے کہ ڈچز نے اسے گود میں لے کر پیار کیا تھا!...

[illegible] بہت اچھی ہیں جناب!"

[illegible] "ہمیں بھی اس کا اعتراف ہے!" عمران [illegible] آئے تھے!

[illegible] "مجھے ہمیں ہم ان بھول گیا... آج یہاں کون کون آیا تھا!"

[illegible] کوئی نہیں آیا!..."

[illegible] یہاں نئے لوگوں کو نہیں جانتے!"

[illegible] آتے رہتے ہیں! انہیں ضرور پہچانتا ہوں... ویسے آج ہی ایک صاحب ایسے [illegible] جنہیں میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا! [illegible] ہرپالی لس ان سے ملی بھی نہیں! وہ آج کل [illegible] نہیں ملتیں... حالانکہ وہ صاحب بہت دور سے آئے تھے!"

"اچھا میں سمجھ گیا" عمران سر ہلا کر بولا "وہی صاحب رہے ہوں گے! کیا نام ہے ان [illegible] نام بھول جاتا ہوں!... بہرحال وہ چھوٹے سے قد کے دبلے پتلے آدمی ہیں!... [illegible] جیسے ابھی ابھی قبر سے اٹھ کر آئے ہوں!

[illegible] صاحب!... میں نے اتنا لمبا اور چوڑا چکلا آدمی آج تک نہیں دیکھا اور یقیناً بڑا شاندار [illegible] تھا مگر [illegible] لس نے ملنے سے صاف انکار کر دیا!... کیا ڈاٹ میں بھی نہیں داخل ہونے [illegible] نے اسے پھاٹک ہی پر روک کر اس کا کارڈ ہرپالی لس کے پاس بھجوایا تھا!..."

[illegible] بہت [illegible] ہرپالی لس نے [illegible] کہ نہیں ملیں!"

[illegible] یہ نیا قصہ ہے!... یہاں فوج کیوں پڑی ہوئی ہے!"

"[illegible] کوئی بات نہیں... آج کل ڈچز کے کچھ دشمن پیدا ہوگئے ہیں! اچھا..." عمران [illegible] لیتا ہوا بولا "اب ہم کافی گرم ہو گئے ہیں!"

[illegible] مالی کے کوارٹر سے نکل کر پھاٹک کی طرف چلنے لگے!... پادل کا دماغ [illegible] گرم تھا [illegible] عمران کو مارنا چاہتا!... چونکہ اسے حالات کا علم نہیں تھا اس لئے وہ مالی سے اتنی [illegible] کرتے رہنے کو تضیع اوقات ہی سمجھتا تھا! مگر وہ کچھ نہیں بولا کیونکہ وہاں سے نکلے

پر عمران نے چوتھی شیشی پر بھی کوئی اعتراض نہیں کیا تھا!

عمران لیفٹیننٹ کے ٹینٹ میں جا گھسا!... مگر پاول اس کے ساتھ جانے کے بجا طرف چلا گیا کیونکہ اب اس کے پاس کوئی پانچویں شیشی نہیں تھی! اس نے جینز سے بوتل نکالی... اور دو تین گھونٹ بھر لئے... پھر کار سے ٹیک کر سگریٹ سلگانے لگا! ہاتھ کانپ رہے تھے۔ عمران نے اس لیے آدمی کے متعلق لیفٹیننٹ سے کچھ معلومات حاصل اور ٹینٹ سے نکل کر کار کی طرف چل پڑا۔ کار تقریباً یہاں سے ایک فرلانگ کے فاصلے پر تھ

اچانک اس نے پاول کی غراہٹ سنی اور ایسا معلوم ہوا جیسے وہ کسی سے لڑ پڑا ہو۔

”پاول!“ عمران نے اسے آواز دی اور کار کی طرف دوڑا... لیکن اس نے دو کار اسٹارٹ ہونے کی آواز سنی! عقبی سرخ روشنی اندھیرے میں چمک رہی تھی... عمران قوت سے دوڑنے لگا!... کار کی عقبی روشنی دور ہوتی جا رہی تھی! لیکن وہ پاول کی کار تھی۔ پاول کی کار تو وہیں کھڑی تھی!...

”پاول!“ عمران نے پھر اسے آواز دی! لیکن جواب نہ ملا!... عمران نے بڑی پھرتی سے اسٹارٹ کی اور اس کار کے پیچھے روانہ ہو گیا جس کی عقبی روشنی اب بھی دکھائی دے رہی عمران رفتار تیز کرتا رہا! پھر دونوں کاروں میں بہت تھوڑا فاصلہ رہ گیا! اچانک اگلی کار سے فا اور گولی پاول کی کار کا ونڈ اسکرین توڑتی ہوئی دوسری طرف نکل گئی! عمران بال بال بچا کے ٹکڑے ٹوٹ کر اس کی گود میں گرے! اس نے دوسرے ہی لمحہ میں اپنی کار کی ہیڈ لائٹس دیں۔ لیکن کار کی رفتار میں کوئی فرق نہیں آیا... اب اس نے ایک موٹر سائیکل کا شور اس کی کار کے پیچھے آ رہی تھی! عمران نے سوچا ممکن ہے کوئی فوجی چل پڑا ہو!... موٹر سا اس کی کار کے برابر آ گئی... عمران کو یقین تھا کہ وہ فوجی دستے کا کمانڈر لیفٹیننٹ بائزی ہوگا

”انہوں نے انسپکٹر پاول کو پکڑ لیا ہے!“ عمران نے چیخ کر کہا۔ ”آگے والی کار!“

موٹر سائیکل آگے بڑھ گئی!... اس کی اگلی روشنی آگے جانے والی کار کے ایک پہیے پر پڑ رہی تھی! موٹر سائیکل کو ایک ہاتھ سے سنبھال کر دوسرے ہاتھ سے فائر کرنا آسان نہیں تھا!... اور فائر بھی کیسا جس نے ٹائر کے پرخچے اڑا دیئے! وہ ایک زور دار آواز سے پھٹا اور اگلی کار گویا لڑکھڑانے لگی! عمران نے بھی اپنی کار کی رفتار کم کر دی۔ اگلی کار

رہے... گولیوں کی بوچھاڑ ہونے لگی۔ وہ شاید برین گن تھی! موٹر سائیکل فراٹے بھرتی نکل گئی! عمران نے کار روک دی تھی اور چپ چاپ اندھیرے میں نیچے رینگ گیا اگلی کار کی ساری روشنیاں بھی گل ہو گئی تھیں! اور اس پر سے برابر فائر ہو رہے تھے!

عمران سڑک کے نشیب میں اتر آیا!... پھر ریوالور کا دستہ مضبوطی سے پکڑے ہوئے اس کار کی طرف چلا جس پر سے فائر ہو رہے تھے! اس نے اس دوران میں یہ بھی محسوس کیا تھا جیسے موٹر سائیکل کچھ دور جا کر رک گئی ہو اور وہ نشیب میں پڑا ہوا سڑک کی طرف رینگتا رہا!... سڑک کے دونوں اطراف میں گھنی جھاڑیاں اور اونچے نیچے درختوں کے سلسلے بکھرے ہوئے تھے! دفعتاً عمران نے محسوس کیا کہ اس کے قریب ہی کوئی اور بھی موجود ہے!

عمران جہاں تھا وہیں رک گیا!... اچانک اس کے قریب ہی سے کار کی طرف ایک فائر ہوا... ایک چیخ بلند ہوئی اور پھر شاید برین گن کا رخ اسی طرف ہو گیا! عمران کو پھر نشیب میں لڑھک جانا پڑا۔ گولیاں سائیں سائیں کرتی اس کے سر پر سے گذرتی رہیں! کار کی طرف فائر کرنے والا... کھسکتا ہوا عمران کے قریب آ گیا۔

”لیفٹیننٹ بائزا!“ عمران نے آہستہ سے کہا! لیکن اسے جواب نہیں ملا! وہ آدمی پھر کھسکتا ہوا جھاڑیوں کی طرف جانے لگا! عمران نے پھر فائر کی آواز سنی! ایک چیخ پھر بلند ہوئی اور برین گن یک یک خاموش ہو گئی! پھر کوئی اس کار سے کود کر بھاگا! اس بار عمران اور اس نامعلوم آدمی نے ایک ساتھ فائر کئے! لیکن شاید بھاگنے والا دوسری طرف کی جھاڑیوں میں گھستا چلا گیا تھا۔ یہ سنگ ہی تھا!

اب وہ سیدھا کھڑا ہو کر کار کی طرف جا رہا تھا!... عمران بھی اٹھا اور آواز دبانے کی کوشش کرتا ہوا بولا!... ”میں آپ کا شکر گذار ہوں!“

سنگ ہی نے کوئی جواب نہ دیا! وہ کار کا جائزہ لے رہا تھا! عمران بھی اس کے قریب جا کھڑا ہوا... دو لاشیں نظر آئیں! ایک کے ہاتھ میں برین گن تھی اور پاول پچھلی سیٹ پر اوندھا پڑا ہوا تھا!

”پاول! پاول!“ عمران نے اسے جھنجھوڑ کر آواز دی۔

”ہاں... میں تمہیں جانتا ہوں کہ تم کون ہو... کیوں پریشان کرتے ہو مجھے!“ پاول نے کہا! جو نشے کی انتہائی منزلوں پر تھا!

”چلو نیچے اترو!“ عمران نے اسے کھینچ کر نیچے اتارتے ہوئے کہا۔ سنگ ہی ٹارچ کی روشنی

میں دونوں کو غور سے دیکھ رہا تھا!...

"اسکاٹ لینڈ یارڈ!..." اس نے آہستہ سے پوچھا!

"ہاں!... مسٹر سنگ ہی!..." عمران نے جواب دیا!

"تم مجھے پہچانتے ہو!"

"ہاں مسٹر سنگ ہی! اسکاٹ لینڈ یارڈ والوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ سب کو پہچانیں! خیر تم جا سکتے ہو! ہم تم سے ان دونوں لاشوں کے لئے جواب نہیں طلب کریں گے!"

"کوہن کا کیا قصہ ہے!" سنگ ہی نے پوچھا!

"میں نے یہ قصہ کہیں نہیں پڑھا مسٹر سنگ! کس مصنف نے لکھا ہے!"

"ہوں!..." دفعتاً سنگ عمران کو گھورتا ہوا خاموش ہو گیا!

پھر بولا "تو تم ہو!... میں سوچ رہا تھا کہ آنکھیں کچھ جانی پہچانی سی ہیں! تمہیں میک اپ کرنا نہیں آتا بھتیجے! اوہو!... میں سمجھا تم اسکاٹ لینڈ یارڈ والوں کے لئے کام کر رہے ہو!"

"جب چچا اور بھتیجے میں نا اتفاقی ہو جائے تو انجام یہی ہوتا ہے!"

"خیر... کوئی بات نہیں! مکلارنس سے نپٹنے کے بعد تم سے سمجھوں گا!"

"مکلارنس میرا شکار ہے مسٹر سنگ! تم اسے نہ پا سکو گے!" عمران نے اکڑ کر کہا۔

"پہاڑ کے سامنے چیونٹی لاف و گزاف کر رہی ہے!" سنگ ہی تحقیر آمیز انداز میں ہنسا!

"میں کہتا ہوں... اس وقت تمہارا شکار تمہارے جبڑوں سے نکل گیا ہے!"

"اوہ... تو کیا بھاگنے والا مکلارنس تھا!" عمران نے حیرت ظاہر کی!

"ہاں وہ مکلارنس ہی تھا جو کار ڈرائیو کر رہا تھا!"

"یقین کے ساتھ نہیں کہا جا سکتا مسٹر سنگ!"

"خیر وہ گاڑی کے اسٹیرنگ پر تمہیں اس کی انگلیوں کے نشانات ضرور ملیں گے!"

"مجھے افسوس ہے مسٹر سنگ! اگر نشانات مل بھی گئے! تو ہم انہیں کسی طرح بھی مکلارنس کی انگلیوں کے نشانات نہیں ثابت کر سکیں گے... بات یہ ہے مسٹر سنگ کہ ہمارے یہاں مکلارنس کا کوئی ریکارڈ نہیں ہے!"

"بڑی عجیب بات ہے!" سنگ ہی نے طنزیہ انداز میں کہا "اسکاٹ لینڈ یارڈ میں مکلارنس کا

ریکارڈ نہ ہو... یہ میرے لئے ناقابل یقین ہے!"

"نہیں ہے!... حقیقت ہے!"

"واقعی شرم ہے اسکاٹ لینڈ یارڈ کے لئے!... اچھا بھتیجے اب چلا! اگر تمہیں [illegible]..."

[illegible] پاول غرایا! "تم چلتے کیوں نہیں! میرا وقت برباد کرو!... ویسے کوہن کا کیا قصہ [illegible] تم نے ماں سے بھی اس کے متعلق پوچھا تھا!"

"ہاں! بھتیجے! کیا تم کوہن کے متعلق کچھ جانتے ہو!" سنگ ہی نے پوچھا۔ [illegible] ہم تینوں ہی بیک وقت کوہن کی تلاش میں ہیں!"

"نہیں کوہن سے میری جان پہچان تھی! اس وقت وہاں سے ملنے گیا تھا سوچا کہ ان سے بھی ملتا چلوں! مگر معلوم ہوا کہ وہ پچھلے جمعہ سے غائب ہے!"

"اتفاق یا کچھ اور بھی!" سنگ ہی کے لہجے میں شبہ تھا!

"اور کیا ہو سکتا ہے چچا!"

"مر جاؤ! تم میرا دماغ کیوں چاٹ رہے ہو!" پاول پھر غرایا!

"اگر میں اپنے چچا کا تعارف تم سے کرا دوں تو تم غش کھا کر ٹھنڈے ہو جاؤ!" عمران نے کہا!

"تم دونوں جہنم میں جاؤ!" پاول لڑکھڑاتا ہوا ایک طرف چلا گیا!

"اچھا بھتیجے پھر سہی!" سنگ ہی نے کہا اور آگے بڑھ گیا! دو یا تین منٹ بعد عمران نے موٹر کے انجن اسٹارٹ کرنے کی آواز سنی!

وہ پوری رات بڑی بھاگ دوڑ میں گذری۔ عمران نے قصبے وغیرہ میں واپس آکر اسکاٹ لینڈ یارڈ کے لئے تار دیا جس میں ایک مردہ ڈھونے والی گاڑی اور دو فوٹو گرافر طلب کئے گئے تھے! فوٹو گرافر تقریباً ایک بجے پہنچے اور کار میں انگلیوں کے نشانات کی تلاش شروع ہوئی۔ موقع واردات کے متعدد فوٹو لئے گئے!... بہرحال رات گذر گئی!...

(۱۶)

دوسرا دن پولیس کے لئے یوم قیامت ہی تھا!... یہ حقیقت ہے کہ [illegible] میدان حشر سے کسی طرح کم نہیں تھا اس دن... شاید ہی کوئی ایسی سڑک بچی ہو جس پر ہنگامے نہ ہوئے ہوں!

خدا بہتر جانتا ہے کہ یہ سب کچھ مکلارنس ہی کی طرف سے ہوا تھا یا دوسرے بھی مکلارنس کی آڑ میں آپس کی دشمنیاں نکال رہے تھے!

لندن لاشوں کا بازار بن گیا!.... اتنا زبردست کشت و خون امن کے زمانے میں شاذ ہی کبھی ہوا ہو۔ کم از کم تاریخ تو اس کے بارے میں خاموش ہی تھی!.... البتہ لوگوں کا خیال تھا کہ لندن کی عظیم آتشزدگی کے بعد یہ دوسرا ہیجان آفریں واقعہ تھا....

اسکاٹ لینڈ یارڈ والے بھی اسی نتیجے پر پہنچے تھے کہ اکیلا مکلارنس ہی اس ہیجان کا ذمہ دار نہیں ہے! بلکہ کچھ دوسرے لوگ بھی اسی کی آڑ میں وارداتیں کر رہے ہیں!

ان حالات میں فوج طلب کئے بغیر کام نہ چلتا کیونکہ پوری طرح لاقانونیت پھیل گئی تھی سارے بازار ویران پڑے تھے!.... اور سڑکوں پر صرف ملٹری کی گاڑیاں دوڑتی نظر آ رہی تھیں۔

لیکن لندن کے ہسپتالوں پر مکلارنس کے آدمیوں کے حملے اب بھی جاری تھے! جہاں بھی انہیں موقع ملتا وار کر بیٹھتے! صرف عمران سمجھتا تھا کہ ہسپتالوں پر مکلارنس ہی کی طرف سے حملے ہو رہے ہیں اور اب تو چھوٹے موٹے پرائیویٹ ہسپتالوں کی بھی باری آ گئی تھی!.... لیکن قبل اس کے کہ اس ہسپتال پر حملہ ہوتا جہاں گوہن تھا۔ عمران نے اسے ہٹا ہی دیا۔ اس کی حالت اب پہلے سے بہتر تھی اور وہ ہوشمندی کی باتیں کر رہا تھا!

پھر عمران ہی کی تجویز پر شہر کے چھوٹے موٹے ہسپتالوں کے قریب و جوار میں سادہ لباس والے مسلح آدمیوں کی ٹولیاں گشت کرنے لگیں....

اور اس وقت تو عمران بھی موجود تھا۔ جب ایک گشت کرنے والی فوجی ٹولی نے ایک چھوٹے سے ہسپتال پر دھاوا بول دیا! عمران اور اس کے ساتھی پہلے تو یہی سمجھے کہ شاید وہ لوگ خود آڑ پر بیٹھے ہیں! لیکن تھوڑی ہی دیر میں حقیقت واضح ہو گئی! اس ہسپتال میں ان فوجیوں کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا! تو پھر یہ سو فیصد مکلارنس ہی کے آدمی تھے، جنہوں نے فوجی لباس پہن رکھے تھے اور اسی یونٹ کے لباس میں جس کے سپاہی لندن کی حفاظت کے لئے طلب کئے گئے تھے.... عمران کا اشارہ پاتے ہی سادہ لباس والوں نے چھوٹی چھوٹی گنیں نکال لیں!

پہلے ہی حملہ میں مصنوعی فوجیوں کی ٹولی منتشر ہو گئی!.... لیکن سادہ لباس والے ان کے گرد گھیرا ڈال چکے تھے!.... چونکہ ان کی کمانڈ سو فیصدی عمران کے ہاتھ میں تھی! اس لئے وہ اچھا

[illegible] بار نہیں لا سکتے تھے! ویسے ہی عمران نے ان کی بزدلی کا مضحکہ اڑا اڑا کر [illegible] بزدلیوں سے بیزار کر دیا تھا!

مکلارنس کے آدمیوں کو مجبوراً پھر ہسپتال میں گھسنا پڑا۔ بڑی تیزی سے گولیاں چلنے لگیں۔ [illegible] والے عمران کے اشارے پر ہسپتال کی پشت پر چلے گئے! تاکہ وہ لوگ ادھر سے [illegible] نہیں! لیکن حقیقت یہ تھی کہ مکلارنس کے آدمی عمارت میں داخل نہ ہو سکے تھے! [illegible] کے باہر نکلتے ہی سارے دروازے اندر سے بند کر لئے گئے تھے! اور برآمدے میں [illegible] سے گولیاں چلاتے رہے! باہر بچاؤ کے لئے کافی سامان تھا اور پھر عمران نے ریڈیو [illegible] وارڈز کو اطلاع کرائی کہ مکلارنس کے آدمی فلاں ہسپتال میں گھیر لئے گئے ہیں! اس [illegible] کے اندر ہی اندر ساتھ فوجیوں کا ایک دستہ ان کی مدد کو پہنچ گیا۔ اور آتے ہی پوزیشن لے [illegible] باری۔ پھر دونوں طرف سے فائر ہوتے رہے! لیکن یہ سلسلہ پانچ منٹ سے زیادہ [illegible] یا فوجی دستہ جو آہستہ آہستہ ہسپتال کی طرف بڑھ رہا تھا۔ ایک بار انہیں غفلت میں [illegible] ایک چھت دوڑا اور مکلارنس کے آدمی جان بچتی نہ دیکھ کر سامنے آ گئے۔ ان کی برین گنیں گولیاں اگل رہی تھیں! لیکن ایک منٹ کے اندر ہی اندر ان میں سے کوئی بھی اس قابل نہ رہ گیا کہ اپنے پیروں پر کھڑا رہتا۔

[illegible] تھوڑی ہی دیر بعد برآمدے کے فرش پر ڈھیر ہو گئے تھے!.... ان میں سے کچھ [illegible] تھے کچھ دم توڑ رہے تھے اور کچھ کرتے ہی ختم ہو چکے تھے! چند لاشیں!.... مگر ایک لاش [illegible] کے لئے بڑی پرکشش تھی! یہ ایک بہت لمبے اور زیادہ بھاری جسم کے آدمی کی لاش تھی! [illegible] نے یہ بھی محسوس کیا کہ اس کے چہرے پر میک اپ کیا ہوا ہے!

ایک گھنٹے بعد اسکاٹ لینڈ یارڈ میں بڑی مصروفیت نظر آنے لگی اور پھر وہاں سنسنی پھیل [illegible] مسرت آمیز سنسنی کہنا مناسب ہوگا۔ پاول نے [illegible] کے دفتر میں داخل ہو کر اطلاع [illegible] آدمی مکلارنس تھا کیونکہ اس کی انگلیوں کے نشانات ان نشانوں سے ملتے ہیں جو [illegible] کے تعویز اور اس عمارت میں ملے تھے جہاں ڈچز اور عمران کو پکڑ کر لے جایا گیا [illegible] یہی نشانات اس کار کے اسٹیرنگ پر بھی پائے گئے تھے! جس پر پچھلی رات پاول کو اغوا [illegible] کی کوشش کی گئی تھی!.... اس ریڈیو کار کے اسٹیرنگ پر بھی نشانات تھے جس پر پچھلی

پیٹرسن کا وکیل لے جایا گیا تھا۔

"ہو سکتا ہے کہ وہ مکلارنس کا کوئی ملازم ہو!" مسٹر ڈیکن نے کہا۔

"مگر جناب والا!... اس عمارت کی کرسی پر اس کے نشانات ملے تھے۔ اس پر ایک ہی آدمی کی انگلیوں کے نشانات کے علاوہ... اور کسی قسم کے نشانات نہیں ملے۔ واضح ہے کہ وہ [illegible] مکان کی صفائی کیا کرتا تھا اور اس کرسی پر وہی لمبا آدمی بیٹھا ہوا تھا... یہ عمران اور [illegible] بیان ہے... اور وہ لمبا آدمی ابھی آپ کے لئے گمنام بھی نہیں ہے!... [illegible] پیلوپا ہے جو آج سے دس سال پہلے برازیل سے یہاں آیا تھا اور اس نے یہاں تہلکہ مچا دیا تھی؟... ہم اسے گرفتار کرنے سے قاصر رہے تھے!... اور پھر ایک دن غائب [illegible] کے ٹھیک دو سال بعد مکلارنس کا نام سنا گیا تھا!" مسٹر ڈیکن کچھ نہیں بولے!...

اسی شام بی بی سی سے مکلارنس کے انجام کا اعلان کر دیا گیا... اس کی ہسٹری براڈکاسٹ کی گئی جس کے مطابق وہ جنوبی امریکہ کا ایک خطرناک بدمعاش پیلوپا تھا۔ جو سالہا سال مکلارنس کے نام سے لندن پر چھایا رہا۔

(۱۷)

سر گرفیلڈ کو لارڈ آف ڈالیر سے بڑی شکایت تھی کہ اس نے کیلی پیٹرسن کے [illegible] اسے بھی تاریکی میں رکھا تھا... ویسے تو یہ شکایت پورے لندن والوں سے ہو سکتی تھی لیکن یہاں معاملہ ہی دوسرا تھا... کیلی پیٹرسن سر گرفیلڈ کی سیکرٹری بھی رہ چکی [illegible] بیان کے مطابق وہ تین سال سے اس کی سیکرٹری کے فرائض انجام دیتی رہی تھی... سر گرفیلڈ کو لارڈ سے شکایت اس لئے تھی کہ ان دونوں کے تعلقات بہت اچھے تھے۔

کیلی پیٹرسن کا وجود بھی لندن والوں کے لئے کافی سنسنی خیز ہو چکا تھا لہٰذا سر گرفیلڈ نے ایک بہت بڑے جشن کا اہتمام کیا جس میں لندن کی بڑی بڑی ہستیاں مدعو کی گئیں۔ [illegible] میں سر گرفیلڈ کا پرانا دوست [illegible] بھی تھا اور وہ لوگ بھی تھے جنہوں نے معاملہ [illegible] میں حصہ لیا تھا پھر ان میں عمران کیوں نہ ہوتا۔ وہ تو سب سے آگے تھا [illegible] پیٹرسن اور لارڈ آف ڈالیر کے درمیان اسے جگہ ملی تھی۔

آٹھ بجے کے قریب جب حاضرین کے دماغ عمدہ قسم کی شرابوں کے سرور میں پہنچ گئے

... رہے تھے۔ کیلی پیٹرسن تقریر کرنے کھڑی ہوئی [illegible] تالیوں سے گونج اٹھا... سر گرفیلڈ کا [illegible] لارڈ کیلی پیٹرسن کو لگاوٹ کی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

"لیڈیز اینڈ جنٹلمین!" کیلی نے پرجوش تالیوں کے جواب میں تشکرانہ انداز میں جھک [illegible] ہوتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

"میری پچھلی زندگی میرے لئے بڑی سنسنی خیز تھی اور میں اس میں بہت خوش تھی! کچھ [illegible] مکلارنس یا وہ جو کوئی بھی رہا ہو مجھ میں کچھ دلچسپی لینے لگا تھا۔ [illegible] ہے اس کا جواب کون دے؟..."

کیلی پیٹرسن خاموش ہو کر چہروں کی طرف دیکھنے لگی...

"میں دے سکتا ہوں اس کا جواب!" دفعتاً عمران ہاتھ اٹھا کر بولا۔

"مجھے خوشی ہوئی جناب!" کیلی نے کہا۔

"مکلارنس یہ سمجھتا تھا کہ کیلی پیٹرسن... ہز ہائی نس ڈیوک آف [illegible] کا ایک اسسٹنٹ [illegible] وہ خود تھا کیلی پیٹرسن کی دولت سمیٹ رہی ہیں!"

"جی جناب!" کیلی نے کہا "میں خود بھی اس نتیجے پر پہنچی ہوں! اس نے یہ سب کچھ دراصل اسی لئے کیا تھا کہ اگر یہ واقعی ہز ہائی نس کا فراڈ ہے تو وہ اس کا اعتراف کر لیں اور مکلارنس انہیں بلیک میل کر کے ان کی زندگی [illegible] قیمت وصول کرتا [illegible] پہلے ہی سے اس کا علم بھی [illegible] اور جلد از جلد ہز ہائی نس سے اعتراف [illegible] لینا چاہتا تھا۔ مگر مجھے یقین ہے کہ اس وقت اس کی امیدوں پر اوس پڑ گئی ہو گی [illegible] کہ کیلی نے میرے منظر عام پر آ جانے کے بعد [illegible]"

کیلی خاموش ہو گئی [illegible]

اس طرح [illegible]!"

"یہاں میں تم سے متفق نہیں ہوں مس کیلی!" عمران نے ہاتھ اٹھا کر کہا۔

"کہاں؟... میرا خیال ہے کہ میں غلط نہیں کہہ رہی!"

"میں بھی یہی عرض کر رہا ہوں کہ وہ [illegible] کے چکر میں پڑ گیا تھا!"

"میرا خیال ہے کہ [illegible] اس کا دماغ الٹ گیا تھا!"

"اور وہ مریضوں پر غصہ اتارنے لگا...."

"خاموش رہو.... خاموش رہو" چاروں طرف سے آوازیں آئیں!

"کیوں خاموش رہوں!" عمران نے کھڑے ہو کر کہا "مکلارنس کا کیس میں نے ہینڈل کیا تھا مسٹر کیلی نے نہیں!... آپ کو کیا معلوم کہ مکلارنس کے چکر میں پڑ کر میں نے اپنا معدہ برباد کر لیا..."

لوگ ہنسنے لگے!... اور عمران بولا "یہ ایک غور طلب مسئلہ ہے کہ مکلارنس نے ہسپتالوں پر کیوں حملے شروع کئے تھے..."

"بیٹھ جاؤ.... وہ یقیناً پاگل ہو گیا تھا!" سر ڈکسن ہاتھ اٹھا کر بولے!

"نہیں جناب! وہ مر جانے کے بعد بھی پاگل نہیں ہو سکا۔ آپ یقین کیجئے!"

سنگ ہی اپنے دوست سر ونگفیلڈ کی طرف دیکھ کر ہنسنے لگا لیکن شاید سر ونگفیلڈ کو عمران کی بکواس بہت گراں گزر رہی تھی۔

"یہ لڑکا بہت شاطر ہے سر ونگفیلڈ!" سنگ ہی نے کہا

"چھوڑو پیارے سنگ!" سر ونگفیلڈ بڑبڑایا "مجھے کتنی خوشی ہے کہ ہم اتنے دنوں کے بعد ملے ہیں۔ لندن میں تم کسی بات کی تکلیف نہ اٹھانا! میری تجوریاں ہر وقت تمہارے لئے کھلی رہیں گی... اب ان تقریروں کو ختم ہونا چاہئے! میں اکتاہٹ کا شکار ہو رہا ہوں!"

"اکتاہٹ تمہارا بہت پرانا مرض ہے سر ونگفیلڈ!"

"ہاں دوست سنگ! زندگی ایسی ہی ہے!"

ادھر عمران کی اوٹ پٹانگ بکواس جاری تھی! اچانک اس نے کیلی کو مخاطب کر کے کہا "وہ تمہارے شوہر کی تلاش میں تھا"

اس پر کچھ لوگوں نے عمران کو برا بھلا کہنا شروع کر دیا۔ اور سر ڈکسن کے انداز سے تو یہ معلوم ہو رہا تھا جیسے وہ اسے مار ہی بیٹھیں گے!

"ہاں کیلی پیٹرسن میں تم سے کہہ رہا ہوں کہ وہ تمہارے شوہر کی تلاش میں تھا"

"کیا بکواس ہے..." کیلی نے کہا لیکن اس کے لہجے میں جھلاہٹ سے زیادہ خوف تھا

"شوہر!... آ جاؤ پیارے" عمران نے کسی کو آواز دی! دفعتاً دروازے کی آواز سنائی

ایک آدمی کمرے میں داخل ہوا۔ یہ ذچ کا گمشدہ سیکرٹری گوہن تھا! جیسے ہی وہ اندر داخل ہوا ایک آدمی اپنی جگہ سے اٹھا۔

"نہیں جناب آپ براہ کرم بیٹھے رہیے!" عمران نے کہا! اس وقت اس کی آواز عجیب ہو گئی عمران کی آواز نہیں معلوم ہوتی تھی! وہ کسی انتہائی سفاک آدمی کی آواز تھی! خود سر بھی چونک پڑے! وہ شدت سے بوکھلا گئے تھے! کیونکہ عمران نے جس آدمی کو بیٹھے رہنے کی تاکید کی تھی وہ سر ونگفیلڈ تھا!—

"ونگفیلڈ تم مسٹر گوہن اور مسز گوہن کو بھی اچھی طرح پہچانتے ہو گے؟"

"اگر تم بے تکی بکواس کرو گے تو میں تمہیں دھکے دلوا کر نکلوا دوں گا!"

"تم ایسا نہیں کر سکتے! کیونکہ ابھی تک اسکاٹ لینڈ یارڈ نے مجھے میری خدمات سے سبکدوش نہیں کیا!"

"مت بکو!" سر ڈکسن نے اسے ڈانٹا!

"میں بکتا نہیں ہوں گا جناب!... ہاں پیارے گوہن تم شروع ہو جاؤ!"

"یہ میری بیوی ہے!" گوہن بولا۔ "وہ کیلی پیٹرسن نہیں ہے! کیلی پیٹرسن ذچ آف مسنٹ ہے!... کیلی مر چکی ہے اور آسٹریلیا ہی میں دفن بھی ہے! ثبوت کیلئے میرے دستاویزات موجود ہیں۔ میں کیلی کو بہت قریب سے جانتا تھا... بلکہ کہنا چاہیے کہ وہ میری تھی!... ذچ ان دنوں آسٹریلیا ہی میں تھیں اور اس غریب لڑکی پر بہت مہربان تھیں۔ ایک دن وہ اچانک ہیضے کا شکار ہو کر مر گئی! ظاہر ہے کہ وہ غریب لڑکی تھی اس کے ایسی نہیں ہو سکتی تھی جس کی شہرت ہوتی!"

"یہ بکواس ہے!" ذچ ہسٹریائی انداز میں چیخی! اور عمران کے ان ساتھیوں نے زیادہ اب تک اس کے چارج میں تھے! سر ڈکسن نے پھر دخل دینا چاہا! لیکن وزیر داخلہ سے تھے، ہاتھ اٹھا کر بولے "اسے کہنے دو اگر وہ ثابت نہ کر سکا تو دیکھا جائے گا!"

"میں اپنی ہی چھت کے نیچے یہ بانس کی توہین نہیں برداشت کر سکتا!" سر ونگفیلڈ غرایا!

"یہ تمہاری نہیں ملک معظم کی چھت ہے! چپ چاپ بیٹھے رہو!" وزیر داخلہ نے نتیجے میں گوہن کو بیان جاری رکھنے کی اجازت دی!

"حضور…… والا……" گوہن گلوگیر آواز میں بولا! "میں بہت برا آدمی ہوں
معاف کرے۔ میں ڈچز کے بہکانے میں آ گیا تھا۔ انہوں نے مجھے کثیر دولت کا لالچ دے
بات پر آمادہ کر لیا کہ میں اس فراڈ میں شریک ہو جاؤں! کیلی کی موت کے بعد ہی سے انہوں
اس کے مالدار چچا سے خط و کتابت شروع کر دی!…… مجھے علم تھا کہ کیلی اپنے کسی ایسے
وجود سے واقف نہیں تھی جن کی موت اس کی تقدیر بدل دیتی…… بہر حال ڈچز کیلی کی
سے اس کے چچا سے خط و کتابت کرتی رہیں۔ پھر کیلی کی موت کے ٹھیک دو سال بعد اس
کے وکیل کا خط پہنچا کہ کیلی پیٹرسن لندن پہنچ جائے اس کے چچا کا انتقال ہو گیا!— یہ بات
بعد میں معلوم ہوئی کہ وکیل بھی ڈچز سے ملا ہوا تھا! ڈچز مجھے بھی اپنے ساتھ لندن لائیں
کی وجہ غالباً یہ تھی کہ میں نے ایک بہت بڑی چالاکی کی تھی اور یہ کہ کیلی کے کاغذات
حوالے نہیں کئے تھے اور آج بھی میرے پاس محفوظ ہیں! اگر میں کاغذات ڈچز کے حوالے
تو شاید آج یہ کہانی دہرانے کے لئے زندہ نہ ہوتا— میں نے ڈچز سے صاف صاف کہہ دیا
اگر میں نے کاغذات ان کے حوالے کئے تو میں بھی ٹھکانے لگا دیا جاؤں گا لہٰذا میں نے وہ کاغذ
اپنے ایک دوست کے پاس رکھوا کر اسے تاکید کر دی تھی کہ اگر کبھی میں غائب ہو جاؤں اور
ماہ تک میری کوئی خبر نہ ملے تو وہ کاغذات پولیس کے حوالے کر دیئے جائیں!…… حالانکہ
حقیقت ہے کہ کاغذات پہلے بھی میرے ہی پاس تھے اور اب بھی ہیں!…… ڈچز نے کہا
اچھی بات ہے اگر تم نے اپنی حفاظت کے خیال سے یہ اقدام کیا ہے تو مجھے کوئی اعتراض
پھر انہوں نے میری شادی اس لڑکی لارا سے کرا دی!…… اور وعدہ کیا کہ جب بھی ضرورت
آئی اس کو کیلی پیٹرسن بنا کر پیش کر دیا جائے گا! غالباً یہ لارڈ ہیوشام کی جائیداد حاصل کرنے
لئے پیش بندی تھی…… پھر لارا نے سر وگفیلڈ کے یہاں ملازمت کر لی۔ ہماری شادی چوری
ہوئی تھی! میرے پاس شادی کا سرٹیفکیٹ موجود ہے پھر جب مکلارنس نے فتنہ کھڑا کیا تو ایک
شام ڈچز نے مجھے قید کر دیا!…… اس کے بعد میری آنکھیں ایک کشتی میں کھلیں اور وہاں ایک
خوفناک آدمی مجھ پر تشدد کرنے کے لئے موجود تھا! اس کا مطالبہ تھا کہ کیلی کے کاغذات
لیکن میں نے تہیہ کر لیا کہ ہرگز نہ دوں گا۔ ورنہ موت ہی سے ملاقات ہو گی…… پھر دوسری
جب مجھے ہوش آیا تو میں ان صاحب کی نگرانی اور حفاظت میں تھا!" گوہن نے عمران کی طرف

کر کے کہا ایک لمحہ خاموش رہا پھر بولا "یہ عورت جو خود کو کیلی پیٹرسن کہہ رہی ہے! اس
میرے ساتھ بے وفائی کی…… یہ لیڈی وگفیلڈ بننے کے خواب دیکھنے لگی تھی!"

"پھر تو نے میرا نام لیا…… وکیل…… کتے!" سر وگفیلڈ دہاڑا……

"نہیں پیارے گوہن!" عمران احمقانہ انداز میں سر ہلا کر بولا "تم ان کا نام نہ لو! ان کا نام تو
میں لوں گا…… بات یہیں پر ختم نہ ہو جائے گی!"

لوگوں نے سر وگفیلڈ کو اچھل کر پیچھے ہٹتے دیکھا…… نہ جانے کہاں سے اس نے ایک
ین گن نکال لی تھی!…… اس نے گرج کر کہا "تم سب کھڑے ہو جاؤ! قطار بناؤ اور باہر نکل جاؤ۔
نہ میں سب کو یہیں ڈھیر کر دوں گا!"

اس دوران میں عمران کے آدمی اس کہانی میں کچھ اس طرح گم ہو گئے تھے کہ انہوں نے
اپنے ریوالور دوبارہ ہولسٹروں میں ڈال لئے تھے۔

دفعتہ عمران نے ایک زوردار قہقہہ لگایا اور بولا "تمہاری آخری حسرت بھی نکل جائے تو
اچھا ہے! مائی ڈیئر مکلارنس! کرو فائر…… پرواہ نہ کرو ہم سب مر کر شہید ہو جائیں گے!"

برین گن کھٹکھٹا کر رہ گئی! اس سے ایک بھی گولی نہ نکلی! سر وگفیلڈ نے اسے مجمع پر کھینچ مارا
اور اچھل کر بھاگا۔ لیکن ہال سے نکل جانا آسان کام نہیں تھا! عمران کے آدمی ہر دروازے پر
موجود تھے۔ ویسے عمران کی زبان سے مکلارنس کا نام سن کر کئی آدمیوں کی چیخیں نکل گئی تھیں!
سر وگفیلڈ پاگلوں کی طرح پلٹ پڑا۔ لیکن دوسرے ہی لمحے میں اس پر سادہ لباس والے
ٹوٹ پڑے۔ عمران دور سے تماشہ دیکھ رہا تھا۔ لیکن پے در پے چیخیں ہال میں گونجیں اور حملہ
آوروں میں سے کئی لڑکھڑا کر تڑپنے لگے! سر وگفیلڈ کے ہاتھ میں بڑا سا چاقو چمک رہا تھا!

پھر یک وقت کئی فائر ہوئے اور سر وگفیلڈ کا جسم چھلنی ہو گیا! پانچ زخمیوں کے درمیان وہ
بھی فرش پر تڑپ رہا! پھر دیکھتے ہی دیکھتے اس کا جسم اکڑ گیا!

دوسری طرف ڈچز اور لارا بیہوش پڑی تھیں!

دوسری صبح سر ڈیکن کے آفس میں عمران اور سنگ ہی داخل ہوئے۔ سر ڈیکن اس کے
منتظر ہی تھے! عمران پچھلی رات ان واقعات کے بعد غائب ہی ہو گیا!

اس نے سر ڈیکن کو گوہن کی دریافت کے متعلق بتاتے ہوئے کہا "اگر مکلارنس سے ڈچز کا

تعلق نہیں تھا تو گوہن اس کی قید سے ہاک نامی کشتی پر کیسے جا پہنچا تھا! مکلارنس اور ذ
مشترکہ طور پر کام کر رہے تھے! مکلارنس نے ایک ہی پتھر سے دو پرندے شکار کیے
تھے۔ کیلی کا معاملہ اس طرح ابھرنے کے بعد ہی اسے منظر عام پر لانے سے لوگوں کے
بے شبہات بھی رفع ہو جاتے اور لارڈ ہیوبیتام کی جائیداد ہتھیانے میں بھی آسانی ہو
پچھلی ہی رات وہاں کون ایسا تھا جسے اس کے کیلی پیٹرسن ہونے میں شبہ رہا تھا! اس
لارڈ ہیوبیتام کا وکیل تک اس کی تقریر پر بے تحاشہ تالیاں پیٹ رہا تھا!"

"بھئی یہ حماقت مجھ سے بھی سرزد ہوئی تھی!" سر ڈیکن نے جھینپے ہوئے انداز م
کر کہا "غالباً مسٹر سنگ بھی ہم سے پیچھے نہیں تھے!"

"نہیں جناب مجھے موقع ہی نہیں مل سکا تھا کہ میں تالیاں بجاتا.... مجھے تو اس پر
تھی کہ آخر سر وگفیلڈ مجھ پر اتنا مہربان کیوں ہو گیا ہے۔ وہ مجھ سے کہہ رہا تھا کہ تم لندن میں
قسم کی تکلیف نہ اٹھانا! میری تجوریاں تمہارے لئے ہر وقت کھلی رہیں گی! اب یہ بات سمجھ
آئی کہ معاملہ دوسرا تھا!.... دراصل وہ یہ سمجھ رہا تھا کہ گوہن میرے قبضے میں ہے!....
بھی انہیں صاحبزادے کی حرکتوں کا نتیجہ تھا! انہوں نے پہلے ہی میری طرف سے مک
کیخلاف ایک چیلنج شائع کرا دیا تھا!"

"ارے توبہ توبہ!" عمران اپنا منہ پیٹنے لگا!.... اور سر ڈیکن ہنس پڑے! پھر انہو
پوچھا! "اچھا اس کا دوسرا مقصد کیا تھا!"

"دوسرا مقصد!" عمران کچھ سوچتا ہوا بولا "دوسرا مقصد یہ تھا کہ اب مکلارنس کا خا
ہو جائے تاکہ سر وگفیلڈ دو بڑی جائیدادوں پر بقیہ زندگی اطمینان اور آسائش سے گزار د
اسی لئے وہ اپنے گروہ کے ایک آدمی پیلوپیڈا کو بار بار سامنے لاتا رہا! پیلوپیڈا کی بہادری میں کوئی
نہیں لیکن اس کی کھوپڑی خالی تھی! اس کے گروہ کو وہی کنٹرول کرتا تھا اور گروہ والے بھی
سمجھتے تھے کہ ان کا سرغنہ وہی ہے اور وہی مکلارنس بھی ہے پیلوپیڈا میک اپ کا بھی ماہر تھا
لئے اس کے گروہ والے اس کی اصلی شکل و شباہت سے ناواقف تھے! یہی وجہ تھی کہ وہ گر
ہونے پر اس کی شناخت ہی نہیں کر پاتے تھے! بہر حال سر وگفیلڈ کی ذہانت ہی سے مرعوب ہو
پیلوپیڈا نے اس کے لئے کام کرنے پر رضامندی ظاہر کی ہوگی! ورنہ اس قسم کے لوگ کسی

لام بنانا پسند نہیں کرتے!
سر وگفیلڈ بڑا ذہین تھا! مگر کیا وہ پیلوپیڈا کو یہ مشورہ نہیں دے سکتا تھا کہ وہ دستانے استعمال
کرے مگر نہیں اب تو وہ اسے مکلارنس کے نام سے کٹوا دینا چاہتا تھا تاکہ بقیہ زندگی چین سے
بسر کر سکے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کی موت کے بعد سے لندن میں امن ہو گیا ہے ..... سر وگفیلڈ
ایک ہفتے تک گوہن والے معاملے کے اٹھنے کا منتظر رہا.... پھر اسے یقین ہو گیا کہ گوہن مسٹر
سنگ ہی کے پاس ہے۔ اگر پولیس کے قبضے میں ہوتا تو اب تک یہ مرحلہ بھی طے ہو جاتا!—
اس لئے اس نے چچا سنگ کے لئے تجوریاں کھولنی شروع کر دی تھیں!"

"مگر پچھلی رات والی برین گن کو کیا ہو گیا تھا! وہ خالی تھی! ظاہر ہے کہ اس نے خالی سمجھ کر
نہ نکالی ہو گی!"

"وہ پہلے ہی خالی کر دی گئی تھی! اگر ایسا نہ ہوتا تو ہم آپ اس وقت کہاں ہوتے!"

"کیسے خالی کر دی گئی تھی!"

"اب میں کہاں تک بتاؤں میری ٹانگوں میں درد ہونے لگا بولتے بولتے! اخیر جناب!....
بات یہ ہے کہ گوہن کے ہوش میں آنے کے بعد ہی واقعات معلوم کر کے میں نے چوبیس گھنٹے
تک ان معاملات پر غور کیا اور اسی نتیجے پر پہنچا جو ابھی بیان کر چکا ہوں! ظاہر ہے اس کے بعد
مجھے چین کہاں! راتوں کو سر وگفیلڈ کی کوٹھی کی تلاشیاں لیتا! مجھے وہاں اسلحے کا ایک بہت بڑا ذخیرہ
ملا! دراصل مجھے کسی ایسی چیز کی تلاش تھی جس سے ان لوگوں کے گٹھ جوڑ کا ثبوت مل سکے! لہٰذا
میں ایک ایک کونہ کھدرا ٹٹولتا پھرتا تھا۔ جشن سے ایک رات پہلے میں پھر اس کی کوٹھی میں
گھسا.... اور اسی تلاش کے سلسلے میں اس ہال میں جا پہنچا جہاں دعوت کے لئے میزیں اور
کرسیاں ایک دن پہلے لگا دی گئی تھیں! اتفاقاً میرا ہاتھ میز کے اس خفیہ خانے کے ابھار تک
سے جا لگا! خانہ کھل گیا! اس میں برین گن موجود تھی! اس میں میگزین موجود تھا!.... اس کے
سامنے رکھی ہوئی کرسی پر نظر ڈالی تو وہ میزبان کی ثابت ہوئی۔ بس میں نے میگزین خالی کر کے
برین گن پھر وہیں رکھ دی! سر وگفیلڈ بڑا محتاط آدمی تھا! دوسری شام میں نے آنکھ بچا کر ایک بار
پھر اس کا جائزہ لیا۔ لیکن میگزین بدستور خالی ہی تھا!.... اف فوہ مگر یہ ڈیزی اس سے بھی زیادہ
چالاک عورت ہے!.... اس نے خواہ مخواہ کسی نک کارٹر کا حوالہ دے کر ہمیں الجھانا چاہا تھا!....

وہ قطعی نشے میں نہیں تھی...... بہرحال اب میں سوچ رہا ہوں کہ ڈچز اور پیچا سنگ سے ایک
نسل پیدا کرنے کا تجربہ کروں جن کے افراد باریک اور بغیر ہڈی کے ہوں گے۔ اچھا ٹاٹا اب
گھر جا کر اپنی ممی کو ایک خط لکھوں گا......"

عمران کسی خبط الحواس کی طرح اٹھا اور باہر نکل گیا۔ سنگ ہی اور سر ویکن بیٹھے رہ گئے۔

ختم شد

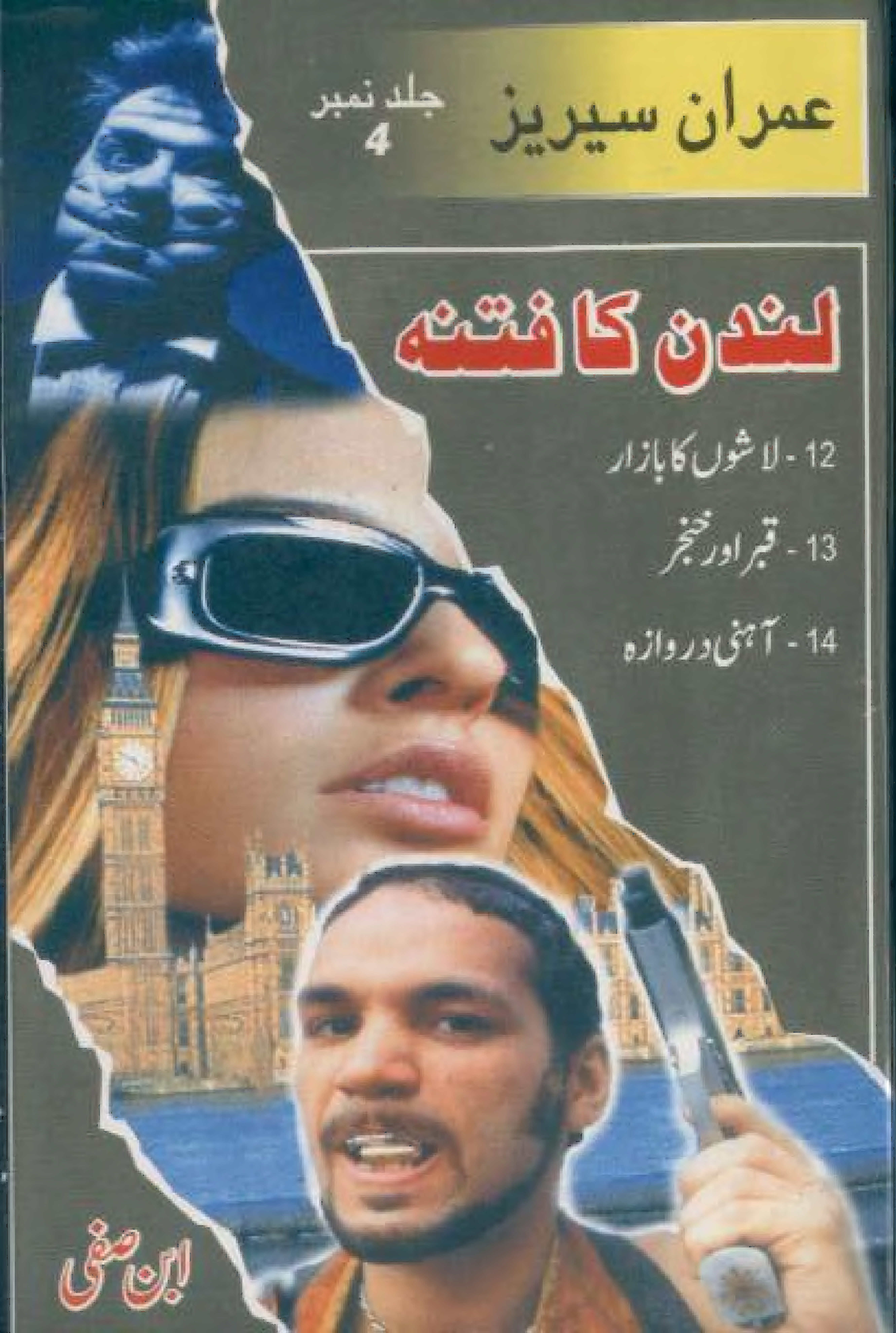

عمران سیریز

جلد نمبر
4

لندن کا فتنہ

12 - لاشوں کا بازار
13 - قبر اور خنجر
14 - آہنی دروازہ

ابن صفی